e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 273 Saturday , July 06 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۲۷۳) لکھنؤ، ہفتہ ۶-جولائی ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۹/ذی الحجہ -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

صدر مملکت نے 36 بہادر جوانوں کو تمغوں سے نوازا

نئی دہلی، 5 جولائی (یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے بدھ کو مسلح افواج، مرکزی پولیس فورسز اور ریاستی پولیس فورس کے 36 بہادر جوانوں کو جنھوں نے مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے اعلیٰ قربانیاں پیش کی ہیں، دس کو بہادری کے تمغے، دس کو کیرتی چکر اور 26 کو شوریہ چکر سے نوازا گیا۔ سات کیرتی چکر اور سات شوریہ چکروں کو بعد از مرگ دیا گیا ہے۔ کیرتی چکر سے نوازے جانے والے فوجیوں میں سینٹرل ریزرو پولیس فورس کے انسپکٹر دلیپ کمار داس، ہیڈ کانسٹیبل راج کمار یادو، کانسٹیبل ببلو رابھا، کانسٹیبل شمبھو رائے شامل ہیں۔ ان سب کو یہ اعزاز بعد از مرگ دیا گیا۔ اس کے علاوہ راشٹریہ رائفلز کے کانسٹیبل پون کمار، آرمی میڈیکل کور کے کیپٹن انشومن سنگھ اور آرمی پیراشوٹ رجمنٹ کے حوالدار عبدالمجید کو بھی بعد از مرگ کیرتی چکر سے نوازا گیا۔ فوج کے پیراشوٹ رجمنٹ کے میجر دگ وجے سنگھ راوت، سکھ رجمنٹ کے میجر دیپیندر وکرم بسنیت اور مہار رجمنٹ کے نائب صوبیدار پون کمار یادو کو بھی کیرتی چکر سے نوازا گیا۔

سنجے سنگھ عآپ پارلیمانی پارٹی کے صدر بن گئے

نئی دہلی، 05 جولائی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ کو پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا صدر بنایا گیا ہے عام آدمی پارٹی نے جمعہ کو کہا کہ پارٹی کے قومی سکریٹری پنکج کمار گپتا نے مسٹر سنگھ کو دی گئی نئی ذمہ داری کے بارے میں لوک سبھا اسپیکر اوم برلا اور راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھر کو خط لکھا ہے مسٹر سنگھ نے یہ نئی ذمہ داری ملنے کے بعد وزیر اعلی اروند کیجریوال کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کیجریوال نے ہمیشہ گلی سے ایوان تک آواز اٹھانے کا موقع دیا۔ میں پارٹی پارلیمانی پارٹی کے صدر کے طور پر مسٹر کیجریوال کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کو پوری لگن کے ساتھ پورا کروں گا۔ اروند کیجریوال اور عام آدمی پارٹی کا بے حد شکریہ۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے بھی مسٹر سنگھ راجیہ سبھا میں اپنی پہلی میعاد میں پارٹی لیڈر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ وہ دوسری بار راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے اور 19 مارچ کو ایوان بالا کے رکن کے طور پر حلف لیا۔

’تعلیمی نظام کی زعفرانیت‘ پر جمعیۃ کی سخت تنقید

یوپی میں مدارس دینیہ پر کارروائی آئینی حق کے خلاف: مولانا محمود اسعد مدنی، اسکولوں میں مشرکانہ تعلیم منظور نہیں، بھارت سرکار کے ذریعہ اسرائیل کو ہتھیار سپلائی کرنا ملک کی تاریخ سے بدترین غداری، معصوموں کے خون سے وطن کو آلودہ کرنے نہیں دیں گے، جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس مجلس منتظمہ میں کئی اہم تجاویز منظور

نئی دہلی ۵؍جولائی۔ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس مرکزی مجلس منتظمہ کے دوسرے دن صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے فلسطین کو لے کر حکومت ہند کی پالیسی اور حکومت اتر پردیش کے ذریعہ دینی مدارس کے سلسلے میں تازہ نوٹس پر واضح اور سخت موقف اختیار کیا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اتر پردیش کے چیف سکریٹری نے اپنے تمام ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت دی ہے کہ غیر تسلیم شدہ مدارس جن کی تعداد 4204 ہیں، ان میں داخل بچوں کو بنیادی حق تعلیم کے تحت اسکولوں میں داخل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم واضح طور پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ حق تعلیم قانون سے مستثنیٰ ہیں اور یہ حق ہمیں آئین نے دیا ہے، جس سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ دوسری طرف یہ بات بھی اہم ہے کہ علماء اپنے اندر موجودہ زمانے کے تقاضوں کو پہچاننے کی قابلیت پیدا کریں۔ اگر علماء زمانے کے تقاضوں کو سمجھنے میں ناکام رہیں گے تو وہ اپنے نوجوان بچے اور بچیوں کو ارتداد سے بچانے میں مؤثر کردار ادا نہیں کر سکیں گے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ علمائے کرام ہندوستان کے مسلمانوں کی آبرو ہیں۔ اگر علماء کمزور ہوں گے تو یہ ملت کمزور ہو جائے گی، اس لئے علماء کو اپنے اندر طاقت پیدا کرنی چاہیے۔ اپنے سب ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ جو چیز ہم نے نہیں سیکھی ہے، اس کو ہمیں سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اس میں عمر اور شرم وحیا کو ہرگز مانع نہیں بننے دینا چاہیے۔

ایک دوسری تجویز میں حکومتوں کے ذریعہ اسکولی تعلیمی نظام کو زعفرانی رنگ دینے اور طلبہ کو شرکیہ اعمال پر مجبور کرنے کی سخت مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ اسلام عقیدۂ توحید پر مبنی ہے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کا دستور ہر شہری کو اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسکولی طلبہ کو سوریہ نمسکار، سرسوتی پوجا یا ہندوانہ گیتوں پر مجبور کرنا مذہبی آزادی کی خلاف ورزی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے اقدامات سے باز رہے۔ مسلمانوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بچوں میں عقیدۂ توحید کو راسخ کریں اور تعلیمی اداروں میں کسی بھی مشرکانہ عمل میں شرکت سے گریز کریں۔ اگر مجبور کیا جائے تو احتجاج کریں اور قانونی راستے اپنائیں۔

> اسکولی طلبہ کو سوریہ نمسکار، سرسوتی پوجا یا ہندوانہ گیتوں پر مجبور کرنا مذہبی آزادی کی خلاف ورزی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے اقدامات سے باز رہے۔ مسلمانوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بچوں میں عقیدۂ توحید کو راسخ کریں اور تعلیمی اداروں میں کسی بھی مشرکانہ عمل میں شرکت سے گریز کریں۔ اگر مجبور کیا جائے تو احتجاج کریں اور قانونی راستے اپنائیں۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ یکساں سول کوڈ پر اصرار کو شہریوں کی مذہبی آزادی اور دستوری حقوق کو ختم کرنے کی سازش سمجھتی ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر وطن دوست طبقات کے لیے بھی ناقابل قبول ہے۔ یہ اجلاس اتراکھنڈ سرکار کے ذریعہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کو انصاف دشمنی سے تعبیر کرتا ہے اور مرکزی سرکار اور اس کی معاون پارٹیوں کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ یکساں سول کوڈ کی کسی بھی تجویز پر عمل نہ کریں اور اس سلسلے میں لاء کمیشن آف انڈیا کے ذریعہ دیے گئے عوامی مشورہ کو نظر انداز نہ کریں۔ جمعیۃ علماء ہند تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ پر ثابت قدم رہیں اور خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے اسلامی شریعت کو عملی طور پر نافذ کریں۔

مولانا مدنی نے فلسطین میں قتل عام کے سلسلے میں کہا کہ ہمارے ملک کی یہ سنہری تاریخ ہے کہ اس نے ہمیشہ فلسطین کا ساتھ دیا ہے۔ گاندھی جی نے فلسطینیوں کے لیے عوامی تحریک چلانے کا فیصلہ کیا تھا، آج بدقسمتی سے ہمارا ملک اسرائیل کو اسلحہ سپلائی کر رہا ہے جو ملک کی تاریخ وروایت سے غداری ہے۔ اس عمل کو کسی قیمت پر منظور نہیں کیا جانا چاہیے۔ مولانا مدنی نے ماب لنچنگ کو ہندوستان کی تاریخ کی بدترین وبا قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسی مہذب ملک وسماج کے لیے اس سے زیادہ بدبختی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی، اس کے خلاف منظم جدوجہد کے لیے سب سے بنیادی کام یہ ہے کہ ہم گراؤنڈ زیرو پر جائیں، ہر ضلع میں ایسے لوگ موجود ہوں جو ان واقعات کو مرتب کریں۔

میڈیا کے موجودہ کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس نے اپنی طاقت حکمرانوں کے ہاتھوں گروی رکھ دی ہے۔ ہمارا میڈیا موجودہ سیاسی صورت حال کو بہتر بنانے کے بجائے بربادی کی طرف لے جا رہا ہے، ہم میڈیا سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسے بدلاؤ لانا پڑے گا، ورنہ یہ ملک کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ایک فکری تنظیم ہے، یہ صرف ایجوکیشنل اور سوشل آرگنائزیشن نہیں ہے۔ یہ سوشل ورک اور تعلیم کا بھی کام کرتی ہے لیکن یہ فکری تنظیم ہے۔ اگر ہمیں سوشل ورک، تعلیمی خدمات، اسکول، اسپتال اور کالج بنانے کے لیے اپنے فکر سے سمجھوتہ کرنا پڑے تو ہم ایسا کبھی نہیں کریں گے۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کا اجلاس ریزرویشن کے مقصد کو سمجھتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ریزرویشن مذہب کی بنیاد پر نہ دیا جائے اور نہ روکا جائے۔ اجلاس کا مطالبہ ہے کہ دفعہ 341 میں ترمیم کر کے مذہب کی قید ختم کی جائے، تاکہ شیڈول کاسٹ مسلمانوں اور عیسائیوں کو بھی ریزرویشن کا حق مل سکے۔ جمعیۃ علماء ہند مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ او بی سی ریزرویشن میں مسلم کمیونٹیز کے لیے مخصوص کوٹہ فراہم کریں، جیسا کہ کرناٹک، آندھرا پردیش، تمل ناڈو، اور کیرالہ میں موجود ہے۔

ایک اہم تجویز میں آسام لینڈ پالیسی 2019ء کے تحت زمین سے مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی بے دخلی کو غیر آئینی بتاتے ہوئے اس کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ این آر سی آسام کی عدم اشاعت پر گہری تشویش ظاہر کی گئی۔ مرکزی حکومت اور ہندوستان کے رجسٹرار جنرل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ این آر سی کی اشاعت کے لیے لازمی نوٹیفکیشن جاری کریں۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ وقف جائیدادوں پر فرقہ پرست عناصر کی سازش کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وقف ایکٹ کی منسوخی کی کسی بھی کوشش کو روکا جائے۔ وقف جائیدادوں کی بازیابی، وقف بورڈ کی خود مختاری، اور وقف ڈیولپ مینٹ کارپوریشن کو فعال کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ وقف کے تحفظ کے لیے جدوجہد کریں۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس منتظمہ کی مجلس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مسلم علاقوں میں تعلیمی اور معاشی پسماندگی دور کرنے کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں اور تعلیمی اداروں کا قیام کیا جائے۔ مسلم کاروباریوں کے لیے مائیکرو فائنس اور بلا سودی قرضے فراہم کیے جائیں اور سرکاری اسکیموں کے بارے میں بیداری مہم چلائی جائے۔ مسلمانوں کو بھی اپنے نوجوانوں کی تربیت، سادہ زندگی، اور بچیوں کی تعلیم پر توجہ دینے کی تاکید کی جاتی ہے۔

برطانیہ میں عام انتخابات..........

سنک کی کراری شکست، لیبر پارٹی 4 سو کے پار

برطانیہ میں کنزرویٹو پارٹی کی 14 سالہ حکمرانی کا سورج غروب، رشی سنک مستعفی، کیر اسٹارمر نئے وزیر اعظم ہوں گے

لندن (ایجنسی) برطانیہ میں ہونے والے عام انتخابات میں 650 میں سے 412 نشستیں حاصل کر کے اپوزیشن جماعت لیبر پارٹی نے 14 سال سے حکمراں جماعت کنزرویٹو پارٹی کا پتا صاف کر دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق برطانیہ کے جنرل الیکشن میں حکمراں جماعت کنزرویٹو صرف 121 نشستیں حاصل کر پائی جو گزشتہ الیکشن کے مقابلے میں 244 نشستیں کم ہے۔ پچھلے الیکشن میں محض 202 نشستیں حاصل کرنے والی اپوزیشن جماعت لیبر پارٹی نے اس بار 412 نشستوں پر کامیابی حاصل کر کے میدان مار لیا ہے۔ برطانیہ میں حکومت بنانے کے لیے 326 نشستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیبر پارٹی لینڈ سلائیڈ وکٹری کے باعث بغیر کسی اتحادی کے تن تنہا حکومت بنانے کی پوزیشن میں آ گئی۔ لیبر پارٹی کی فتح کے بعد حکمراں جماعت کنزرویٹو پارٹی کے وزیر اعظم رشی سنک نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا جب کہ نئے وزیر اعظم کے لیے لیبر پارٹی نے کیئر اسٹارمر کے نام کا اعلان کر دیا۔ انتخابات میں 71 نشستیں حاصل کر کے لبرلز جماعت تیسرے نمبر پر رہی۔ لبرلز کی یہ کامیابی حیران کن ہے کیوں کہ گزشتہ الیکشن کے مقابلے میں 60 سیٹیں زیادہ لی ہیں۔

برطانیہ کی لیبر پارٹی کے رہنما کیئر اسٹارمر جمعہ کو شاہ چارلس III سے ملاقات کے بعد باضابطہ طور پر ملک کے 58ویں وزیر اعظم بن گئے۔ مقامی نشریاتی ادارے اسکائی نیوز نے یہ اطلاع دی۔ براڈ کاسٹر نے کہا کہ کنگ چارلس III نے مسٹر اسٹارمر کو بکنگھم پیلس میں ایک میٹنگ کے دوران نئی حکومت بنانے کی دعوت دی جس کے بعد عام انتخابات میں ان کی پارٹی کی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی۔ قابل ذکر ہے کہ برطانیہ میں جمعہ کو لیبر پارٹی 14 سال کا انتظار ختم کرتے ہوئے دوبارہ اقتدار میں آئی ہے۔ اس کے علاوہ سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم رشی سنک نے حکمران کنزرویٹو پارٹی کی شکست قبول کر لی۔ ٹونی بلیئر کے برطانیہ کے وزیر اعظم بننے کے بعد 1997 کے بعد لیبر پارٹی کی یہ سب سے زیادہ نشستیں ہیں۔

برطانیہ میں پناہ گزینوں کے مخالف اور دائیں بازو کے سخت گیر رہنما نائجل فراج کی دائیں بازو کی ریفارم یو کے نے بھی کم از کم چار نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ نائجل نے خود بھی چھٹی بار کے انتخاب میں کامیابی حاصل کی اور وہ پارلیمان کے رکن بن گئے ہیں۔ برطانیہ کے عام انتخابات میں پارٹی کی بھاری اکثریت سے کامیابی کے بعد لیبر پارٹی کے رہنما کیر اسٹارمر نے قومی تجدید کا اعلان کیا ہے۔ نصف سے زیادہ نشستوں کی گنتی کے ساتھ ہی لیبر کو کم از کم 326 کا فائدہ ہوا ہے۔ ہاؤس آف کامنز میں سادہ اکثریت کے لیے 320 سیٹیں درکار ہوتی ہیں۔ انہوں نے لندن میں پارٹی کی فتح کے ایک جشن کے دوران کہا، اس طرح کا مینڈیٹ ایک بڑی ذمہ داری بھی ساتھ لاتا ہے۔

وزیر اعظم مودی کا رشی سنک کو شکریہ اور کیر اسٹارمر کو مبارکباد

نئی دہلی: برطانیہ کے عام انتخابات کے نتائج کے بعد وزیر اعظم مودی نے رشی سنک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کیر اسٹارمر کو مبارکباد دی ہے۔ پی ایم مودی نے رشی سنک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کی آپ کی قابل ستائش قیادت اور آپ کی میعاد کے دوران بھارت اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کو مزید گہرا کرنے میں آپ کی فعال شراکت کے لیے آپ کا شکریہ۔ آپ اور آپ کے خاندان کے لیے مستقبل کے لیے نیک خواہشات۔ اس کے ساتھ ساتھ پی ایم مودی نے برطانیہ ہونے والے نئے وزیر اعظم مودی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی پر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات۔ میں باہمی ترقی اور خوشحالی کو فروغ دیتے ہوئے تمام شعبوں میں بھارت۔برطانیہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے آپ کے مثبت اور تعمیری تعاون کا منتظر ہوں۔

کیجریوال کی ضمانت کی عرضی پر سی بی آئی کو ہائی کورٹ کا نوٹس

نئی دہلی، 5 جولائی (یو این آئی) دہلی ہائی کورٹ نے مبینہ ایکسائز پالیسی گھپلہ معاملے میں وزیر اعلی اروند کیجریوال کی ضمانت کی درخواست پر جمعہ کو مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کو نوٹس جاری کیا۔ جسٹس نینا بنسل کرشنا کی سنگل بنچ نے دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد سی بی آئی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ایک ہفتہ کے اندر اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی۔ سنگل بنچ نے اس معاملے میں اگلی سماعت کے لیے 17 جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اسی دن، کیجریوال کی گرفتاری اور انہیں سی بی آئی کی حراست میں سونپنے کی خصوصی عدالت کو چیلنج کرنے والی ان کی درخواست پر بھی سماعت ہونی ہے۔ اس معاملے میں، ملزم کی درخواست پر، بنچ نے 2 جولائی کو مرکزی تفتیشی ایجنسی کو نوٹس جاری کر کے معاملے کو 17 جولائی کے لئے درج رجسٹر کرنے کی ہدایت کی تھی۔ وزیر اعلی کیجریوال کی درخواست ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے سنگل بنچ نے یہ بھی کہا کہ درخواست گزار نے سی بی آئی کے اس معاملے میں پہلے نچلی عدالت سے رجوع کرنے کے بجائے ہائی کورٹ سے رجوع کیوں کیا، اس سوال پر بعد میں غور کیا جائے گا۔ مرکزی تحقیقاتی ایجنسی سی بی آئی نے عدالتی حراست میں بند مسٹر کیجریوال سے عدالت کی اجازت سے 25 جون کو تہاڑ جیل میں پوچھ گچھ کی اور اگلے دن 26 جون کو انہیں گرفتار کر لیا، جب کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے ایکسائز پالیسی سے متعلقہ مبینہ گھپلے سے جڑے منی لانڈرنگ معاملے میں انہیں 21 مارچ کو میں گرفتار کیا تھا۔

وقت کے ساتھ نہیں چلے تو ہم پیچھے رہ جائیں گے: سی ایم یوگی

ہنومان پرساد پودار کینسر ہسپتال اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کینسر کے مریضوں کیلئے استعمال ہونے والی جدید ترین مشین ویرین ہیلسیون کا افتتاح

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج گورکھپور ضلع کے گیتا واٹیکا میں ہنومان پرساد پودار کینسر ہسپتال اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کینسر کے مریضوں کے لیے کینسر کی آبپاشی میں استعمال ہونے والی ایک جدید ترین مشین Varian Halcyon کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج گورکھپور کو ویرین ہیلسیون مشین کی سہولت مل رہی ہے، جس کی وجہ سے روزانہ 150 کینسر کے مریضوں کو ریڈیو تھراپی کی بہترین سروس ملے گی۔ اس کے لیے ہنومان پرساد پودار کینسر اسپتال کی انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں وقت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ اگر کوئی ادارہ زمانے کے ساتھ نہیں چلتا تو ہماری شناخت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم وقت سے آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو ہی ہم معاشرے کے صحت مند مقابلے کا حصہ بن سکیں گے۔ یہ تمام افراد، معاشروں اور اداروں پر لاگو ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ہم کسی غریب یا مصیبت زدہ شخص کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو یہ روحانی تسکین یا نجات سے کم نہیں ہوتا۔ بھیاجی ہنومان پرساد پودار جی کی زندگی لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف تھی۔ وہ انسان کی خدمت کو نارائن کی خدمت سمجھتے تھے۔ بھیاجی کا نصب العین تھا کہ اگر ہم انسان کی خدمت کو نارائن کی خدمت سمجھتے ہیں تو ہم حقیقی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ پچھلے 50 سالوں سے ان کے وژن پر عمل کرتے ہوئے، یہ ہسپتال گورکھپور سمیت مشرقی اتر پردیش کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔ یہ ادارہ آج کی ضرورت کے مطابق روزانہ نئی ٹیکنالوجی کو اپنا کر خدمات فراہم کرتا رہے گا۔ حکومت بھی ہر سطح پر اپنا تعاون جاری رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج میڈیکل ہیلتھ میں روزانہ نئی تحقیق ہو رہی ہے۔ اگر ہم اس میں شامل نہیں ہوئے تو ہم پیچھے رہ جائیں گے۔ لوگ ہمارے پاس نہیں آئیں گے بلکہ وہیں جائیں گے جہاں اچھی سہولیات میسر ہوں اور وہاں علاج کروائیں گے۔ قدرتی طور پر جہاں جدید ترین سہولیات ہوں گی اور ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل اسٹاف کا حسن سلوک ہوگا وہاں لوگوں کا علاج ہوگا۔ کسی ادارے کو آگے بڑھنے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ سب سے پہلے، انسٹی ٹیوٹ کے پاس جو ٹیم ہے وہ حساسیت سے بھرپور ہونی چاہیے اور وہ اپنے آپ کو متاثرہ کے جذبات سے جوڑ سکتی ہے۔

این ای ای ٹی۔ پی جی کا امتحان 11 اگست کو ہوگا

نئی دہلی، 05 جولائی (یو این آئی) نیشنل ایگزامنیشن بورڈ نے 11 اگست کو اعلیٰ طبی تعلیم کے قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ این ای ای ٹی۔ پی جی کے امتحان کے انعقاد کا اعلان کیا ہے۔ بورڈ نے جمعہ کو یہاں بتایا کہ یہ امتحان دو شفٹوں میں منعقد ہوگا۔ این ای ای ٹی۔ پی جی امتحان میں پیپر لیک ہونے کے بعد نیشنل بورڈ آف ایگزامینیشن نے این ای ای ٹی۔ پی جی کا امتحان ملتوی کر دیا تھا۔ یہ امتحان 22 جون کو ہونا تھا۔

ہاتھرس معاملہ: وزیر اعلیٰ کو سونپی گئی 15 صفحات کی ایس آئی ٹی رپورٹ

لکھنو: 5 جولائی۔ اتر پردیش کے ہاتھرس میں بھولے بابا کے ستسنگ میں بھگدڑ معاملے سے متعلق ایس آئی ٹی کی رپورٹ آگئی ہے۔ یوپی کی ڈی جی پی پرشانت کمار اور چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ نے آج جمعہ کی صبح وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے سرکاری رہائش گاہ پانچ کالی داس مارگ پہنچے اور وزیر اعلیٰ سے مل کر یہ رپورٹ انہیں سونپ دی۔ اے ڈی جی آگرہ اور علی گڑھ کمشنر کی قیادت میں ایس آئی ٹی کی یہ رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ 15 صفحات کی اس تفصیلی رپورٹ میں ڈی ایم اور ایس پی سمیت تقریباً 100 لوگوں کے بیان درج کئے گئے ہیں۔

راہل گاندھی کی ہاتھرس سانحہ کے متاثرین سے ملاقات

یہ افسوسناک معاملہ ہے، وزیر اعلیٰ سے کی دل کھول کر معاوضہ دینے کی اپیل

ہاتھرس: کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی صبح اتر پردیش کے علی گڑھ میں ہاتھرس سانحہ کے متاثرین سے ملاقات کے بعد ہاتھرس پہنچے۔ یہاں بھی انہوں نے ہاتھرس بھگدڑ میں اپنی جانیں گنوانے والوں اور زخمی ہونے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور انہیں تسلی دی۔ انہوں نے متاثرین سے زمین پر بیٹھ کر بات کی اور انہیں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ متاثرین سے ملاقات کے بعد راہل گاندھی نے کہا، ”میں نے اہل خانہ سے بات کی ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ہے اور بہت سے خاندانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے لوگ فوت ہوئے ہیں۔ انتظامیہ کی کوتاہی تو ہے اور غلطیاں ہوئی ہیں۔ معاوضہ معقول ہونا چاہیے۔ میں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دل کھول کر معاوضہ دیں۔“ مسٹر گاندھی نے کہا کہ یہ سیاست کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن یہ یقینی ہے کہ انتظامیہ نے ذمہ داری سے کام نہیں کیا اور اس لئے غریبوں پر یہ قہر برپا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ان غریب متاثرہ خاندانوں کو جلد از جلد مالی امداد ملنی چاہئے اور اگر اس میں تاخیر ہوئی ہے تو اس کا فائدہ کسی کو نہیں ہوگا۔ راہل گاندھی سے ملاقات کے بعد متاثرہ خاندان کے ایک رکن نے کہا، ”انہوں نے (راہل گاندھی نے) متاثرین کے خاندانوں کے غم کو جانا اور اس کے بعد کہا کہ وہ اس معاملے کو پارلیمنٹ میں اٹھائیں گے اور معاوضے کو بڑھوانے کی کوشش کریں گے۔ اس سانحہ پر کارروائی ہونی چاہئے۔“ متاثرہ خاندان کے ایک اور رکن نے کہا، ”انہوں نے (راہل گاندھی نے) ہم سے پوچھا کہ آپ کس کو قصوروار ٹھہراتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ ہم اس واقعے کے لیے بابا (بھولے بابا) کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔“ خیال رہے کہ ہاتھرس میں 2 جولائی کو ستسنگ کے دوران بھگدڑ مچ گئی تھی، جس میں 120 سے زیادہ افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ حادثے میں 20 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ مرنے والوں میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں۔

’اگست تک ہی چلے گی مودی حکومت‘

آر جے ڈی کے 28 ویں یوم تاسیس کی تقریب میں لالو پرساد کا دعویٰ

پٹنہ (ایجنسی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈران وکارکنان آج 28 ویں یوم تاسیس کا جشن منا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آر جے ڈی دفتر میں ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب میں آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو اور ان کے بیٹے تیجسوی یادو سمیت کئی سینئر لیڈران وکارکنان کی شرکت ہوئی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لالو پرساد یادو نے کہا کہ ”ہم لوگوں نے گزشتہ 27 سالوں میں کئی نشیب وفراز دیکھے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ پارٹی اس قدر مضبوط ہوئی ہے۔ پارٹی ہر مشکلات ومخالفین کے خلاف لڑتی رہی ہے اور تیجسوی کی قیادت میں آگے کی لڑائی جاری رہے گی۔“ لالو پرساد نے اپنے خطاب میں مرکز کی مودی حکومت کے تعلق سے ایک پیشین گوئی بھی کی۔ انھوں نے کہا کہ ”پی ایم مودی کی قیادت والی حکومت بہت کمزور ہے۔ اس سال اگست تک ہی یہ حکومت چلے گی۔ میں پارٹی کے سبھی کارکنان سے تیار رہنے کی اپیل کرتا ہوں، کیونکہ انتخاب کبھی بھی ہو سکتے ہیں۔ دہلی میں مودی حکومت بہت کمزور ہے اور یہ اگست تک گر سکتی ہے۔“ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے اپنے والد کے بیان پر اتفاق ظاہر کیا اور کہا کہ مرکز کی مودی حکومت پانچ سال نہیں چلنے والی۔ ساتھ ہی انھوں نے دعویٰ کیا کہ نتیش کمار 2024 میں یا 2025 میں جب بھی اسمبلی انتخاب کرائے، بہار میں آر جے ڈی کی ہی حکومت بنے گی۔ تیجسوی یادو نے لوک سبھا انتخاب 2024 کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم بھی اگر تھوڑی اور محنت کرتے تو زیادہ سیٹیں جیتتے۔ تیجسوی یادو نے اس دوران الزام عائد کیا کہ انھیں 10 سے 12 سیٹوں پر غلط طریقے سے ہرایا گیا ہے۔ بی جے پی کو ریزرویشن مخالف قرار دیتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ ذات پر مبنی سروے اور ریزرویشن کی حد 75 فیصد کی گئی لیکن بی جے پی نے اقتدار میں آتے ہی 75 فیصد ریزرویشن کو روکنے کی سازش کی۔ سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی آئین اور ریزرویشن مخالف ہے۔

اسرائیل: شمالی غزہ پر بمباری، مزید 6 فلسطینی شہید

جنگ بندی مذاکرات: اسرائیل نے وفد بھیج دیا، تین ہفتوں میں معاہدے کا امکان

غزہ، 5 جولائی (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے رات گئے شمالی غزہ پر بمباری کی، جس کے نتیجے میں 6 فلسطینی شہید ہو گئے۔ ڈان نیوز کے مطابق 24 گھنٹے میں 58 فلسطینی اسرائیلی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے، شہدا کی مجموعی تعداد 38 ہزار سے تجاوز کر گئی، جبکہ 87 ہزار 445 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ خان یونس کے واحد فعال نصیر ہسپتال میں چند گھنٹوں کا ایندھن باقی رہ گیا، حکام نے خبردار کر دیا کہ کویتی ہسپتال بھی چند گھنٹے میں بند ہو سکتا ہے۔ ادھر اسرائیل نے مغربی کنارے میں 3 نئی یہودی بستیاں قائم کرنے کی منظوری دی دے۔

اسرائیلی فوج کی غزہ میں جارحیت جاری ہے۔ اس کا فوجی آپریشن مختلف طریقوں سے جاری ہے۔ چینل 13 نے اعلان کیا کہ اسرائیلی افواج غزہ کی پٹی پر جنگ کے ایک نئے مرحلے میں جانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں اور تیسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اسرائیلی اخبار "یدیوت احرونوت" کے مطابق اسرائیلی فوج مکمل طور پر لڑائی کے تین مراحل کے آخری مرحلے میں پہنچ گئی۔ صہیونی فوج نے انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر وہاں چھاپے مارنے کے بعد علاقے کو چھوڑ دیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ اسرائیلی آپریشن کا تیسرا مرحلہ خاص طور پر شمالی غزہ میں شروع ہوا اور اس کے لیے 3 علاقوں میں مکینوں کی واپسی کی ضرورت ہے۔ اسرائیل اس مرحلہ میں تین علاقوں کے لیے حماس سے الگ مقامی انتظامیہ بھی تشکیل دے گا۔ فوج نے بریگیڈ اور بٹالین کی سطح پر بھی اہداف مقرر کیے ہیں جس کا مقصد بنیادی طور پر اپنے دعوے کے مطابق حماس کی مزاحمت کو کم کرنے کے لیے زمین کے اوپر اور زیر زمین جنگی فارمیشنوں کو تباہ کرنا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ اسرائیلی افواج حماس کے جنگی ڈھانچے کو ختم کر چکی ہیں اور اہداف کو کمزور کرنے کے مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔ رپورٹ کے دعوے کے مطابق یہ مرحلہ حماس کو اپنی صفوں کو منظم کرنے پھر بار بار حملہ کرنے کرنے سے روکے گا اور حماس کی موجودگی کو اس سطح تک کم رکھے گا کہ اس سے غزہ کے اطراف کی بستیوں کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ رپورٹ کے مطابق شمالی غزہ کی پٹی میں تیسرے مرحلے میں ہونے والی اس لڑائی میں اسرائیلی فورسز مزید چھاپہ مار کارروائیاں کریں گی۔ وہ ایک بار، دو بار اور تین بار ایک ہی محلے یا قصبے میں واپس آئیں گے جہاں انٹیلی جنس کو حماس کے دوبارہ منظم ہونے کا نوٹس ملے گا۔ تیسرے مرحلے کا مقصد حماس کی ایک فوجی تنظیم کے طور پر واپسی کو روکنا اور اسے بھاگنے پر مجبور کرنا ہے۔ تیسرا مرحلہ اس وقت شروع ہو رہا ہے جب مصر، قطر اور امریکہ سمیت ثالثوں نے کئی مہینوں سے جنگ بندی تک پہنچنے اور غزہ میں موجود 120 کے قریب اسرائیلی یرغمالیوں کی واپسی کی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ حماس کا کہنا ہے کہ کسی بھی معاہدے سے جنگ کا خاتمہ ہونا چاہیے اور غزہ سے مکمل اسرائیلی انخلا کا باعث بننا چاہیے۔ دوسری طرف اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ صرف اس وقت جنگ بندی قبول کرے گا جب تک حماس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

دریں اثنا حماس نے اعلان کیا کہ اس نے مذاکرات کی شرائط میں بنیادی ترمیم نہیں کی ہے۔ تحریک کے سیاسی بیورو کے رکن محمد نزل نے کہا ہے کہ حماس قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے بارے میں سنجیدہ ہے۔ تاہم وہ اس حوالے سے مزید تفصیلات نہیں بتائیں گے تاکہ مذاکرات ناکام نہ ہوں۔ انہوں نے "العربیہ" کے ساتھ ایک انٹرویو میں مزید کہا کہ جنگ بندی کی تجویز اور قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے میں کوئی بنیادی ترمیم نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ثالثوں کے ہاتھ میں لچکدار فارمولیشنز موجود ہیں لیکن مستقل جنگ بندی ضروری ہے۔ اس تجویز میں پہلے مرحلے میں 6 ہفتوں کے لیے جنگ بندی کی شرط موجود ہے۔

حماس کی جانب سے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے حوالے سے اپنا ردعمل ثالثوں تک پہنچانے کے اعلان کے بعد امید کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جمعرات کو اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے تحریک حماس کی تجاویز پر تبادلہ خیال کے لیے سکیورٹی کابینہ کے اجلاس کا انعقاد کیا۔ اس کے بعد نیتن یاہو نے قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے پر تفصیلی بات چیت شروع کرنے کے لیے ایک وفد بھیجنے سے بھی آگاہ کر دیا۔ نیتن یاہو کے دفتر نے اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکی صدر بائیڈن کو مطلع کیا ہے کہ انہوں نے قیدیوں کے حوالے سے مذاکرات جاری رکھنے کے لیے ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کی سربراہی موساد کے سربراہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام اہداف حاصل کرنے تک جنگ کو ختم نہیں کریں گے۔ مذاکرات کس جگہ ہو رہے ہیں، اس کا مقام نہیں بتایا گیا۔ دوسری طرف وائٹ ہاؤس نے کہا ہے کہ بائیڈن نے نیتن یاہو کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے کہ اسرائیلی مذاکرات کاروں کو جنگ بندی معاہدے تک پہنچنے کی کوشش میں امریکی، قطری اور مصری ثالثوں سے مل کر معاملہ طے کرنے کی اجازت دی جائے۔ بیان میں کہا گیا کہ دونوں رہنماؤں نے حماس کی جانب سے حالیہ ردعمل پر تبادلہ خیال کیا۔ "العربیہ" کے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ موساد کے سربراہ اور اسرائیلی وفد قطر کے وزیر اعظم سے ملاقات کے لیے دوحہ جائیں گے۔ اسرائیلی اخبار "یدیعوت احرونوت" نے رپورٹ کیا ہے کہ اسرائیل میں 3 ہفتوں کے اندر غزہ کے حوالے سے کسی معاہدے تک پہنچنے کے امکان کے بارے میں امید موجود ہے۔ اخبار نے کہا حماس کی جانب سے ڈیل کی پیشکش کا جواب دینے کے ایک دن بعد اسرائیل میں یہ امید ہے کہ دو یا تین ہفتوں میں یرغمالیوں کے معاہدے تک پہنچنا ممکن ہے تاہم یہ آسان نہیں ہے۔ ایک اسرائیلی عہدیدار نے انکشاف کیا ہے کہ حماس اب اسرائیل سے جنگ بندی کے پہلے مرحلے میں غزہ سے مکمل انخلا اور قیدیوں کے تبادلے کا مطالبہ نہیں کر رہی ہے۔ یہ مرحلہ چھ ہفتے تک جاری رہے گا۔ حماس اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ، جو زیر تشکیل ہے، اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اگر پہلے مرحلے کے دوران دوسرے مرحلے کے حوالے سے معاہدے نہیں ہوئے تو اسرائیل جنگ کی طرف لوٹ سکتا ہے۔ ایک اور اسرائیلی عہدیدار نے کہا ہے کہ حماس کی طرف سے پیش کی گئی تجویز میں بہت اہم پیش رفت شامل ہے۔ ہم قیدیوں کے تبادلے کے اس طرح معاہدے کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ تاہم یہ نیتن یاہو پر منحصر ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ غزہ پر ایک معاہدے تک پہنچنے کا ایک حقیقی موقع ہے۔ ایک اسرائیلی ذریعے نے بتایا ہے کہ اسرائیل اور حماس ایک ایسے فریم ورک معاہدے تک پہنچنے کے دہانے پر ہیں جو جنگ بندی اور غزہ میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کی ضمانت دیتا ہے۔ امریکی سی این این نیٹ ورک کی رپورٹ کے مطابق مذاکرات سے واقف اسرائیلی ذریعے نے بتایا کہ اسرائیلی حکام کا خیال ہے کہ حماس کا حالیہ ردعمل دونوں فریقین کو جنگ بندی کے معاہدے تک پہنچنے کے لیے تفصیلی بات چیت کرنے کے قابل بنائے گا۔ یاد رہے مصر، قطر اور امریکہ سمیت ثالث ممالک کئی مہینوں سے جنگ بندی تک پہنچنے اور غزہ میں موجود باقی 120 اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کوششیں کر رہے تھے لیکن ان کی کوششیں ناکام ہوتی آ رہی ہیں۔ حماس کا کہنا ہے کہ کسی بھی معاہدے سے جنگ کا خاتمہ اور غزہ سے مکمل اسرائیلی انخلا ضرور ہونا چاہیے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ وہ صرف اس وقت ہی جنگ بندی قبول کرے گا جب تک حماس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

غلاف کعبہ یکم محرم 1446 ہجری کو تبدیل ہوگا

ایک ہفتے میں 51 لاکھ زائرین کی مسجد نبویؐ آمد

مکہ مکرمہ، 5 جولائی (یو این آئی) غلاف کعبہ کی تبدیلی کی تمام تیاریاں مکمل کر لی گئیں، غلاف کعبہ یکم محرم 1446 ہجری کو تبدیل ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق غلاف کعبہ کی تبدیلی کی تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں، کسوا کو تبدیل کرنے کیلئے 159 ہنر مند تکنیکی ماہرین اور کاریگر کو شامل کیا گیا ہے جبکہ خانہ کعبہ کے غلاف کی تیاری میں 200 سے زیادہ افراد کام کرتے ہیں۔ اس میں دنیا کی سب سے بڑی 16 میٹر طویل سلائی مشین استعمال کی جاتی ہے، غلاف کعبہ کی تیاری میں ایک ہزار کلو گرام خام ریشم استعمال ہوتا ہے، غلاف کی تیاری کیلئے کنگ عبدالعزیز کسوہ کمپلیکس میں جدید مشینیں ہیں۔ مشینیں قرآنی آیات کی کڑھائی، آیات، دعاؤں کیلئے کالا ریشم تیار کرتی ہیں، مشینیں سادہ ریشم بھی تیار کرتی ہیں جن پر آیات پرنٹ کی جاتی ہیں، سونے اور چاندی کے دھاگوں سے کشیدہ کاری بھی کی جاتی ہے، غلاف کی تیاری میں 120 کلوگرام سونا اور 100 کلوگرام چاندی کا دھاگہ استعمال کیا جاتا ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران 51 لاکھ سے زائد زائرین کی آمد ریکارڈ کی گئی ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے ایس پی اے کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امور کی جنرل اتھارٹی نے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا کہ ایک ہفتے کے دوران 51 لاکھ 7 ہزار 933 زائرین نے مسجد نبویؐ میں حاضری دی۔ اتھارٹی کی رپورٹ کے مطابق ریاض الجنہ میں 259459 مرد و خواتین نے نماز ادا کی جبکہ 582361 زائرین نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دی۔ اتھارٹی کے مطابق روزہ داروں کے لیے مختلف جگہوں پر 140822 افطار پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ ایک ہفتے کے دوران 1570 ٹن زم زم استعمال میں لایا گیا۔ مسجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحنوں کی صفائی کے لیے 1684346 لیٹر ڈٹرجنٹ استعمال میں لایا گیا، جبکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیبارٹری ڈیپارٹمنٹ نے 219 اشیاء کے نمونوں کا تجزیہ کیا۔ اتھارٹی کے مطابق متعدد زبانوں میں مواصلاتی خدمات سے مختلف قومیت کے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ان کی تعداد 135056 رہی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے صحنوں کی صفائی کے لیے جراثیم کش ادویہ کا استعمال کیا گیا۔

صدارتی الیکشن کے دوسرے دور کے لئے ووٹنگ شروع

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای نے ڈالا ووٹ

تہران (ایجنسی) رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا ہے: ان شاء اللہ ہمارے پیارے عوام ووٹ دیں گے اور سب سے بہتر امیدوار کو منتخب کریں گے۔ رہبر انقلاب آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے جمعہ کے روز صدارتی انتخابات کے دوسرے دور کے لئے اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد فرمایا: خدا کا شکر ہے اچھا دن ہے، عوام کی شرکت کا دن، عوام کی شراکت کا دن، ملک کے ایک اہم کام میں عوام کے سرگرم ہونے کا دن ہے یعنی انتخابات کا دن ہے، میں نے سنا ہے کہ عوام میں جوش و جذبہ پہلے دور سے زیادہ ہے خدا کرے ایسا ہی ہو اور اگر ایسا ہو تو یہ خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کہا: ان شاء اللہ ہمارے عوام ووٹ دیں گے اور بہترین امیدوار کا انتخاب کرنے میں کامیاب ہوں گے اور اس مرحلے میں فیصلہ کرنے کے لئے ان کا عزم کافی مضبوط ہونا چاہیے اور ان شاء اللہ کل ہمارے ملک کو نیا صدر مل جائے گا۔ رہبر انقلاب نے زور دیا: خداوند عالم ان شاء اللہ ہماری قوم اور ملک کو کامیاب اور آباد کرے گا اور ان تمام لوگوں پر لطف و کرم کرے گا جو اس راہ میں زحمت کر رہے ہیں۔ ایران میں چودھویں صدارتی انتخابات کا انعقاد گزشتہ جمعہ کو ہوا تھا جس میں مسعود پزشکیان، سعید جلیلی، محمد باقر قالیباف اور مصطفی پور محمدی صدارتی عہدے کے امیدوار تھے تاہم کسی بھی امیدوار کو ضروری ووٹ نہیں ملے جس کی وجہ سے انتخابات دوسرے مرحلے میں منعقد ہو رہے ہیں اور اب سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے دو امیدواروں پزشکیان اور جلیلی میں مقابلہ ہے۔

ایران و چین کے تعلقات اسٹریٹجک، قائم مقام صدر

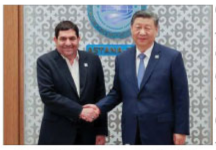

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے قائم مقام صدر نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران اور چین کے تعلقات اسٹریٹجک اور باہمی مفادات اور احترام پر مبنی ہیں۔ محمد مخبر نے جمعرات کو شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے موقع پر چین کے صدر شی جن پنگ کے ساتھ ملاقات کے دوران کہا: ایران اور چین کے تعلقات اسٹریٹجک اور باہمی مفادات اور باہمی احترام پر مبنی ہیں۔ دونوں ممالک کے رہنما اقتصادی، تجارتی اور توانائی کے شعبوں میں باہمی تعاون کو جاری رکھنے اور اس میں فروغ کے لیے پرعزم ہیں۔ شی جن پنگ نے بھی اس ملاقات میں زور دیا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ تعلقات میں توسیع کی چین کی پالیسی بیرونی عوامل سے متاثر نہیں ہوگی۔ اس سے قبل ایران کے قائم مقام صدر محمد مخبر نے صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات اور گفتگو کی تھی۔ انہوں نے پوتین کے ساتھ ملاقات میں کہا تھا کہ اسلامی جمہوریہ ایران اور روس کے درمیان اسٹریٹجک تعلقات نے یک طرفہ رویہ پر مبنی غیر منصفانہ نظام کو چیلنج کیا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم کا 24 واں سربراہی اجلاس جمعرات کو قزاقستان کے دارالحکومت آستانہ میں منعقد ہوا۔

اسرائیل کا مغربی کنارے پر سب سے بڑا قبضہ، 3 نئی یہودی بستیاں بسانے کی منظوری

رام اللہ، 5 جولائی (یو این آئی) غاصب صہیونی ریاست اسرائیل کی ہٹ دھرمی جاری ہے اور اس نے مقبوضہ مغربی کنارے پر تین نئی یہودی بستیاں قائم کرنے کے منظوری دے دی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق یہ یہودی بستیاں 5300 یونٹس پر مشتمل ہوں گی۔ اسرائیل نے مغربی کنارے میں زمین پر قبضے کی منظوری دی ہے جو تین دہائیوں میں اس زمین پر سب سے وسیع قبضہ ہے۔ واضح رہے کہ ڈیڑھ سال میں اسرائیل فلسطینی علاقوں میں 24 ہزار رہائشی یونٹس بنانے کی منظوری دے چکا ہے۔ گزشتہ سال 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیل مغربی کنارے میں 23 یہودی بستیاں تعمیر کر چکا ہے۔ اسرائیل میں قائم امن پسند گروپ 'پیس ناؤ' نے بدھ کے روز انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی حکام نے تقریباً 7.12 مربع کلومیٹر جو کہ 5 مربع میل کے قریب ہے وادی اردن میں نئی بستیوں کے لیے مختص کی ہے۔ 'پیس ناؤ' کے مطابق یہ اب تک کا ایک اکائی کی صورت میں سب سے بڑا فلسطینی قطعہ اراضی ہے جس پر ناجائز یہودی بستیاں قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ گروپ کے مطابق اوسلو معاہدہ (1993) کے بعد سے امن عمل شروع ہوا تھا۔ لیکن اس عرصے کے دوران اتنے بڑے قطعہ اراضی کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہودی بستیوں کے لیے استعمال میں لانا پہلے سے موجود کشیدگی میں اور اضافے کا باعث بنے گا۔ 'پیس ناؤ' گروپ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اسرائیل کی غزہ میں حماس کے ساتھ جنگ کے بعد سے مغربی کنارے میں بھی پہلے سے کشیدگی بڑھ چکی ہے۔ جگہ جگہ اسرائیلی فوج فلسطینیوں کے خلاف کارروائیاں کر رہی ہے اور چھاپے مار رہی ہے۔ کئی جگہوں پر مسلح جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ ایسے میں نئی یہودی بستیوں کا یہ نیا آغاز خطرے کی گھنٹی ہے۔ 'پیس ناؤ' گروپ کا کہنا ہے' سال 2024 اس حوالے سے سب سے زیادہ وسیع جگہ پر یہودی بستیوں کی نئی تعمیر کا سال قرار پائے گا۔' واضح رہے اسرائیل نے مغربی کنارے کو 1967 میں قبضہ میں لیا تھا اور اب تک یہ علاقہ اسے کے زیر قبضہ ہے۔ اسرائیل نے اس علاقے میں 100 سے زائد یہودی بستیاں قائم کر رکھی ہیں۔ جہاں 5 لاکھ سے زیادہ ایسے یہودی آباد کیے گئے ہیں جنہیں دوسرے ملکوں سے لایا گیا ہے۔

ترکیہ وزارت خارجہ: ترکیہ، آذربائیجان اور پاکستان سہ فریقی اجلاس

استانہ، 5 جولائی (یو این آئی) ترکیہ، آذربائیجان اور پاکستان نے باہمی تعاون کو تقویت دینے اور علاقائی و بین الاقوامی امن و استحکام میں کردار ادا کرنے کے موضوع پر اتفاقِ رائے کا اظہار کیا ہے۔ ترکیہ وزارت خارجہ کے جاری کردہ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ 3 جولائی کو قزاقستان کے دارالحکومت آستانہ میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم کے 24 ویں سربراہی کونسل اجلاس کے وسیلے سے صدر رجب طیب ایردوان، آذربائیجان کے صدر الہام علی یف اور پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے سہ فریقی ملاقات کی ہے۔ مذاکرات میں ترکیہ، آذربائیجان اور پاکستان کے باہمی تعاون پر بات چیت کی گئی اور غزہ، قبرص، کشمیر اور اسلاموفوبیا جیسے علاقائی و عالمی موضوعات کا جائزہ لیا گیا ہے"۔ بیان کے مطابق مذاکرات میں "قبل ازیں پارلیمانی اور وزارت ہائے خارجہ کی سطح پر منعقدہ سہ فریقی اجلاس کو سربراہی سطح پر لانے کا فیصلہ کیا گیا اور تین دوست اور برادر ممالک کے باہمی تعاون کے امکانات کو وسیع کرنے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا گیا ہے"۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "ترکیہ۔ آذربائیجان۔ پاکستان کے درمیان مضبوط تعاون تینوں ممالک کی عوامی خوشحالی میں کردار ادا کرے گا۔ تینوں ممالک نے علاقائی و بین الاقوامی امن و استحکام میں بھی مضبوط کردار بننے پر اتفاقِ رائے کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ تینوں ممالک، خود مختاری اور زمینی سالمیت کے اصول کو نگاہ میں رکھتے ہوئے، اختلافات کے بذریعہ ڈائیلاگ حل کے ساتھ تعاون کریں گے۔ مزید کہا گیا ہے کہ "مذاکرات میں، دہشت گردی کے خلاف اور سرحد پار خطرات کے خلاف جدوجہد میں، تینوں ممالک کے درمیان تعاون کی اور اس معاملے میں باہمی عزم و ارادے کی اہمیت کی تصدیق کی گئی ہے۔

بچے کی ولادت، ملازمت پیشہ خواتین کیلئے تین ماہ کی تنخواہ

ریاض، 5 جولائی (یو این آئی) سعودی عرب میں ملازمت پیشہ خواتین کو بچے کی ولادت پر بڑی خوشخبری سنا دی گئی۔ سعودی خبر رساں ادارے اخبار 24 کے مطابق سوشل انشورنس کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ملازمت پیشہ خواتین کو ولادت کے بعد تین ماہ کی تنخواہ انشورنس کمپنی کی جانب سے ادا کی جائے گی۔ بیان کے مطابق سوشل انشورنس آرگنائزیشن کے قانون کے تحت اس پالیسی کا اطلاق سعودی اور غیر ملکی خواتین پر ہوگا۔ جنرل آرگنائزیشن آف سوشل انشورنس کے مطابق مملکت میں بیمہ پالیسی میں مزید ترمیم کی گئی ہے، تاکہ خواتین کو بہتر سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں پر اضافی بوجھ کو کم کیا جا سکے۔ جنرل آرگنائزیشن آف سوشل انشورنس کا انشورنس پالیسی میں ہونے والی ترمیم کے حوالے سے کہنا تھا کہ ملازمت پیشہ خواتین کے یہاں ولادت کے پہلے مہینے سے ہی انکی تنخواہ کی ادائیگی انشورنس کمپنی کی ذمہ داری ہوگی۔ جو تین ماہ تک ادا کی جائے گی تاہم مخصوص حالات میں چوتھے ماہ بھی چھٹی کے ساتھ تنخواہ کی ادائیگی کی جا سکتی ہے۔ صرف وہ خواتین مذکورہ اسکیم سے فیضیاب ہو سکتی ہیں جو برسر روزگار ہوں اور ان کی بیمہ پالیسی میں شمولیت کی مدت 12 ماہ سے کم نہ ہو۔ ان خواتین کو بچے کی ولادت کے موقع پر پوری ماہانہ تنخواہ دی جائے گی۔

سیاسی کیریئر بچانے کے لیے بائیڈن کے کیریئر میں 48 نازک گھنٹے

واشنگٹن (ایجنسی)۔ ڈیموکریٹس نے صدارتی انتخابات میں ڈونلڈ ٹرمپ کو شکست دینے کی صلاحیت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے اپنے مباحثے میں "تباہ کن" کارکردگی کے بعد امریکی صدر جو بائیڈن کو اپنے سیاسی کیریئر کے 48 گھنٹوں کے خطرناک ترین دور کا سامنا ہے۔ یہ گھنٹے اس بات کا تعین کریں گے کہ آیا وہ ٹرمپ کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتے اور وائٹ ہاؤس میں دوسری مدت کے لیے مقابلہ کرنے کے قابل ہیں یا نہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار بائیڈن اب تک اپنے سیاسی کیریئر کو بچانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بائیڈن کی سیاسی زندگی میں اگلے 48 گھنٹے انتہائی اہم ہیں کیونکہ وہ آزادی کے موقع پر اپنی انتخابی مہم کے حوالے سے بات چیت کرنے کے لیے اپنے اہل خانہ سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اے بی سی نیوز کے ساتھ اپنے طے شدہ انٹرویو میں جمعہ کو بائیڈن کو اپنے ریپبلکن حریف ٹرمپ کے ساتھ مباحثے کے دوران اس سے کہیں زیادہ چیلنج کا سامنا ہے۔ انہیں مضبوط اصلاحی کارکردگی فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بحث کے دوران وہ کیا چیز کھو گئی تھی جس کے دوران بائیڈن کمزور نظر آئے اور اپنی توجہ کھو بیٹھے۔ تجزیہ کے مطابق بائیڈن کا انٹرویو کسی بھی غلطی یا کمزوری کی علامت کی تلاش میں بہت توجہ حاصل کرے گا۔ ان کے آخری مباحثے کے بعد جو تاثرات بڑھ گئے تھے یہ انٹرویو ان تاثرات کی حمایت کرتا ہے۔ وال سٹریٹ جرنل کی شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ انٹرویو اتوار کو نشر ہونا تھا لیکن جمعہ کو نشر ہونے والے پرائم ٹائم کے لیے ری شیڈول کیا گیا۔ اس سے انٹرویو کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ جمعرات کو امریکہ کی آزادی کی سالگرہ کے موقع پر امریکی صدر بائیڈن نے اپنے مباحثے کے دوران اپنی تباہ کن کارکردگی کو جواز فراہم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ جمعرات کو نشر پنسلوانیا کے ایک مقامی ریڈیو سٹیشن کے ساتھ انٹرویو کے دوران بائیڈن نے دوبارہ اعتراف کیا کہ میں مباحثے میں برا رہا لیکن اسٹیج پر 90 منٹ وہ سب کچھ نہیں مٹا سکتے جو میں نے ساڑھے تین سالوں میں کیا۔ بائیڈن نے جمعرات کو وسکونسن کے ایک مقامی ریڈیو سٹیشن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی لیکن ہم یہ الیکشن ضرور جیتیں گے۔ وال سٹریٹ جرنل کے ایک سروے میں ٹرمپ کو بائیڈن سے 42 کے مقابلے میں 48 فیصد کے فرق کے ساتھ آگے دکھایا گیا۔ اس سروے میں ٹرمپ کی مقبولیت میں ایک فیصد اضافہ ہوا۔ نیویارک ٹائمز کے ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ ٹرمپ کی مقبولیت میں تین فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے 43 فیصد کے مقابلے میں 49 فیصد حمایت حاصل کی ہے۔

سائنسدانوں نے انٹارکٹیکا کا کروڑوں برس پرانا راز جان لیا

انٹارکٹیکا، 5 جولائی (یو این آئی) سائنسدانوں نے برفانی براعظم انٹارکٹیکا کا کروڑوں برس پرانا راز دریافت کر لیا ہے۔ مغربی انٹارکٹیکا کی برفانی تہہ کے نیچے سائنسدانوں نے وہاں کے موسم میں آنے والی ڈرامائی تبدیلی کو دریافت کیا۔ انہوں نے برفانی خطے کے نیچے ایک بہت بڑے دریائی نظام کے آثار دریافت کیے جو لگ بھگ 4 کروڑ سال سے چھپا ہوا تھا۔ یہ قدیم دریا ممکنہ طور پر ایک ہزار میل طویل تھا اور اس خطے میں بہتا تھا جو اب منجمد صحرا کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس عہد میں زمین کا موسم کافی مختلف تھا اور فضا میں موجودہ عہد کے مقابلے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سطح کافی زیادہ تھی۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے باعث کروڑوں سال قبل موسم اتنا گرم تھا کہ انٹارکٹیکا میں برساتی جنگل بھی موجود تھا۔ جرنل سائنس ایڈوانسز میں شائع تحقیق میں اس دریافت کے بارے میں بتایا گیا۔ تحقیقی ٹیم نے 2017 میں برف کے نیچے موجود سمندری تہہ میں ڈرل کیا اور ان نمونوں سے خطے کی تاریخ کے بارے میں حیران کن انکشافات ہوئے۔ محققین نے بتایا کہ اگر ہم مستقبل میں شدید گرم موسم کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں زمین کی تاریخ کے مختلف ادوار کے بارے میں جاننا چاہیے۔ مغربی انٹارکٹیکا کی نچلی تہوں کے نمونوں کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ کروڑوں سال قبل انٹارکٹیکا کا موسم کافی گرم ہوتا تھا جبکہ اوپری تہہ کے تجزیے سے زیادہ عجیب انکشاف ہوا۔ ان نمونوں سے ایک قدیم دریائی ڈیلٹا کی موجودگی کا عندیہ ملا اور مزید تجزیوں سے ایسے مالیکیولز کی موجودگی کی تصدیق ہوئی جو تازہ پانی میں پائے جاتے ہیں، جس سے بڑے دریائی نظام کی موجودگی کی بھی تصدیق ہوئی۔ وہاں کی

تلچھٹ میں موجود اجزا کے ذریعے محققین نے دریائی راستے کا نقشہ تیار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ دریا Transantarctic Mountains سے لے کر Amundsen Sea تک 930 میل رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ محققین کے مطابق نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ برفانی صحرا کی شکل اختیار کرنے سے قبل انٹارکٹیکا بہت زیادہ مختلف تھا اور سرسبز براعظم سے منجمد خطے میں تبدیل ہونے کا سفر ڈرامائی موسمیاتی تبدیلی کا اشارہ دیتا ہے۔

افغانستان میں عورتوں پر ظلم و جبر کی ایک اور داستان منظر عام پر

کابل، 5 جولائی (یو این آئی) طالبان کے افغانستان پر قابض ہونے کے بعد افغان خواتین پر ظلم و ستم بڑھ گیا ہے جس کے باعث خواتین شدید ذہنی اور جسمانی اذیت کا شکار ہیں۔ تفصیلات کے مطابق افغانستان میں عورتوں پر ظلم و جبر کی ایک اور داستان منظر عام پر آ گئی، جیلوں میں قید ایک خاتون سے اجتماعی زیادتی کی ویڈیو منظر عام پر آ گئی۔ رپورٹ کے مطابق طالبان نے خواتین کو تعلیمی سرگرمیوں سے روکنے کے علاوہ ان کو بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا ہے، اقتدار پر قابض ہونے کے بعد طالبان نے افغان خواتین کو جیلوں میں بند کر دیا جبکہ ان پر کوئی جرم تک ثابت نہ ہوا۔ حال ہی میں طالبان کی جانب سے افغانستان کے جیلوں میں قید ایک خاتون پر اجتماعی زیادتی کی ویڈیو منظر عام پر آئی، طالبان کے اقتدار میں افغان خواتین پر متعدد جنسی تشدد واقعات کے ساتھ خواتین کو خاموش کرنے کے لیے فوٹیج جاری کرنے کی دھمکی دی گئی۔ دی گارڈین کے مطابق افغان خاتون کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے بعد ویڈیو انہیں دھمکی کے طور پر بھیجی گئی کہ اگر اس نے طالبان حکومت کے خلاف بات جاری رکھی تو اسے وسیع پیمانے پر شیئر کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ نے بھی طالبان کی جیلوں میں قید خواتین کے ساتھ ناروا اور بہیمانہ سلوک کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کیا، افغان خاتون کو طالبان کے خلاف عوامی احتجاج میں حصہ لینے پر گرفتار کیا گیا تھا اور طالبان کی جیل میں دوران حراست زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ امریکی محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ افغانستان کے تین صوبوں میں 90 قیدی خواتین میں سے 16 افغان طالبان کی جانب سے زیادتی کے واقعات کے بعد حاملہ ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق افغان جیلوں میں قید خواتین کو تشدد، بجلی کے جھٹکوں، جان سے مارنے کی دھمکیوں، جنسی طور پر ہراساں کرنے اور جبری شادی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سے قبل بھی خواتین کو حجاب قوانین کی خلاف ورزی پر حراست میں لیے جانے کے بعد جنسی زیادتی کر کے مارا پیٹا گیا، گزشتہ سال طالبان کی جانب سے حراست میں لینے کے چند ہفتوں بعد ایک خاتون کی لاش نہر سے ملی جس کو موت سے قبل تشدد اور زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ افغانستان پر اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے نے رپورٹ کیا کہ خواتین کو حراست میں جنسی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دوسری جانب افغان خواتین کا کہنا ہے کہ طالبان کی جیلوں میں خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی اور تشدد معمول کا حصہ ہے۔

انقلاب اسلامی ایران استغاثۂ امام حسینؑ کا جواب ہے: آقای مہدوی پور

ایرانی صدر آیت اللہ رئیسی اور ان کے رفقاء کے ایصال ثواب کے لئے مجلس چہلم کا انعقاد، ایرانی علماء بھی شریک ہوئے، مجلس کو مولانا کلب جواد نقوی نے خطاب کیا

لکھنؤ ۵ جولائی: جمہوری اسلامی ایران کے صدر آیت اللہ ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان اور ان کے ساتھ ہیلی کاپٹر حادثے میں شہید ہونے والی شخصیات کے ایصال ثواب کے لئے درگاہ حضرت عباس رستم نگر لکھنؤ میں مجلس علمائے ہند کی جانب سے مجلس چہلم کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ایران سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں ،نمائندہ ولی فقیہ آقائی شیخ مہدی مہدوی پور اور دیگر علمانے شرکت کی۔ مجلس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے قاری صائم رضا نے کیا۔ اس کے بعد مولانا شباہت حسین ،مولانا تسنیم مہدی زید پوری ،مولانا صفدر حسین جونپوری اور مولانا رضا حیدر زیدی نے شہداء کی عظمت اور آیت اللہ رئیسی کے خدمات پر اجمالی روشنی ڈالی۔ ان کے بعد ایران سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے حاضرین کو خطاب کیا۔

ہندوستان میں نمائندہ ٔ ولی فقیہ حجۃ الاسلام آقائی شیخ مہدی مہدوی پور نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا اجمالی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے دوران تقریر آیت اللہ رئیسی کی شہادت پر سوگواری کے لئے حکومت ہند، پارلیمنٹ اور عوام کا بے حد شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب ایران ہزار ہا پابندیوں اور دشمنی کے بعد بالآخر روز بہ روز ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اس کے تین بنیادی اسباب ہیں۔ ایک تو یہ کہ انقلاب اسلامی ایران عوام کا انقلاب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ آیت اللہ رئیسی کی شہادت کے بعد جس طرح لوگوں نے ان کے جنازے میں شرکت کی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عوامی انقلاب ہے۔ دوسرا سبب حکومت ولایت فقیہ ہے جو انقلاب اسلامی کی مستحکم بنیاد اور رکن رکین ہے۔ تیسرا سبب انقلاب اسلامی ایران کا انقلاب کربلا سے ہم آہنگ ہونا ہے۔ یہ انقلاب اسلامی در حقیقت استغاثۂ امام حسینؑ "ھل من ناصر" کا جواب ہے اس لئے اس انقلاب کو انقلاب امام حسینؑ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے مجلس چہلم کے انعقاد کے لئے مجلس علمائے ہند اور مولانا کلب جواد نقوی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

سابق رکن پارلمان اور مشاور آیت اللہ رئیسی حجۃ الاسلام آقائی ملک محمدی نے اپنے خطاب میں شہادت کی عظمت کو بیان کیا اور کہا کہ انقلاب اسلامی ایران کربلا کے انقلاب کے نقش قدم پر ہے یہی وجہ ہے کہ ایران نے کبھی ظالموں کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ کیونکہ ظالموں کے خلاف کھڑا ہونا امام حسینؑ کی سیرت ہے۔ انہوں نے آیت اللہ رئیسی کے خدمات اور اہم کارناموں پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ آیت اللہ رئیسی نے حرمت قرآن مجید کا تحفظ کیا اور جب لوگ قرآن مجید کی توہین کر رہے تھے انہوں نے اقوام متحدہ میں قرآن مجید کو بلند کر کے اس کی حرمت کی پاسداری کی، جس طرح امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں قرآن مجید کو بلند کر کے آخری حجت قائم کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ رئیسی مظلوموں کے مددگار تھے۔ انہوں نے مسئلۂ فلسطین کو عالم اسلام کا مسئلہ قرار دیا اور اسرائیل کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔

معاون مشاور رئیس جمہور اور رئیس مرکز ارتباطات ریاست جمہوری اسلامی ایران حجۃ الاسلام آقای احمد صالحی نے اپنے خطاب کے آغاز میں آیت اللہ رئیسی اور ان کے رفقا کی شہادت پر ایک دن کے سوگ کے اعلان کے لئے حکومت ہند اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہندوستان کے لوگوں نے اس سانحے پر یکجہتی کا اظہار کیا ہم اس کے لئے بے حد شکر گزار ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کی قوم کو تاریخ ساز قوم قرار دیتے ہوئے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی زندگی اور ان کے انقلاب پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے لکھنؤ کے درخشاں ماضی کو بھی یاد کیا اور کہا کہ یہ وہ سرزمین ہے جہاں مجدد الشریعۃ آیت اللہ سید دلدار علی غفران مآب نے اسلام اور شیعیت کی ترویج کی اور پہلی بار نماز جمعہ و جماعت کا قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سرزمین آیت اللہ غفران مآب اور ان کے شاگردوں کے کارناموں سے ضیابار ہے۔ خاص طور پر علامہ میر حامد حسینؒ کہ جنہوں نے عبقات الانوار کے ذریعہ دنیائے اسلام میں سرزمین لکھنؤ کی انفرادی حیثیت قائم کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سرزمین پر ایسے کتب خانے قائم تھے جس سے پوری دنیا کے علماء نے کسب فیض کیا جن میں علامہ امینیؒ بھی شامل ہیں۔ آقای صالحی نے کہا کہ امام خمینیؒ ہوں یا رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای، مجدد الشریعۃ آیت اللہ غفران مآب ہوں یا علامہ میر حامد حسینؒ یا پھر علامہ امینیؒ ہوں، یہ سب کے سب ایک ہی درسگاہ کے پروردہ تھے۔ اس درسگاہ کا نام کربلا ہے اور ان کے استاذ اور پیشوا کا نام حسینؑ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے شیعوں کو مولانا کلب جواد نقوی اور آقای شیخ مہدوی پور کی قدردانی کرنا چاہیے اور ان کی عظمت کو جانیں۔ اپنی صفوں میں انتشار پیدا نہ ہونے دیں اور اتحاد کو قائم رکھیں۔ آقای محمد صالحی جو تقریباً تیس سالوں تک شہید آیت اللہ رئیسی کے ساتھ رہے، انہوں نے شہید رئیسیؒ کی زندگی اور خدمات کا اجمالی خاکہ پیش کیا اور کہا کہ وہ عاشق خدمت تھے۔ انہوں نے ہمیشہ خدمت خلق کو ترجیح دی اور بے لوث کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ رئیسی نے ہمیشہ وحدت اسلامی کی راہیں استوار کیں اور عالم اسلام کو ایک نقطۂ ارتکاز پر جمع کیا۔

آخر میں مجلس عزا کو خطاب کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ آیت اللہ رئیسی، وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان اور ان کے ساتھ شہید ہونے والی شخصیات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے کارناموں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب قرآن مجید کی توہین پر تمام مسلمان حکمران خاموش تھے اور صرف رسمی بیان دے رہے تھے اس وقت آیت اللہ رئیسی نے پرچم اسلام کو بلند کیا اور اقوام متحدہ میں قرآن مجید کی حرمت کا تحفظ کرتے ہوئے مسلمانوں کو قعر ذلت سے نکالا۔ مولانا نے کہا کہ آیت اللہ رئیسی نے ہمیشہ مظلوموں کی حمایت کی اور فلسطین کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔ انہوں نے اسرائیل پر حملہ کر کے اس کے بدنما رخسار پر ایسا بھرپور طمانچہ رسید کیا کہ جس کے بعد اس کو آج تک جواب دینے کی ہمت نہیں ہوسکی۔ آیت اللہ رئیسی نے اسرائیل کے عالمی رعب اور چودھراہٹ کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اس کی طاقت کے بھرم کو چور چور کر دیا۔ مولانا نے کہا کہ ظلم اور ظالموں کے خلاف کھڑا ہونا مسلمان کی صفت ہے لیکن افسوس فلسطین میں جاری نسل کشی پر مسلمان حکمران خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ یہ حکمران مسلمان نہیں ہیں بلکہ استعمار کے غلام اور ان کے آلۂ کار ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ایران نے ہمیشہ مظلوموں کی حمایت کی اور مسئلۂ فلسطین کو زندہ رکھا۔ آج حزب اللہ، انصار اللہ اور خطے میں موجود مقاومتی محاذ کے نوجوان فلسطین کے لئے مسلسل قربانیاں دے رہے ہیں۔ ان شاءاللہ ان کی قربانیاں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی۔ آخر مجلس میں مولانا نے واقعۂ کربلا کو بیان کیا جس پر سامعین نے بے حد گریہ کیا۔

مجلس میں ایران سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے خاص طور پر شرکت کی جن میں معاون فرہنگی وزارت علوم تحقیقات وفناوری آقائی ڈاکٹر عبدالحسین کلانتری، آقائی ڈاکٹر محمد رضا عبدیائی، پروفیسر سید عمادالدین موسوی عباسی، اور دیگر افراد موجود تھے۔ مجلس میں شہر لکھنؤ کے علمائے کرام نے بھی شرکت کی جن میں مولانا قربان علی، مولانا محمد میاں عابدی، مولانا تسنیم مہدی، مولانا شباہت حسین، مولانا قمر الحسن، مولانا شاہنواز حیدر، مولانا مکاتیب علی خان، مولانا ڈاکٹر علی سلمان رضوی، مولانا فیروز حسین، مولانا محفوظ علی، مولانا یونس جعفری مکن پور شریف، حافظ شفقت علی جعفری مکن پور شریف، مولانا کلب احمد نقوی اور دیگر علما شامل تھے۔ نظامت کے فرائض عادل فراز نے انجام دیئے۔ آخر میں تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ فارسی تقاریر کے ترجمہ کی ذمہ داری مولانا تقی حیدر نقوی اور مولانا منظر صادق زیدی نے ادا کی۔ مجلس سے ٹھیک پہلے آیت اللہ ابراہیم رئیسی کی زندگی پر مشتمل کتاب 'بے لوث خدمت گزار' اور 'خادم الرضا' کی رسم اجرا عمل میں آئی۔

عین الحیات ٹرسٹ کے زیر اہتمام عشرہ مجالس

لکھنؤ۔ زمانہ قدیم سے امام باڑہ ناظم صاحب میں عشرہ مجالس کا انعقاد اس سال بھی کیا جا رہا ہے۔ لکھنؤ کی قدیم ترین تنظیم انجمن عباسیہ قدیم اور عین الحیات ٹرسٹ کے زیر اہتمام یکم محرم سے نویں محرم تک یہ عشرہ مجلس منعقد ہوگی جس سے آیت اللہ روشن علی خان نجفی کے فرزند مولانا علی عباس خان خطاب کریں گے۔ صبح 9 بجے معلوم ہو کہ امام باڑہ کے ناظم صاحب مرحوم کی یہ عشرہ مجالس لکھنؤ کی قدیم ترین عشرہ مجالس میں سے ایک مانی جاتی ہے۔ جس کا خطاب کئی سالوں سے خطیب الایمان مولانا مظفر حسین طاہر جروالی مرحوم اور روح ملت مولانا سید علی ناصر سعید ابکاتی جو کہ مولانا آغا روحی صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ 2016 سے اس عشرہ مجلس کو المصطفیٰ یونیورسٹی قم کے استاد مولانا علی عباس خان نے خطاب کیا۔ یاد رہے کہ عاشورہ کے دن صبح 9 بجے مولانا کی قیادت میں عاشورہ کی رسومات بھی ادا کی جاتی ہیں۔

ایام عزا کی تیاریاں مکمل

لکھنؤ۔ ایام عزا ماہ محرم کا چاند ہفتہ کو دیکھا جائے گا۔ چاند نظر آتا ہے تو اتوار سے محرم کا آغاز ہو جائے گا۔ ورنہ سوموار کو محرم کی پہلی تاریخ ہوگی۔ چاند رات سے ہی کربلا کے شہیدوں کے غم کا دور شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی کربلا کے شہیدوں کی یاد میں مجالس و ماتم کا آغاز ہو جائے گا۔ شہیدوں کا غم دو مہینے آٹھ دن تک (آٹھ ربیع الاول) لگاتار جاری رہے گا۔ محرم کے نزدیک آتے ہی عزادار مجلس و ماتم کی تیاریاں پوری کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ امام باڑوں کو سجانے کا کام آخری مرحلے میں چل رہا ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نواسے حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے غم میں ایک طرف جہاں خواتین اپنی سہاگ کی نشانیوں کو سوا دو مہینے کے لئے اتار کر کالے کپڑے پہنیں گی تو وہیں گھروں میں امام باڑہ سجا کر امام کو اپنا مہمان بنایا جائے گا۔ گھروں میں تعزیے رکھے جائیں گے۔ تو وہیں فرش عزا بچھا کر کربلا کے 72 شہیدوں کو آنسوؤں کا پرسہ دیا جائے گا۔

نوئیڈا: لاجکس مال میں لگی آگ

نوئیڈا: 5 جولائی (پی این ایس) یہاں کے لاجکس مال میں آگ لگ گئی۔ اس شوروم کو آگ لگنے کی وجہ سے خالی کرا لیا گیا ہے۔ سیکٹر 32 کے تحت اس مال میں رات 12.15 بجے آگ لگی۔ فائر بریگیڈ کی 12 گاڑیوں نے موقع پر پہنچ کر راحت اور بچاؤ کام شروع کر دیا ہے۔ فائر آفیسر نے بتایا کہ مال میں داخل ہونے کے لیے کئی جگہوں سے شیشے ٹوٹے ہوئے تھے جس کے بعد ہی ٹیم اندر جا سکی۔ شیشہ توڑنے کے بعد مال سے دھواں نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

عشرۂ محرم کی مجالس ۱۴۴۶ھ

مولانا کا نام	مقام	وقت
مولانا عبید الحسن	روضہ کاظمین	صبح 7 بجے
مولانا علی ہاشم عابدی	امام باڑہ ام البنین منصور نگر	صبح ساڑھے 7 بجے
مولانا عمران حسن	امام باڑہ جناب صغریٰ مفتی گنج	صبح ساڑھے 7 بجے
مولانا فیروز عباس	کربلا عظمت الدولہ مہندی گنج	صبح ساڑھے 7 بجے
مولانا محمد علی حیدر	آصفی امام باڑہ	صبح 8 بجے
مولانا محمد مسلم	مقبرہ سعادت علی خاں	صبح 8 بجے
مولانا وصی الحسن نقوی	امام باڑہ غلام عباس فریدی نگر	صبح 8 بجے
مولانا سیف عباس نقوی	امام باڑہ جنت مآب چوک	صبح 9 بجے
مولانا علی عباس خاں	امام باڑہ ناظم صاحب بزازہ	صبح 9 بجے
مولانا میثم زیدی	چھوٹا امام باڑہ حسین آباد	صبح 9 بجے
مولانا محمد میاں عابدی	امام بارگاہ ایچ عباس امرائی گاؤں	صبح 9 بجے
مولانا کلب احمد نقوی	امام باڑہ زین العابدین ہردوئی روڈ	صبح ساڑھے 9 بجے
مولانا فرید الحسن	امام باڑہ شاہ نجف حضرت گنج	صبح 10 بجے
مولانا مرزا واحد حسین	مقبرہ تحسین علی خاں تحسین گنج	صبح 10 بجے
مولانا کلب جواد نقوی	امام باڑہ غفران مآب	صبح ساڑھے 10 بجے
مولانا میثم زیدی	امام باڑہ آغا باقر	صبح ساڑھے 11 بجے
مرثیہ خوانی	امام باڑہ ناظم صاحب بزازہ	دوپہر ساڑھے 12 بجے
مولانا انور حسین	امام باڑہ حکیم محمد تقی فرنگی محل	دوپہر ساڑھے 12 بجے
مولانا ارشد جعفری	امام باڑہ ذکی علی خاں پاٹا نالا	دوپہر ڈیڑھ بجے
مولانا حمید الحسن	مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ	دوپہر 2 بجے
مولانا شبیر حسن وارثی	آصفی امام باڑہ	دوپہر 2 بجے
مولانا علی عباس	کربلا ملکہ آفاق مہدی گنج	دوپہر 3 بجے
مولانا اختر عباس جون	امام باڑہ سید آغا وکٹوریہ اسٹریٹ	سہ پہر 4 بجے
مولانا عباس ناصر عبقاتی	شیعہ کالج وکٹوریہ اسٹریٹ	سہ پہر 4 بجے
مولانا محمد علی	مسجد امام حسین کسمنڈی	سہ پہر ساڑھے 4 بجے
مولانا محمد میاں عابدی	امام باڑہ قصر حسینی بلوچ پورہ	شام ساڑھے 4 بجے
مولانا رضا حسین	سرکار حسینی کشمیری محلہ	شام 5 بجے
مولانا سید قمر حیدر زیدی	مقبرہ سعادت علی خاں	شام 5 بج کر 45 منٹ پر
مولانا ابن عباس نقوی	حوزہ علمیہ ابوطلاب	شام 6 بجے
مولانا علی ناصر آغا روحی	افضل محل	شام ساڑھے 7 بجے
مولانا رضا عباس	امام باڑہ ام البنین منصور نگر	شام ساڑھے 7 بجے
مولانا فیروز حسین	امام باڑہ ملکہ آفاق تحسین گنج	شام 7 بج کر 40 منٹ پر
فیض باقر مرثیہ	چھوٹا امام باڑہ حسین آباد	شام 7 بج کر 40 منٹ پر
مولانا حسن ظہیر	امام باڑہ میرن صاحب مفتی گنج	شام 7 بج کر 45 منٹ پر
مولانا عارف آغا	امام باڑہ آغا ابو صاحب	شام 7 بج کر 45 منٹ پر
مولانا ابن عباس نقوی	جامع مسجد تحسین گنج	شام 7 بج کر 45 منٹ پر
سید علی امام زیدی	مرثیہ امام باڑہ رشید رکاب گنج	شام 7 بج کر 45 منٹ پر
مولانا تقی رضا زیدی	روضہ زینبیہ تکیت رائے تالاب	8 بجے شب
مولانا سید افضال کاظمی	نورانی مسجد مفتی گنج	8 بجے شب
مولانا سید رئیس کاظمی	امام باڑہ مقصد حسینی گھاس منڈی	8 بجے شب
مولانا سید ابوطلاب مہدی	شبیہ بیت الحزن رستم نگر	8 بجے شب
مولانا ممتاز جعفر	امام باڑہ ڈاکٹر دلدار حسین	8 بجے شب
مولانا عقیل عباس معروفی	چھوٹا امام باڑہ حسین آباد	شب 8 بج کر 15 پر
مولانا شبیر علی وارثی	امام باڑہ سبطین آباد حضرت گنج	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا ابراہیم قمی حسینی	امام بارگاہ علی گنج	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا سید قمر الحسن	امام باڑہ سجادیہ عالم نگر	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا اختر عباس جون	امام باڑہ جھاؤلال ٹھاکر گنج	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا سید ثقلین عباس نقوی	امام باڑہ لاڈو خانم	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا ممتاز جعفر	امام باڑہ دلدار حسین گولہ گنج	شب 8 بج کر 30 منٹ پر
مولانا علی عباس خاں	امام باڑہ شاہ نجف	شب 9 بجے
مولانا حیدر مہدی	درگاہ حضرت عباس	شب 9 بجے
مولانا تقی رضا	امام باڑہ حضرت مسلم رئیس منزل	شب 9 بجے
مولانا ثقلین عباس نقوی	کربلا عظمت الدولہ مہندی گنج	شب 9 بجے

پروفیسر سید ضمیر حیدر عصرِ حاضر میں رثائی ادب کے منفرد ناقد و محقق ہیں: ڈاکٹر اصغر اعجاز قائمی

بزمِ نویدِ سخن علی گڑھ کے زیرِ اہتمام پروفیسر ضمیر حیدر کی کتاب ''قصبۂ شکار پور کے معلوم مرثیہ نگار'' کی رسمِ اجراء

علی گڑھ۔ بزم نویدِ سخن علی گڑھ کے زیرِ اہتمام صاحب العصر منزل زہرہ باغ علی گڑھ میں پروفیسر سید ضمیر حیدر کی کتاب ''قصبۂ شکار پور کے معلوم مرثیہ نگار'' کی تقریب رسمِ اجراء عمل میں آئی۔ جس میں علی گڑھ اور بیرونِ علی گڑھ سے آئے ہوئے ادباء و شعراء نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز حمزہ کاظمی نے تلاوتِ قرآنِ مجید سے کیا۔ نعتِ سرورِ کونین انجینئر معراج نشاطؔ، سوز و سلام میر راشد حسین اور تحت اللفظ مرثیہ آغا حسن جلالوی نے اپنے منفرد انداز میں پیش کیا۔ پروگرام استاد الشعراء ڈاکٹر الیاس نوید گنوری کی سرپرستی میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت پروفیسر صغیر افراہیم سابق صدر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے کی۔ جب کہ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر عابد حسین حیدری صدر شعبۂ اردو ایم جی ایم پی جی کالج سنبھل اور ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز قائمی جلالپوری ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ شیعہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور انگریزی زبان و ادب کے معروف ناقد و شاعر ڈاکٹر شجاعت حسین مظفر پوری نے شرکت کی۔ پروگرام کے ناظم اور منتظم ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی نے تمام مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب ''قصبہ شکار پور کے معلوم مرثیہ نگار'' رثائی ادب کے حوالے سے ایک بڑا کام ہے اس کے مصنف اردو ادب کے ایک معروف محقق اور ادیب ہیں ان کی اس سے قبل ''اردو مرثیہ میں نعتیہ عناصر'' کتاب منظرِ عام پر آچکی ہے۔ یہ کتاب ایک علمی، ادبی، تحقیقی تذکرہ ہے جس میں مصنف نے بارہ شعراء کی زندگی کے واقعات نہایت دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہوئے ان کے رثائی کلام کو اکھٹا کر دیا ہے۔ پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ اردو ادب میں مرثیہ کا جو مقام ہے وہ اپنی مثال آپ ہے مرثیہ ایک ایسی صنف ہے جس کو پڑھے بغیر کوئی مکمل شاعر نہیں بن سکتا۔ امام باڑے اور مجالس وغیرہ تہذیب و تمدن کا ایک بڑا سرمایہ ہیں۔ ڈاکٹر الیاس نوید گنوری نے کہا کہ اس کتاب میں جن مرثیہ نگاروں کے کلام موجود ہیں ان کی شاعری کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی ادب میں کیا انفرادیت ہے۔ ان مرثیہ نگاروں میں میر انیسؔ کے فرزند میر نفیسؔ کے شاگرد تک موجود ہیں جس سے شکار پور ضلع بلند شہر کی علمی حیثیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اصغر اعجاز قائمی جلالپوری نے کہا کہ اس کتاب میں پروفیسر سید ضمیر حیدر نے تعداد کے حساب سے بارہ مرثیہ نگاروں کا تذکرہ کیا ہے جس میں سب سے پہلے سید حیدر حسن ناظم شکار پوری کا تذکرہ ہے۔ ڈاکٹر ہلال نقوی نے اپنی کتاب میں ان کے بیالیس مرثیوں کا تذکرہ کیا ہے لیکن یہ مراثی دستیاب نہیں جو مراثی یا رثائی ادب دستیاب ہوا اس کو پروفیسر سید ضمیر حیدر نے یکجا کر کے ایک بڑا کارنامہ کیا ہے۔ گویا کہ یہ کتاب تاریخی اعتبار سے ایک دستاویز ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین حیدری نے کہا میں پروفیسر سید ضمیر حیدر نقوی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنے وطن کو فراموش نہیں کیا اور وطن کی محبت کا ہی نتیجہ ہے کہ ایک بہترین کتاب اردو ادب کے شائقین کو مرثیہ کے حوالے سے عطا کی۔ ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب نے کہا کہ پروفیسر سید ضمیر حیدر کی یہ کتاب انھیں ادب میں ہمیشہ زندہ رکھے گی ان کی اس کتاب سے جہاں وطن کی محبت ادب کا عشق جھلکتا ہے وہیں ان کی عقیدت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی یہ کوشش قابلِ ستائش ہے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے والوں میں محمد عادل فرازؔ، ذوالفقار زلفیؔ اور محمد احمد کا اہم کردار رہا، شریک ہونے والوں میں مولانا اکرام حسین جعفری، مولانا مقتدار رضوی چھولسی، افسر علی زیدی، کنور محمد آصف، خالد انصاری، ڈاکٹر عرفان انصاری، جعفر رضا روشن، ڈاکٹر مہتاب مہدی، محمد اعظم شکار پوری، نادر نقوی شکار پوری، ثبات قائمی، ایم خورشید خاں بانی اردو ادب یوٹیوب چینل اور زبیر خورشید وغیرہ پیش پیش رہے۔

بھیڑ پروری اسکیم کے لیے 3 کروڑ 44 لاکھ 75 ہزار روپے کی منظوری

لکھنؤ: 05 جولائی۔ اتر پردیش حکومت نے ریاست میں مویشیوں کی ترقی کے میدان میں بھیڑ اور اون کی ترقی کے تحت بھیڑ پروری اسکیم کے لیے رواں مالی سال میں 3 کروڑ 44 لاکھ 75 ہزار روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ریاست میں ان کی پیداوار کو بڑھانا اور بھیڑ پروروں کی معاشی حالت کو بہتر بنانا اور قالین کی برآمد کے ذریعے زرمبادلہ کمانا ہے۔ یہ اسکیم دیہی علاقوں میں مقامی سطح پر خود روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں اہم ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ مویشی پروری کی جانب سے سرکاری حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ حکم نامے میں، ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ منظور کیے جانے والے فنڈ کینکاسی/خرچ کے منصوبے کے لیے وضع کردہ رہنما خطوط کی مکمل تعمیل کو یقینی بنائیں، اور اخراجات کی تفصیلات کے ساتھ استعمال کا سرٹیفکیٹ حکومت کو دستیاب کرائیں۔ مستحقین کی فہرست محکمہ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا لازمی ہو گا۔ جو رقم منظور کی جا رہی ہے وہ اسی چیز/مقصد پر خرچ/استعمال کی جائے گی جس کے لیے اصل میں رقم منظور کی جا رہی ہے۔ کسی دوسری مد/اسکیم/پروگرام پر خرچ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اَن فٹ گاڑیوں کے خلاف مہم 8 جولائی سے

لکھنؤ۔ 05 جولائی۔ اتر پردیش کے ماحولیات کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب دیا شنکر سنگھ نے کہا کہ اسکولی بچوں کو لے جانے والی ایسی تمام گاڑیوں کی فٹنس، پرمٹ، انشورنس، آلودگی کنٹرول وغیرہ کی جانچ کی جائے اسکولی بچوں کی محفوظ نقل وحرکت کو یقینی بنانا ریاستی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس کے لیے 08 جولائی کو اسکولی گاڑیوں کے خلاف مہم چلائی جائے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ محکمہ ٹرانسپورٹ اسکولوں میں چلنے والی گاڑیوں کی ضلع وار فہرست تیار کرے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے افسران اسکولی گاڑیوں کے رجسٹریشن کی تصدیق کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ فٹ اور ان فٹ گاڑیوں کی الگ الگ فہرستیں تیار کی جائیں اور معیار کے مطابق اسکول انتظامیہ اور گاڑیوں کے مالکان کے ساتھ میٹنگ کی جائے۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ریاست کے بیشتر اضلاع میں بغیر چین فٹنس کے یا اسکول کے نام پر معیارات کے خلاف غیر رجسٹرڈ/معاہدہ اسکول گاڑیاں چلائی جا رہی ہیں۔ والدین کی رضامندی سے بچوں کو ماروتی وین، میجک، آٹو، ای رکشا میں اسکول بھیجا جا رہا ہے جو کہ موٹر وہیکل رولز کی خلاف ورزی ہے۔ انفورسمنٹ ٹیم مہم چلا کر ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کو یقینی بنائیں۔ اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ کمشنر جناب چندر بھوشن سنگھ نے کہا کہ وزیر ٹرانسپورٹ کی طرف سے دی گئی ہدایات کی صد فیصد تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمام انفورسمنٹ افسران کو 8 جولائی سے مہم چلانے کی ہدایت دی جا چکی ہے۔ اسکولی گاڑیوں کے فٹنس پرمٹ وغیرہ کو چیک کرنے

امبیڈکر کے مجسمے کی انگلی توڑی، ملزم گرفتار، گاؤں میں پولیس فورس تعینات کرنا پڑی

لکھنؤ: 5 جولائی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے گوسائیں گنج میں بابا بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی انگلی توڑنے کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والے جمع ہو گئے۔ کشیدگی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر مقدمہ درج کر کے ملزم نوجوان کو گرفتار کر لیا۔ انسپکٹر برجیش ترپاٹھی کے مطابق مہورا کلا کے رہائشی ہریش چندر نے بتایا کہ جمعرات کی صبح گاؤں میں نصب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی ایک انگلی ٹوٹی ہوئی ملی۔ کچھ ہی دیر میں یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی، پولیس نے موقع پر پہنچ کر ٹوٹی ہوئی مورتی کی مرمت کی اور گاؤں کے انوج ورما کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا۔

آگرہ ایئر فورس اسٹیشن میں اگنی ویر کی مشتبہ حالت میں موت، کورٹ آف انکوائری کا حکم جاری

آگرہ۔ آگرہ کے اجیت نگر واقع ایئرفورس اسٹیشن پر اگنی ویر شری کانت چودھری کی تعیناتی کی گئی تھی، وہ 2022 میں اگنی ویر منصوبہ کے تحت فوج میں بھرتی ہوا تھا۔ اتر پردیش کے آگرہ واقع ایئرفورس اسٹیشن میں ایک اگنی ویر کی موت سے متعلق خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ موت گزشتہ منگل کے روز ہوئی اور وجہ سے متعلق جانکاری ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔ اس اگنی ویر کا نام شری کانت چودھری بتایا جا رہا ہے جس کا جسد خاکی اس کے آبائی گاؤں بلیا لایا گیا ہے۔ شری کانت چودھری کی مشتبہ حالت میں ہوئی موت کی وجہ کا پتہ لگانے کے لیے کورٹ آف انکوائری کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 6 ماہ پہلے ہی اگنی ویر شری کانت کی پوسٹنگ آگرہ کے اجیت نگر واقع ایئرفورس اسٹیشن پر ہوئی تھی۔ اتر پردیش کے بلیا باشندہ شری کانت 2022 میں اگنی ویر منصوبہ کے تحت فوج میں داخل ہوا تھا۔ اسے 6 مہینے قبل ہی آگرہ بھیجا گیا تھا۔ گزشتہ ماہ کی 3 تاریخ کو شری کانت چھٹی پر گھر آیا تھا۔ اس کے بعد وہ 13 جون کو واپس چلا گیا تھا۔ منگل کی شب تقریباً 1 بجے شری کانت کی موت ہو گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس کو شری کانت کی موت سے متعلق جانکاری بدھ کی صبح تقریباً 7 بجے دی گئی۔ بعد ازاں جمعرات کو شری کانت کے اہل خانہ کو اس موت کی جانکاری دی گئی۔

سنیتی چودھری نے 'وتسلیہ' ششو سدن کا دورہ کیا

لکھنؤ۔ 05 جولائی ۔، چیئرپرسن، ناردرن ریلوے ویمن ویلفیئر آرگنائزیشن (ہیڈ کوارٹر)، محترمہ سنیتی چودھری، شمالی ریلوے، لکھنؤ ڈویژن کے دفتر میں واقع واتسالیہ ششو سدن (کرچ) پہنچیں۔ انہوں نے بچوں کو دی جانے والی سہولیات اور انتظامات کا بغور مشاہدہ کیا اور انہیں مزید بہتر بنانے کے لیے گھر کی صفائی، کھانے پینے کے انتظامات اور اس کے معیار، بچوں کی تفریح سے متعلق اشیاء، کا جائزہ لیا۔ انہوں نے بچوں کے آرام کرنے کی جگہ، پینے کے صاف پانی اور دیگر تمام ضروری سہولیات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں اور ان میں مسلسل اضافے کے بارے میں بات کی اور اس دوران بچوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے تمام انتظامات اعلیٰ معیار کے کرنے پر خصوصی زور دیا۔ صدر سنیتی چودھری کے لکھنؤ پہنچنے پر ان کا استقبال خواتین کی فلاح و بہبود تنظیم کی سکریٹری محترمہ موہتا گنگوار شرما نے کیا۔ اس پروگرام میں لکھنؤ کی تنظیم موجود تھی۔

نریندر مودی کی نئی حکومت میں مسلمانوں پر حملے کا نیا سلسلہ

شروتی شرما

لوک سبھا انتخابات میں نریندر مودی کی بی جے پی حکومت کو اکثریت نہ ملنے کے بعد مبصرین کا خیال تھا کہ اب ان کے انتہا پسند حامی کمزور ہوں گے اور مسلمانوں پر حملے کم ہوجائیں گے۔ لیکن ایسا حقیقت میں ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا۔ انتخابی نتائج کے بعد ملک بھر میں مسلمانوں پر حملوں میں اضافے کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ خصوصی طور پر اگر انتخابی مہم کا تجزیہ کیا جائے تو اُن دو مہینوں میں تشدد میں کے واقعات کم ہوئے تھے۔

دی وائر نے سال 2024 کو تین حصوں میں تقسیم کر کے مسلمانوں کے خلاف تشدد کا جائزہ لیا ہے؛

جنوری-مارچ

اپریل-مئی

چار جون 20 جون

وہ واقعات جو 4 جون سے 20 جون کے درمیان پیش آئے

چھتیس گڑھ میں گئو رکشکوں نے تین مسلم نوجوانوں کو مارڈالا

چھتیس گڑھ کے رائے پور میں 7 جون کو، دو مسلمانوں چاند میاں خان (23) اور گڈو خان (35) کو گئو رکشکوں نے اس وقت پیٹ پیٹ کر ہلاک کردیا، جب وہ ایک ٹرک میں بھینسوں کے ساتھ یوپی کے سہارنپور سے اڑیسہ جارہے تھے۔ ان کے ساتھی صدام قریشی (23) اس حملے میں بری طرح زخمی ہوئے اور 10 دن بعد ہسپتال میں ان کی موت ہوگئی۔ چاند میاں اور صدام سہارنپور کے رہنے والے تھے اور گڈو خان شاملی کے۔

چوری کے شبہ میں ایک شخص کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کردیا گیا

علی گڑھ میں ایک 35 سالہ شخص محمد فرید عرف اورنگ زیب کو ہجوم نے مبینہ طور پر چوری کے الزام میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ پولیس کے مطابق فرید پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اسے مبینہ طور پر کپڑوں کے ایک تاجر کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس معاملے میں چار لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ہماچل پردیش میں بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد کے ارکان نے مسلم دکاندار پر حملہ کیا

سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو میں محمد عمر قریشی نامی شخص نے بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے لوگوں پر مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ انہوں نے اس سے پیسے لوٹے اور انہیں جئے شری رام کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا۔

متاثرہ قریشی، جو یوپی کے میرٹھ کے رہنے والے ہیں اور ایک ریہڑی لگاتے ہیں، نے بتایا کہ حملہ آوروں نے انہیں پیٹتے ہوئے کہا، 'اب ہماری سرکار آگئی ہے۔ مسلمانوں کا اب وجود نہیں رہنے دیا جائے گا۔' قریشی نے الزام لگایا کہ شکایت کے باوجود پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔

تلنگانہ کے میڈک ضلع میں دائیں بازو کے ہجوم نے مدرسے پر حملہ کیا

خبروں کے مطابق، بقرعید کے موقع پر منہاج العلوم مدرسہ انتظامیہ کی جانب سے مویشی خریدنے کے بعد دائیں بازو کی تنظیموں کے ارکان نے مدرسے پر حملہ کردیا۔ اس میں کئی لوگ زخمی ہوئے جنہیں علاج کے لیے مقامی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ بعد میں ہجوم نے اسپتال پر بھی حملہ کیا اور پتھراؤ کیا۔

مدھیہ پردیش میں فریج میں بیف ملنے پر پولیس نے مکانات کو منہدم کیا

ایم پی کے ایک پولیس افسر کے مطابق، گائے کے گوشت کی غیر قانونی تجارت کے خلاف کریک ڈاؤن کے تحت قبائلی اکثریتی منڈلا میں 'سرکاری زمین' پر 11 لوگوں کے بنائے ہوئے مکانات مسمار کردیے گئے۔ منڈلا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ خفیہ اطلاع ملی تھی کہ نین پور کے بھینوا ہی علاقے میں بڑی تعداد میں گائے کو ذبح کرنے کے لیے یرغمال بنایا گیا ہے، جس کے بعد کارروائی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ تمام 11 ملزمان کے گھروں سے گائے کا گوشت برآمد کیا گیا تھا۔

ہماچل پردیش میں ہندوتوا ہجوم نے پولیس کی موجودگی میں مسلمانوں کی دکان میں لوٹ پاٹ کی

گزشتہ 19 جون کو ہماچل پردیش کے شہر ناہن میں مسلمان کے کپڑے کی دکان میں اس لیے توڑ پھوڑ اور لوٹ پاٹ کی گئی کہ اس شخص نے اپنے وہاٹس ایپ اسٹیٹس پر قربانی کے جانوروں کی تصویریں پوسٹ کی تھیں۔ مشتعل بھیڑ نے دعویٰ کیا کہ یہ گائے کا گوشت ہے۔ رپورٹ کے مطابق، واقعے کے دوران پولیس خاموش تماشائی بنی رہی جبکہ ہجوم میں موجود سینکڑوں لوگ 'ایک ہی نعرہ، ایک ہی نام، جئے شری رام' کے نعرے لگارہے تھے۔ کئی سالوں سے ناہن میں کاروبار کررہے دکان کے مالک جاوید سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس کے بعد پولیس کی جانچ میں ثابت ہوا کہ وہ تصویریں گائے کی نہیں تھیں۔

مغربی بنگال میں مندر کے قریب گوشت پھینکنے پر ہجوم نے مسلم نوجوان کو زدوکوب کیا

گزشتہ 17 جون کو عید کے دن مغربی بنگال کے بیر بھم ضلع کے نوآپورہ گاؤں میں ہجوم نے مسلم نوجوان طوفان شیخ (19) کو ایک مندر کے قریب گوشت پھینکنے کے شبہ میں ستون سے باندھ کر بے دردی سے پیٹا۔

اس معاملے میں نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی اور 9-10 لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ متاثرہ کے بڑے بھائی نے بتایا کہ شیخ موٹر سائیکل پر قربانی کا حصہ بانٹنے کے لیے اپنے ایک رشتہ دار کے گھر جارہا تھا جب تھیلے سے گوشت کا ایک پیکٹ سڑک پر گر گیا۔ جب اس نے اس کو اٹھانے کے لیے یوٹرن لیا تو ہجوم نے اسے گھیر لیا اور جان بوجھ کر مندر کے سامنے گوشت پھینکنے کا الزام لگایا۔ ان معاملوں کے علاوہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران مسلمانوں پر مظالم کے کئی اور واقعات سامنے آئے۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے بعد مسلمانوں کے خلاف تشدد میں اچانک اضافے کی وجوہات کے بارے میں مسلمانوں پر مظالم کا ریکارڈ رکھنے والی ویب سائٹ ہندوتوا واچ کے بانی رقیب نائیک نے کہا کہ مودی حکومت کے کمزور ہونے کی وجہ سے مسلمانوں پر ہونے والے میں مظالم گراوٹ واقع ہوگی، اس کا امکان بہت کم ہے۔ اس طرح کے جرائم اسی وقت کم ہوں گے جب تمام ریاستوں سے بی جے پی کا خاتمہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسا ہونے کا امکان کم ہے کیونکہ مسلمانوں کے خلاف نفرت سماج کی جڑوں تک پھیل چکی ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسے ٹھیک ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔ جرائم میں اچانک اضافہ پر انہوں نے کہا، 'انتخابات میں بی جے پی کے اچھا مظاہرہ نہ کرنے کا ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہرایا جارہا ہے۔ ایک طرف ہندوتوا کے حامی کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا ووٹ نہیں چاہتے تو دوسری طرف بی جے پی کو ووٹ نہ دینے پر انہیں ہراساں کرتے ہیں۔' ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ انتخابی مہم کے دوران پی ایم مودی جیسے بڑے لیڈر کی طرف سے کی گئی فرقہ وارانہ بیان بازی تشدد کرنے والوں کے حوصلے بلند کرتی ہے۔

اپریل اور مئی میں مسلمانوں پر حملے نسبتاً کم ہوئے

دی وائر نے ان دو مہینوں میں شائع ہونے والی خبروں کا جائزہ لیا تو پایا کہ عام انتخابات کے دوران اپریل مئی میں ملک بھر میں مسلمانوں پر حملے نسبتاً کم ہوئے۔

کیمپس میں ہندو دوستوں کے ساتھ گھومتے مسلمان طالبعلم کی پٹائی نیوز لانڈری کی ایک رپورٹ کے مطابق، 7 اپریل کو ساوتری بائی پھولے پونے یونیورسٹی کے سال اول کے طالبعلم جنید جمعدار اور اس کے ساتھ گھوم رہے لوگوں (ایک مرد اور دو خواتین) کو کچھ غنڈوں نے روکا اور شناختی کارڈ دکھانے کو کہا۔ شناختی کارڈ دیکھنے کے بعد ان غنڈوں نے جنید کی طرف رخ کیا۔ جنید نے بتایا کہ انہوں نے پوچھا کیا میں مسلمان ہوں؟ جب میں نے ہاں کہا تو انہوں نے پوچھا 'تم یہاں ہندو لڑکیوں کے ساتھ کیا کررہے ہو؟ لو جہاد کرنے آئے ہو؟' اس سے پہلے کہ جنید کچھ جواب دے پاتا، انہوں نے انہیں مارنا شروع کردیا اور کہا کہ کالج چھوڑ دو ورنہ جان سے مار ڈالیں گے۔ دعویٰ ہے کہ وہ لوگ وی ایچ پی کے رکن تھے، جنہوں نے جنید کے ساتھ موجود دو لڑکیوں کو بھی مسلمان لڑکوں سے دور رہنے کی دھمکی دی تھی......

مویشی کے تاجروں کے ساتھ مار پیٹ

اڑیسہ کے بالیشور میں بندے نواز نامی شخص پر وجئے پورہ سے بالیشور مویشیوں کو لے جانے کے دوران بجرنگ دل کے 10-15 ارکان نے گائے کی اسمگلنگ کے الزام میں حملہ کرکے بری طرح زخمی کردیا۔

ہندوتوا ویب سائٹ کے ذریعے نشانہ بنائے جانے کے بعد ممبئی کی پرنسپل کو برخاست کیا گیا

ممبئی کے ایک نجی اسکول کی پرنسپل پروین شیخ کو فلسطین کی حمایت میں ایک پوسٹ لائیک کرنے کی وجہ سے اسکول سے نکال دیا گیا۔ گزشتہ 24 اپریل کو اوپ انڈیا نام کی ایک ویب سائٹ نے شیخ کے خلاف ایک اسٹوری چلائی تھی، جس میں شیخ کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لائیک کی گئی پوسٹ کی بنیاد پر 'حماس کی حمایتی'، 'ہندو مخالف' اور 'اسلامسٹ عمر خالد' کا حامی ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اوپ انڈیا نے سوشل میڈیا پر اسکول پرنسپل کے خلاف مہم بھی چلائی، جس کے بعد اسکول انتظامیہ نے انہیں اسکول سے نکال دیا۔

گجرات میں گئو رکشکوں کے ذریعے ایک مسلمان شخص کی لنچنگ

اسی طرح 22 مئی کو گجرات کے بناس کانٹھا میں ایک ڈرائیور کے ساتھ بھینسیں لے جارہے مشری خان بلوچ نامی ایک مسلمان شخص کو گئو رکشکوں نے مبینہ طور پر پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ بلوچ کے بھائی نے بتایا کہ گئو رکشکوں نے گاڑی کا تعاقب کیا اور انہیں روکا، 2 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور ان کے ساتھ مار پیٹ شروع کردی، ڈرائیور کسی طرح فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا لیکن ہجوم نے بلوچ کو بے دردی سے مارا جس سے ان کی موت ہو گئی۔ رقیب نائیک کے مطابق، انتخابات کے دوران تشدد میں کمی کی سب سے اہم وجہ یہ تھی کہ اس دوران بجرنگ دل، وی ایچ پی اور دیگر ہندوتوا تنظیمیں انتخابات میں مصروف تھیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ انتخابات کے دوران ملک بھر میں ضابطہ اخلاق کا نفاذ ہوتا ہے، اس دوران جرائم کرتے ہوئے پکڑے جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، اسی خدشے کی وجہ سے تشدد کے واقعات کم ہوئے۔

یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ انتخابی مہم کے دوران تشدد کے واقعات کم ہوگئے تھے۔ دراصل زبانی طور پر اور اشتعال انگیز تقریروں کے ذریعے تشدد کے واقعات رونما ہوئے، جنھیں وزیر اعظم اور بی جے پی کے دوسرے بڑے لیڈران انجام دے رہے

جنوری تا مارچ

جنوری-فروری کے مہینے میں ملک بھر میں مسلمانوں پر مظالم کے کئی واقعات رپورٹ ہوئے۔ کئی ایسے واقعات سامنے آئے جہاں پولیس نے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔

بدایوں میں گائے ذبیحہ کے شبہ میں پولیس نے مسلم نوجوان کو نشانہ بنایا

یوپی کے بدایوں شہر میں، ایک چوکی کے انچارج سمیت پانچ پولیس اہلکاروں پر گئو کشی کے الزام میں مسلم نوجوان کے ساتھ مبینہ طور پر مار پیٹ کرنے کا الزام لگا تھا، بعد میں خبروں سے پتہ چلا کہ پولیس نے متاثرہ شخص کو کوئی اور شخص سمجھ کر اٹھایا تھا۔ بائیس سالہ متاثرہ کی والدہ نے الزام لگایا کہ پولیس نے ایک سب انسپکٹر کی سربراہی میں اس کے بیٹے کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا، جس میں جسم کے حساس حصوں میں چھری ڈالنا اور بار بار بجلی کے جھٹکے دینا شامل تھا۔

ممبئی کے میرا روڈ میں مسلمانوں کی دکانیں توڑی گئیں

وہیں، 21 اور 22 جنوری کو رام مندر کی پران-پرتشٹھا کی تقریبات کے حوالے سے منائے جارہے جشن کے دوران ممبئی سے متصل میرا روڈ پر اور ریاست کے کئی دیگر حصوں میں مسلم مخالف نعرے لگائے گئے اور جھڑپیں ہوئیں۔ پولیس نے مبینہ طور پر ہندوؤں کی ایک ریلی کو مسلم علاقے میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں دونوں فریقوں کے درمیان کشیدگی اور جھڑپیں ہوئیں۔ ریلی میں اشتعال انگیز اور نسل کشی کے نعرے لگائے گئے تھے۔ تشدد کے بعد میرا بھیندر میونسپل کارپوریشن (ایم بی ایم سی) نے میرا روڈ پر نیا نگر میں مبینہ غیر قانونی ڈھانچوں، جو مسلمانوں کی ملکیت تھیں، کے خلاف بلڈوزر کارروائی کی۔

مسلم نوجوان کی برہنہ پریڈ، پرائیویٹ پارٹ میں آگ لگانے کی کوشش

تلنگانہ کے کومودی میں ایک مسلم نوجوان کو مبینہ طور پر سوشل میڈیا پر بھگوا جھنڈے کی توہین کرنے والی ریل پوسٹ کرنے کے الزام میں پیٹا گیا اور برہنہ پریڈ کرائی گئی۔ الزام ہے کہ اس کے پرائیویٹ پارٹس کو جلانے کی کوشش بھی کی گئی۔

پولیس نے مسلم نوجوان کی جان لی، انکاؤنٹر بتایا

وہیں، 16 جنوری کو مظفر نگر کے کھتولی کے رہنے والے ایک مسلمان شخص کو پولیس نے مبینہ طور پر قتل کردیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ چور تھا اور اسے انکاؤنٹر میں مارا گیا جبکہ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ اس کا چوری سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور اسے بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب 23 سالہ متین اپنے ٹھیلے کے لیے سبزی خریدنے نکلا تھا۔ اہل خانہ کے مطابق، دوپہر میں متین نے انہیں نامعلوم نمبر سے فون کیا اور کہا کہ اسے پولیس نے گولی مار دی ہے اور وہ میرٹھ کے میڈیکل اسپتال میں ہیں۔ ہسپتال پہنچنے پر اہل خانہ نے متین کو شدید زخمی حالت میں پولیس اہلکاروں کے گھیرے میں پایا۔ پولیس نے انہیں متین سے ملنے کی اجازت نہیں دی اور اس نے دم توڑ دیا۔

ہلدوانی: مندرسہ اور مسجد میں توڑ پھوڑ کے بعد چھ مسلمانوں کی موت

اتراکھنڈ کے ہلدوانی کے بن بھول پورہ علاقے میں ایک مدرسہ اور مسجد پر بلڈوزر کارروائی کے بعد مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپوں کے درمیان وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کے دیے گئے شوٹ ایٹ سائٹ کے آرڈر کے بعد چھ افراد کی گولی لگنے سے موت ہوگئی۔ بلڈوزر کی کارروائی کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی تھی اور اطلاعات کے مطابق پولیس نے لوگوں کو گولی مارنے کے لیے مشین گن کا استعمال کیا تھا، مقامی لوگوں کے مطابق، ہندو ہجوم نے بھی پولیس کے ساتھ مل کر پرتشدد واقعات کو انجام دیا۔ رقیب نائیک نے اس وقت مسلمانوں کے خلاف ہونے والے تشدد کو رام مندر کے پران-پرتشٹھا کی تقریب سے جوڑا۔ انہوں نے کہا، 'جب بھی ایسی مذہبی سرگرمیاں ہوتی ہیں، مذہب کی بنیاد پر تشدد میں اضافہ دیکھا جاتا ہے۔' ایک اور وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ان مہینوں میں لوک سبھا انتخابات کی تیاریاں عروج پر تھیں اور کچھ سیاسی پارٹیاں برادریوں کے درمیان ماحول خراب کرکے اپنی روٹی سینکتی ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے خلاف تشدد میں اضافے کو انتخابات سے بھی جوڑا جاسکتا ہے۔ نیوز ویب سائٹ مسلم مرر نے مارچ میں ایک رپورٹ جاری کی تھی، جس میں مذکورہ تقریب کے بعد ملک بھر میں مسلمانوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافے کا ذکر کیا گیا تھا۔ تاہم، ابھی تک کوئی سرکاری اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں، لیکن اخبارات اور نیوز پورٹلز میں دستیاب رپورٹس بتاتی ہیں کہ جنوری سے مارچ تک مسلمانوں کے خلاف تشدد کے متعدد واقعات پیش آئے۔ اپریل اور مئی میں ایسے معاملات میں کمی آئی اور جون کے مہینے میں اس میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اپوروانند کا کہنا ہے کہ انتخابات کے دوران پرتشدد سرگرمیوں کو انجام دینے والے لوگ مصروف تھے، انتخابات ختم ہونے کے بعد وہ پھر سے اپنی فطری سرگرمیوں میں مشغول ہوگئے، جس کے بعد تشدد کے واقعات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ انتخابات کے دوران کم تشدد کے بارے میں انہوں نے کہا، 'ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ تشدد میں کمی آئی ہے، انتخابات کے دوران تشدد مختلف طریقے سے ہوا۔ اور یہ تشدد وزیر اعظم اور بی جے پی کے دوسرے بڑے لیڈر زبان کے ذریعے کررہے تھے۔ وہ لوگ کھلے عام مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کررہے تھے، یہ بھی تشدد کی ایک قسم ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ آنے والے وقتوں میں مسلمانوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ بی جے پی کے حامیوں کو لگتا ہے کہ مسلمانوں نے بی جے پی کو کمزور کیا ہے، اس لیے انہیں سزا دی جائے گی۔

ورلڈ چمپئن ہندوستان اور.....

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

ہندوستان T-20 ورلڈکپ چمپئن بن گیا۔ 11 سال کے طویل وقفہ کے بعد چمپئن شپ ٹرافی حاصل کرنے پر ملک اور بیرون ملک کے ہندوستانی شائقین کرکٹ کے ساتھ دوسرے ممالک کے شہریوں نے بھی ہندوستان کو کرکٹ کی دنیا کا "بادشاہ" تسلیم کرلیا ہے۔ 1983ء میں کپل دیو کی قیادت میں ٹیم انڈیا نے انگلینڈ کی سرزمین پر فتح کے جھنڈے گاڑتے ہوئے انہیں احساس دلایا تھا کہ تم نے جس سرزمین پر حکومت کی اب وہی تمہاری سرزمین پر فتح یاب ہوئے ہیں۔ 2007ء میں ایم ایس دھونی نے آسٹریلیاء کی سرزمین پر T-20 ورلڈکپ جیت کر کرکٹ کی دنیا کی ناقابل تسخیر سمجھے جانے والی ٹیم کے احساس برتری کو ختم کیا تھا اور اب امریکہ اور ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر "بھارتیوں" نے تمام ٹیموں کو تگنی کا ناچ نچایا ہے۔ بور بوڈا اس میں کھیلے گئے فائنل میں ٹیم انڈیا نے ساؤتھ آفریقہ کے حلق سے کامیابی کا نوالہ چھینا اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ہارتے ہارتے بازی جیت جائیں۔ روہت شرما کی کپتانی بلاشبہ لاجواب رہی' مگر ہندوستان کی کامیابی' ٹیم اسپرٹ اور اجتماعی کاوشوں کی بدولت رہی۔ ہر ایک کھلاڑی نے اپنا رول بخوبی سے نبھایا نہ چاہے وہ اکشر پٹیل ہو یا ارش دیپ سنگھ پورے ٹورنمنٹ کے کامیاب ترین اور اسوقت دنیا کے بہترین بولر جسپریت بومراہوں یا پھر کوہلی کی طرح فائنل میں کامیاب رہنے والے ہاردک پانڈیا کیوں نہ ہوں۔ ہر ایک نے اپنا رول خوبی سے نبھایا۔ سوپر لیگ میں ہندوستان کی کامیابی کی راہیں جنھوں نے ہموار کیں ان میں محمد سراج' کلدیپ یادو بھی قابل ذکر ہیں۔

ٹیم انڈیا کی کامیابی محض کامیابی نہیں بلکہ ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والی نئی اور نوجوان نسلوں کیلئے ایک سبق ہے کہ کس طرح سخت آزمائشی حالات میں خود پر کنٹرول رکھنا چاہیئے۔ حریف کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو' اس کا رویہ کتنا ہی جارحانہ کیوں نہ ہو' اسے کیسے قابو میں کیا جاسکتا' کس طرح ٹیم اسپرٹ سے کامیابی ملتی ہے' جس سے صرف ٹیم انڈیا نہیں ڈیڑھ سو کروڑ ہندوستانیوں کے سینے فخر سے پھول جاتے ہیں۔

ہاردک پانڈیا زیرو سے پھر ہیرو آئی پی ایل 2024 میں ہاردک پانڈیا ہندوستانی کرکٹ شائقین کیلئے "ویلن" بن گئے تھے۔ ممبئی انڈینز کی روہت شرما سے کپتانی چھین کر انیتا امبانی نے ہاردک پانڈیا کو سونپ دی تھی' جس سے روہت شرما کے چاہنے والے سخت ناراض تھے۔ گجرات کے شائقین کرکٹ بھی ان سے ناراض تھے کیوں کہ انہوں نے ممبئی انڈینز کی کپتانی کیلئے گجرات ٹائٹانس کی ٹیم چھوڑ دی تھی۔ پورے ٹورنمنٹ کے دوران ہاردک پانڈیا کے ساتھ اہانت آمیز سلوک ہوتا رہا' حتیٰ کہ ایک اسٹیڈیم میں کھیل کے دوران ایک کتا آگیا تو شائقین نے پانڈیا۔ پانڈیا پکارنا شروع کیا تھا۔ ہاردک پانڈیا نے ممبئی انڈینز کے کپتان کی حیثیت سے سابق کپتان اور ٹیم انڈیا کے کیپٹن ان کے سینئر ساتھی روہت شرما کے ساتھ میدان میں اچھا سلوک نہیں کیا تھا' پہلی بار انہیں فیلڈنگ کیلئے باؤنڈری پر کھڑا کردیا تھا جس طرح سے وہ روہت کو حاکمانہ انداز میں ہدایات دے رہے تھے اس سے ہاردک پانڈیا شائقین کے نظروں سے گر گئے تھے۔ آئی پی ایل ٹورنمنٹ میں ان کی اپنی پرفارمنس کمزور رہی' اور نجی زندگی میں بھی وہ مسائل کا شکار رہے کیوں کہ ان کی بیوی نے انہیں طلاق کی نوٹس دے دیدی تھی۔ ان حالات سے یقینی طور پر ہاردک نے سبق لیا اور اوپر والے کو بھی ان پر رحم آگیا۔

T-20 ورلڈکپ فائنل میں روہت شرما نے ان پر بھرپور اعتماد کیا' اور انہیں آخری اوور دے کر آزمائش میں ڈال دیا۔ ہاردک جنھوں نے مجموعی طور پر فائنل میں اچھی بولنگ کی' آخری اوور میں اپنے حواس قابو میں رکھے' اور جس طرح ساؤتھ آفریقن بیٹسمین پر دباؤ بنائے رکھا وہ لائق تحسین ہے۔ ساؤتھ آفریقہ کو آخری اوور یعنے چھ گیندوں پر 16 رن درکار تھے' ہاردک پانڈیا کے فل ٹاس وائیڈ بال کو میلر نے باؤنڈری کے پار بھیجنے کیلئے شاندار شاٹ لگایا' یہ یقینی طور پر چھکا ہوتا مگر وہاں سوریہ کمار یادو نے جس طرح سے یہ کیچ لیا' وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا' یہ کہا جاسکتا ہے کہ سوریہ کمار اگر یہ کیچ نہ لیتے تو جنوبی آفریقہ کے پاس یہ ورلڈکپ ہوتا۔ ہاردک پانڈیا زیرو ہی رہ جاتے ہیرو نہیں بنتے' بلکہ چیتن شرما جیسا حال ہوجاتا۔ بلاشبہ Catches Win the Matches سوریہ کمار کے کیچ نے 1983 کے فائنل کی یاد دلادی۔ مدن لعل کی گیند پر ویوین رچرڈز کا کیچ کپل دیو نے 32 میٹر تک دوڑتے ہوئے لیا تھا' اور وہی کیچ نے ہندوستان کو میچ جتوادیا تھا۔ جیت کے بعد ہاردک پانڈیا اور روہت شرما جس طرح سے بغل گیر ہوئے یہ منظر بھی بڑا جذباتی تھا۔ ہاردک پانڈیا نے یقینی طور پر اپنی حالیہ ناکامیوں سے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ فائنل میں آئی پی ایل والے ہاردک کی بجائے ایک مکمل طور پر تبدیل شدہ ہاردک نظر آئے۔ جہاں تک سوریہ کمار کے کیچ کا تعلق ہے اس کی جتنی تعریف ہورہی ہے' وہی اس پر اب تنقید بھی ہورہی ہے کہ سوریہ کمار کا پیر باؤنڈری کشن سے لگ چکا تھا' امپائرنگ پر بھی کافی نکتہ چینی جاری ہے۔ ساؤتھ آفریقہ کی بدقسمتی پر افسوس....

روہت۔ویراٹ

ویراٹ کوہلی اور روہت شرما نے تاریخ ساز کامیابی کے بعد T-20 فارمیٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا' یہ ہر ایک کھلاڑی کیلئے قابل تقلید ہے۔ عروج کی انتہاء پر پہنچ کر ریٹائرڈ ہوجانے سے تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ کیلئے محفوظ رہ جاتے ہیں۔ روہت شرما اور ویراٹ کوہلی کو بھی بلاشبہ ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ کے دو عظیم کھلاڑی ہیں' جنھوں نے اپنی صلاحیتوں کا ہر میدان میں ہر ٹیم کے خلاف اپنا لوہا منوایا ہے۔

T-20 میں سب سے زیادہ رن بنانے والے پہلے کھلاڑی روہت شرما او دوسرے نمبر پر ویراٹ کوہلی ہیں۔ روہت شرما پہلے کھلاڑی ہیں جنھوں نے T-20 فارمیٹ میں 5 سنچریاں اسکور کیں۔ انہوں نے 159 مچس میں 4231 رن اسکور کیئے۔ جبکہ کوہلی نے 125 مچس کھیلتے ہوئے 4128 رن بنائے ہیں۔ روہت شرما جو Hitman کے نام سے بھی مشہور ہیں' 2007ء میں ہندوستان کی سینئر ونڈے اور پھر T-20 ٹیم میں شامل ہوئے جبکہ ٹسٹ کیریئر کا آغاز نومبر 2013 میں کیا' حالانکہ 2006ء میں وہ انڈر 19 کی ٹیم میں شامل تھے جو ورلڈکپ کی رنر اپ رہی تھی۔ روہت شرما کا کیریئر نہایت شاندار رہے' کرکٹ کے ہر فارمیٹ میں کئی ریکارڈز ان کے نام ہیں' ان کی کپتانی میں ہندوستان نے T-20 کے 50 مچس جیتے ہیں۔ ان کی کپتانی میں ممبئی انڈینس نے پانچ مرتبہ IPL چمپئن شپ جیتی' وہ T-20 ورلڈکپ 2007ء اور آئی سی سی چمپئن شپ 2013 جیتنے والی ہندوستانی ٹیم میں شامل تھے' وہ 2007ء سے 2024ء تک T-20 ورلڈکپ کے ہر ایک میچ میں حصہ لیتے رہے۔ روہت شرما جنھوں نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹسٹ کیریئر کا شاندار سنچری سے آغاز کیا تھا' ونڈے انٹرنیشنل میں تین ڈبل سنچریاں اور ایک ہی ورلڈکپ ٹورنمنٹ میں پانچ سنچریاں بنانے کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ 2018ء اور 2024ء میں ان کی قیادت میں ہندوستان نے ایشیا کپ جیتا۔

روہت شرما جنھوں نے انٹرنیشنل کرکٹ میں 48 سنچریاں بنائی ہیں' ان میں ونڈے میں (31)' T-20 میں (5) اور ٹسٹ میں (12) سنچریاں شامل ہیں۔ سب سے زیادہ چھکے (612) لگانے کا بھی ریکارڈ ان ہی کے پاس ہے۔ اسی طرح ویراٹ کوہلی دنیا کے عظیم ترین بیاٹرس کی فہرست میں اوپر نظر آئیں گے۔ انٹرنیشنل کرکٹ میں 80 سنچریاں لگا چکے ہیں' ٹسٹ کرکٹ میں 7 ڈبل سنچریوں کے بشمول (29) سنچریاں' ونڈے میں (50)' اور T-20 مچس میں ایک سنچری شامل ہے' وہ روہت شرما کی طرح کامیاب کپتان تو نہیں ہیں مگر ایک کھلاڑی کی حیثیت سے کسی طرح کم بھی نہیں۔ جب بھی ٹیم کو ضرورت پڑی' ویراٹ کوہلی مرد بحران کی طرح ڈٹ جاتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف ان کا ریکارڈ ہمیشہ شاندار رہا' وہ U/19 کے کپتان رہے ان کی قیادت میں ہندوستان نے جونیئر ورلڈکپ جیتا تھا۔ آئی پی ایل میں بنگلور ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ کارکردگی کھلاڑی کی حیثیت سے بہتر رہی' کپتان کی حیثیت سے ناکام ثابت ہوئے۔ ویراٹ کوہلی اور روہت شرما کے بارے میں سچن ٹنڈولکر نے اپنے ریٹائرڈمنٹ کے وقت کہا تھا کہ ان کے ریکارڈ کو یہ دو کھلاڑی توڑ سکتے ہیں۔

1983ء کی یادیں

1983ء اور 2024 کی ہندوستانی ٹیم میں کافی فرق ہے' 1993ء میں کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا کہ ہندوستانی ٹیم سیمی فائنل تک بھی پہنچ پائے گی۔ اگر زمبابوے کے خلاف 17/5 رن کے اسکور پر کپل دیو 175 رن کی ناقابل شکست اننگز نہ کھیلتے تو شاید ہندوستان چمپئن نہ بنتا۔ 1983ء سے ہندوستان نے کرکٹ کے میدان پر اپنے اثرات دکھانے شروع کیئے۔ 40 برسوں میں ہندوستان کرکٹ کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن گیا۔ 1983ء تک کپل دیو' گواسکر جیسے کھلاڑیوں کی موجودگی کے باوجود یہ ٹیم احساس کمتری کا شکار تھی' کیوں کہ مالی وسائل محدود تھے۔ 2024 کی ٹیم کرکٹ کی دنیا میں اپنے مالی وسائل' IPL کی بدولت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ IPL نے ہر ملک کے کھلاڑیوں کو ہندوستان کا "مرید" بنادیا۔ IPL کی خاطر کئی کھلاڑیوں نے اپنی قومی ٹیم سے کنٹراکٹ ختم کردیئے اس کے علاوہ 2024 تک ہندوستانی ٹیم اپنی مسلسل فتوحات کی بدولت ہارٹ فیورٹ ٹیم بن چکی تھی' اسلئے اگر وہ چمپئن بن گئی ہے تو اس میں اب کسی کو حیرت اور تعجب نہیں۔

فائنل میں جنوبی آفریقہ کو شکست ایک طرح سے 1990 سے پہلے تک کی اس کی نسل پرستی کی پالیسی کے خلاف کامیابی ہے۔ اسی ساؤتھ آفریقہ کے خلاف گاندھی جی نے اپنی تحریک شروع کی تھی۔ خیر اب تو ساؤتھ آفریقہ بدل چکا ہے۔ نیلسن منڈیلا نے اس کی نسل پرستی کو ختم کروایا تھا۔

1983ء میں ہندوستان کو چمپئن بننے تک کپل دیو کی تاریخ ساز اننگز کی طرح 2024 کے فائنل میں ویراٹ کوہلی کی 76 رن کی اننگز ہے' اگرچہ کہ کپل دیو کی اننگز کا کوئی تقابل نہیں' جس طرح زمبابوے کے خلاف کپل دیو کا ساتھ سید کرمانی نے دیا تھا' ویراٹ کوہلی کا ساتھ اکشر پٹیل نے اپنی 47 رن کی اننگز سے دیا ہے۔ ایسی اور بھی بہت ساری یادیں ہیں..... اس کا ذکر پھر کبھی.....

افغانستان کرکٹ ٹیم

T-20 ورلڈکپ 2024ء میں افغانستان اور امریکہ کی ٹیموں نے بڑی اچھی پرفارمنس دی۔ افغان ٹیم پہلی بار سیمی فائنل میں داخل ہوئی۔ اس نے راشد خان کی قیادت میں بہترین مظاہرہ کیا' یہ وہ ٹیم ہے جو رفیوجی کیمپس میں پروان چڑھی' پاکستان اور ہندوستان نے مدد کی۔ اس نے پاکستان کو تب پچھاڑا اور بنگلہ دیش اور آسٹریلیاء جیسی ٹیموں کو شکست دی۔ افغانستان میں طالبان کے دوبارہ کنٹرول کے بعد اس کا مستقبل سوالیہ نشان تھا' مگر طالبان نے مینس کرکٹ میں مداخلت نہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مستقبل میں اس ٹیم سے بڑی بڑی ٹیموں کو خطرہ لاحق ہے۔

امریکی ٹیم

ورلڈکپ ٹورنمنٹ میں امریکی ٹیم نے بھی غضب ڈھایا۔ زیادہ تر ہندوستانی اور پاکستانی کھلاڑیوں پر مشتمل امریکی ٹیم نے کناڈا اور پاکستان کو شکست دے کر دھوم مچادی تھی۔ ہندوستانی نژاد مونک پٹیل کی قیادت میں امریکی ٹیم نے اپنی کارکردگی سے اشارہ دیا کہ اس کا مستقبل تابناک ہے۔ ٹورنمنٹ کی سب سے گھٹیا ٹیم پاکستانی ٹیم ثابت ہوئی' جو پہلے ہی راؤنڈ میں باہر ہوگئی۔ پی سی بی نے کرکٹرس کی تنخواہیں کم کردیں' ان کی مراعات واپس لے لیں' بابر اعظم پر میچ فکسنگ کے الزامات بھی عائد ہوئے۔ جس پر بابر اعظم نے ایک بلین روپئے کا ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب تک جو بابر اعظم کا ویراٹ کوہلی کو سے تقابل کیا کرتے تھے انہوں نے سوشل میڈیا پر غصہ نکالا اور کہا کہ کوہلی کی گرد تک بھی بابر نہیں پہنچ سکتا۔

☆☆☆

فون نمبر 9395381226:

اودھ نامہ

قدم جو الٹا پڑ گیا

راہل گاندھی کے خطاب کے دوران وزیر اعظم سمیت کابینہ کے وزراء نے فوری طور پر سوالات اٹھائے اور ان کا سوالات اٹھانا راہل گاندھی کے حق میں بہت اچھا ثابت ہوا کیونکہ انھیں اپنی باتوں کی صفائی کا موقع ملا اور بعض باتوں کی تفصیل میں جانے سے ارباب اقتدار کی مزید سبکی ہوئی۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے تو اسپیکر سے برسر اقتدار جماعت کے لئے حفاظت طلب کی۔ اس مطالبہ سے انھوں نے راہل گاندھی کی توہین نہیں کی بلکہ ایوان کی توہین کی اور اسپیکر اموبرلا اور ایوان دونوں پر سوالات قائم کردئے۔ آخر ایوان کے اندر ارباب اقتدار کا اپنے لئے حفاظت کا مطالبہ کیا معنی رکھتا ہے۔ یا یہ کہ یہ مطالبہ در پردہ کیا کہنا چاہتا ہے کہ۔ کیا یہ کہ وہ لوگ ایوان کے اندر محفوظ نہیں ہیں اور ان پر حزب اختلاف کی طرف سے زبانی حملہ کی بجائے جسمانی تشدد کا خدشہ لاحق ہے۔ اگر ہاں تو یہ تشدد کس قسم کا ہوسکتا ہے۔ اور راہل گاندھی اینڈ کمپنی کون سے اقدام کرسکتی ہے۔ جس کی بنا پر انھیں حفاظت کا مطالبہ کرنا پڑا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ کسی ملک کی برسر اقتدار جماعت اس ملک کے ایوان ہی میں محفوظ نہیں ہے۔

بہر حال 18 ویں لوک سبھا کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوگیا۔ اجلاس سے پہلے عوام کی نگاہیں کئی امور کی طرف مرکوز تھیں کہ اس میں کیا ہوگا اور اس میں کیا ہوگا۔ یہ معاملہ کیسے طے ہوگا اور وہ معاملہ کیسے طے ہوگا۔ ان میں پہلا معاملہ اسپیکر کے انتخاب کا تھا اور جب بغیر کسی ہنگامہ کے بی جے پی کے اوم برلا اسپیکر منتخب ہوگئے تو نظریں وہاں سے ہٹ کر صدر جمہوریہ کے خطاب کی طرف مڑ گئیں اور وہ بھی جب بغیر کسی سیاسی ہنگامہ کے اختتام پذیر ہوا تو عوام کی نظریں راہل گاندھی کے خطاب پر ٹکیں پھر وہ بھی ہنگاموں کے ساتھ مکمل ہوگیا اور اب عوام کی نگاہیں حکومت کے سیاسی اتحادیوں کے اگلے قدم پر ٹک گئی ہیں۔ اس درمیان لالو یادو پرساد نے ایک میٹنگ میں دعویٰ کیا ہے کہ موجودہ مرکزی سرکار اگست تک ہ چل سکے گی۔ لالو یادو ایک بہت سینئر لیڈر ہیں اس لئے ان کی بات کو سرسری سمجھنے کی بھول نہیں کرنا چاہئے لیکن کبھی کبھی آدمی مخالفت میں بیس لیس باتیں بھی کہہ جاتا ہے۔ اسی طرح لالو یادو کا یہ بیان ہے کہ سرکار اگست کا مہینہ پار نہیں کرسکے گی۔ لیکن کیوں اس بابت انھوں نے کوئی ٹھوس وجہ کا ذکر نہیں کیا، اس لئے لالو یادو کا یہ دعویٰ محض ایک خیالی شوشہ ہے۔ فی الحال حکومت میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں جس سے یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ حکومت جانے والی ہے۔ جس طرح سے بھاجپا نے سارے اہم قلمدان اپنے پاس رکھے ہیں اور ان کے اتحادیوں کی خاموشی سے یہ لگتا ہے کہ بھاجپا کو ان کے تعاون سے زیادہ خود انھیں بھاجپا کا تعاون درکار ہے۔

اختتام پذیر ہوئے پارلیمانی اجلاس میں سب سے زیادہ عوام کی توجہ کا مرکز قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کا خطاب اور وزیر اعظم کا جواب تھا۔ راہل گاندھی کے خطاب کے دوران بی جے پی کی جانب سے وزیر اعظم سمیت کابینہ کے وزراء نے فوری طور پر سوالات اٹھائے۔ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور کابینہ کی راہل گاندھی کے خطاب کے دوران مداخلت بی جے پی کی حکمت عملی کا حصہ تھی۔ اگر واقعی یہ حکمت عملی تھی تو اس کا بی جے پی کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا کیونکہ اس سے ایک تو بی جے پی کی گھبراہٹ نظر آئی اور دوسرا یہ کہ راہل گاندھی کو جواب دینے اور خود کو درست کرنے کا موقع مل گیا۔ اگر یہ جذباتی ردعمل تھا تو اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حکمراں جماعت راہل کے پہلے حملے ہی سے گھبرا گئی ہے، کیونکہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور وزیر دفاع جیسے طاقتور وزراء کو جواب نہیں دینا چاہئے تھا بلکہ ایسے معاملے میں اتحادی جماعتوں کے ارکان سے بیان دلوانا چاہئے تھا۔ بہر حال حزب اختلاف یعنی انڈیا نامی اتحاد جو پہلے سے ہی اس ہار کو اپنی جیت کی طرح پیش کررہا ہے اس کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی مداخلت کا فائدہ پہنچا اور پہلا اجلاس اس نے اپنے نام کرلیا۔ وزیر اعظم کے پاس بھی راہل گاندھی کے حملہ کے دو متبادل تھے ایک یہ کہ وہ خطاب تک خود کو محدود رکھتے اور حزب اختلاف کے ذریعہ اٹھائے گئے ایشوز کو نظر انداز کرتے یا پھر حزب اختلاف اور خاص طور سے کانگریس کو آڑے ہاتھوں لیتے۔ وزیر اعظم نے دوسرے متبادل کا انتخاب کیا اور انہوں نے اپنے دو گھنٹے سے زیادہ خطاب کے دوران کانگریس اور حزب اختلاف کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ وزیر اعظم شاید اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہے یا وہ سمجھنا نہیں چاہتے تھے کہ راہل گاندھی کی عوام میں مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ اس مقبولیت میں اس وقت مزید اضافہ ہونے لگا جب مودی جی اور ان کے کچھ ساتھیوں نے دوران انتخاب کانگریس اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا اور یہ کہنا شروع کیا کہ کانگریس آپ کی خواتین کے منگل سوتر چھین کر مسلمانوں کو دے دے گی۔ انکی جائداد چھین کر مسلمانوں میں بانٹ دے گی۔ ایوان کے اندر ان کے خطاب نے ان کی مقبولیت میں مزید اضافہ کردیا ہے۔

لوگ اب راہل گاندھی میں اپنی آواز کو دیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں، ان کی نظروں میں ان کا بہترین ترجمان اس وقت راہل گاندھی ہی ہیں۔ حکومت کے خلاف 10 سال کی ناراضگی اور حال ہی میں اختتام پذیر انتخابات میں حزب اختلاف کی پہلے کے مقابلے بہتر کارکردگی کی وجہ سے ضروری تھا کہ برسر اقتدار جماعت اپنے اعصاب پر قابو رکھتی لیکن اپنے رویہ اور جواب سے اس نے حزب اختلاف کو تقویت بخشی، جو کسی بھی حکومت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ راہل گاندھی ایوان میں اعصاب شکن لیڈر ثابت ہوئے ہیں۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

بوڑھوں کے لب پر پہرا

(حقائق پر مبنی)

عارف نقوی (برلن)

میرے نانا حافظ عبدالسلام کے آبا و اجداد عرب سے سیالکوٹ ہوتے ہوئے لکھنؤ آئے تھے اور فوجی و تجارتی خوبی اور پیشے کے زمیندار و مکاندار تھے۔ وہ حافظ قرآن تھے۔ اپنے بیٹوں اور مجھے بھی ویسا ہی بنانا چاہتے تھے۔ جمعہ کی نماز یا رمضان میں تراویح کے لئے ہم بچوں کو بھی زبردستی پڑوس کی خاندانی مسجد میں لے جایا کرتے تھے اور آخری صف میں کھڑا ہونے کی ہدایت کر کے خود عبادت میں ڈوب جاتے تھے۔ لیکن جب نماز شروع ہوجاتی تھی تو ہم بچے چپکے سے وہاں سے کھسک لیا کرتے تھے۔

لیکن وہی نانا جاڑوں میں ہمیں بڑے سے ہال میں لٹا کر، کوئلے کی انگیٹھی سے ہاتھ سینکتے ہوئے اور مونگ پھلیاں چبانے کو دیتے ہوئے الف لیلیٰ کی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ اور ہم بھوتوں، جناتوؤں اور سفید، لال، ہری پریوں

> کچھ اور ہوش سنبھالنے کے بعد دھلی میں جب مہاتما گاندھی کے چیلے پنڈت سندر لعل سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہندوستان کی پوری تاریخ کے باب کھول کر سامنے رکھنا شروع کر دئیے۔ یہاں تک کہ ثابت کرنے لگے کہ مغل بادشاہ اتنا برا نہیں تھا جتنا تاریخ میں لکھا ہے۔ اس نے تو ہندو مندروں کے لئے مدد تک کی تھی۔ لیکن تارخ کے یہ حقائق بہت کم یاد رہتے تھے اور جب ہمارے سامنے اورنگ زیب کی خامیوں کے قصّے سنائے جاتے تھے تو ہماری زبانیں بند ہو جاتی تہیں۔

کے حسن کے تصور میں کھو جایا کرتے تھے اور پریوں کو دیکھتے دیکھتے خراٹے لینے لگتے تھے۔ جب تک کہ فجر کی نماز کے لئے نہ جگا دئے جائیں۔ خاندان کے ایک دوسرے بزرگ، منشی دادا، میری دادی ہاجرہ بیگم کے چھوٹے بھائی، پنجابی ٹولے میں داخل ہونے والی 'فینس والی گلی' کی ایک مسجد کے امام اور موذن تھے۔ جن کی اذانیں میری والدہ بہت پسند تھیں، اپنی لمبی ڈاڑھی لئے ہم بچوں کے لئے دہشت تھے۔ اگر کوئی بچہ ہاتھ آ گیا تو اسے پکڑ کر اتنی لمبی نصیحتیں کرتے تھے کہ اسے تارے نظر آنے لگتے اور وہ ان سے پناہ مانگنے لگتا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی تو جب انھیں دور سے دیکھتا تو کہتا: "بھاگو جان خیر منایئے ان کنتم تعلمون" آ رہے ہیں۔

جب انھیں معلوم ہوا کہ میرے والد کو دل کا دورہ پڑا ہے تو شاہ مینا اسپتال میں ان کی عیادت کو گئے اور فرمایا:

"ہو گئیں غالب بلائیں سب تمام ایک مرگ ناگہانی اور ہے۔ تب سے میری والدہ نے انھیں سلام کرنا بھی بند کر دیا تھا۔ کیونکہ چند روز بعد میرے والد واقعی اس دنیا میں نہیں رہے تھے۔ میں بچپن میں سڑک چکبست روڈ پر اپنے چچا کے ساتھ رہتا تھا۔ روز صبح ۶ بجے 'جاگنگ' کو جاتا تھا۔ گھر سے دریائے گومتی اور وہاں سے ریزی ڈنسی کے پاس سے دوڑتا ہوا گھر لوٹتا تھا۔ چکبست روڈ کے آخری سرے پر بلرام پور اسپتال کے ڈھال کی طرف سے ایک پنڈت جی سفید دھوتی کرتہ پہنے، ہاتوں میں موٹی سی مالا لئے جپتے ہوئے گزرتے تھے۔ "رام رام رام"۔ مجھے دیکھ کر دور سے بلاتے تھے۔ "یہاں آیئے، یہاں آیئے۔" جب میں قریب جاتا تھا تو وہ شیکسپیر کا کوئی مشہور جملہ ادا کر کے اس کے مطلب پوچھتے تھے۔

میری انگریزی اتنی اچھی نہیں تھی۔ بغلیں جھانکنے لگتا تھا۔ پھر وہ اس فقرے کے مطلب سمجھاتے۔ شیکسپیر نے کب، کس ناٹک کے لئے اور کن حالات میں لکھا تھا۔ سب کچھ سمجھاتے۔ ۱۵، ۲۰ یا ۳۰ منٹ تک اور پھر کبھی نمستے اور کبھی آداب عرض کہکر آگے بڑھ جاتے۔ مجھے اتنا بھی وقت نہیں ملتا کہ ان کا نام پوچھ سکوں۔

آج بھی ان کا نام نہیں معلوم ہے۔ بس ان کا حلیہ اور انداز یاد ہے۔ جیسے کوئی فرشتہ مجھے کچھ علم دینے کے لئے آیا تھا۔

اسکول میں میرے اردو کے استاد باقر صاحب اور گھر پر انگریزی کے ٹیچر اخلاق احمد صاحب مجھے بہت کچھ سمجھانے کی کوشش کرتے تھے لیکن میں ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا اور بعد میں باقر صاحب سے ڈانٹ کھاتا اور اخلاق صاحب کان اینٹھتے۔

شام کو ۹ بجے کے بعد رات کا کھانا ہم سب گھر والے مل کر ایک ہی میز پر کھاتے تھے۔ میرے چچا سید مصباح الدین جنھوں نے، بقلول خود ایک بھی مصرعہ موزوں نہیں کیا تھا، ہمیں غالب، میر، سودا، اقبال، جگر، تلسی داس، کبیر، حافظ، سعدی اور عمر خیام کے اشعار سناتے، ان کے مطلب پوچھتے اور اس سے پہلے کہ ہم جواب دیں خود ہی تفصیل سے تشریح کرنے لگتے تھے۔ لیکن دوسرے دن میں ان کی تشریح کو بھول گیا ہوتا تھا۔ اور ان سے کتراتا تھا۔

میری دادی جنھوں نے اپنا بچپن کلکتے کے مٹیا برج میں جلاوطنی میں گزارا تھا، جہاں انگریز اودھ کے تاجدار واجد علی شاہ اور ان کے ساتھ دادی کے والد نواب منصرم الدولہ کو پکڑ کر لے گئے تھے۔ مجھے غدر (انقلاب ۱۸۵۷ء) اور پرانے حالت کے بارے میں بتانا چاہتی تھیں، لیکن میں اپنی جوانی کے جوش اور خود پر طاری کی ہوئی ترقی پسندی کے سبب کچھ نہ جان سکا۔

کچھ اور ہوش سنبھالنے کے بعد دہلی میں جب مہاتما گاندھی کے چیلے پنڈت سندر لعل سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے ہندوستان کی پوری تاریخ کے باب کھول کر سامنے رکھنا شروع کر دئے۔ یہاں تک کہ ثابت کرنے لگے کہ مغل بادشاہ اتنا برا نہیں تھا جتنا تاریخ میں لکھا ہے۔ اس نے تو ہندو مندروں کے لئے مدد تک کی تھی۔ لیکن تاریخ کے یہ حقائق بہت کم یاد رہتے تھے اور جب ہمارے سامنے اورنگ زیب کی خامیوں کے قصے سنائے جاتے تھے تو ہماری زبانیں بند ہوجاتی تھیں۔

غرضیکہ کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔ شاید یہ ان کی عمر کا تقاضا تھا۔ ان کے پاس علم، مشاہدات اور تجربات کا اتنا خزانہ تھا کہ وہ اپنی تسکین کے لئے ہم سے شیئر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ہماری نظر میں یہ سب خرافات تھی، ان کا سنکی پن تھا، خود کو زیادہ عقلمند ثابت کرنے کی چاہ اور خود نمائی بوڑھاپے کا اثر تھا۔ دلی ہی میں جب میں عوامی دور میں سجاد ظہیر صاحب کے ساتھ کام کر رہا تھا تو وہ اپنے پاکستان کے قیام اور ان پر وہاں جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس کی تفصیلات کے بارے میں بتانا چاہتے تھے۔ ان کے اندر کا مواد جوالہ مکھی کی طرح سے ابل رہا تھا جسے سمجھنے والا وہاں کوئی نہیں تھا، لیکن میری نظروں میں اس وقت ان باتوں کی اہمیت نہیں رہی تھی۔

بہت سے واقعات، تجربات اور مشاہدات ہیں۔ زندگی کی منزلیں ہیں۔ اب جبکہ میں ۹۰ برس سے تجاوز کر چکا ہوں تو سوچتا ہوں کیا پایا ہے اور کیا کھویا ہے۔ اب میں خود ایک بچہ بن کر بہت کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ اپنے استادوں، بزرگوں، دوسرے بچوں اور دوستوں سے لیکن آنکھیں جیسے سوکھنے لگی ہیں، ذہن ماؤف ہونے لگا ہے۔ یادداشتیں کمزور ہونے اور بہکنے لگی ہیں۔ اور سیکھنے کے لفظ کی اہمیت کا احساس بڑھتا جا رہا ہے۔ حال میں جب میں ایک تقریب میں کچھ کہہ رہا تھا تو میرے ایک دوست نے (جن کا میں نام نہیں لوں گا) میرے ایک قریبی دوست سے کہا کہ ان کے تجربات سے آپ کو کچھ سیکھنا چاہئے۔ کہنے کی نیت جو بھی ہو لیکن جملہ کڑوا اور حماقت کا تھا۔ تب سے میرے اس دوست نے سامنے آنا چھوڑ دیا ہے۔

جس دن میری ۹۰ ویں سالگرہ تھی میرے ایک دوست نے دوسرے دوست نما رشتے دار سے کہا: "میں بھی ان سے بہت کچھ سیکھ رہا ہوں۔ آپ کو بھی کچھ سیکھنا چاہئے۔" تب سے اس دوست نے بھی ملنا چھوڑ دیا ہے۔ ایک دوسرے دوست ہیں۔ سب کے سامنے مجھ کو اپنا استاد کہتے ہیں۔ لیکن بغیر دکھائے غلط اشعار پڑھتے ہیں اور مجھکو کہنا پڑتا ہے میں استاد نہیں خود شاگرد ہوں۔ اور حیرت کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی یہ کیوں نہیں کہتا۔ کہ تمھیں بھی ابھی بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ میں تو آج بھی محروم ہوں اور سیکھنے کی تمنا کرتا ہوں۔ لیکن پھر یاد آ جاتا ہے: ناداں دوست سے دشمن بہتر مجھ کو کہنے کا کیا حق ہے۔ میں بوڑھا ہوتا جاتا ہوں۔ بوڑھوں کے ہونٹوں پر تالے ہیں۔ ورنہ وہ بولے جاتے ہیں!

☆☆☆☆☆

نیدرلینڈز کے بادشاہ نے مانگی سیاہ فام برادری سے معافی

محمد حسن

میرا گیارہ سالہ بیٹا ارباب حسن جب اسکول سے واپس آتا ہے تو وہ اپنی اسکول کی پوری روداد ہم لوگوں کے ساتھ شیئر کرتا ہے۔ چونکہ ہم لوگ نیدرلینڈز کے نئے باشندہ ہیں۔ اس لئے ملک، تہذیب و ثقافت نیز یہاں ہر دن رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں وہ ہم لوگوں کو باخبر کرتا رہتا ہے۔ واضح رہے کہ یہاں ڈچ زبان میں سارے معاملات طے پاتے ہیں اور ہم اس زبان سے فلحال نابلد ہیں تاہم دھیرے دھیرے ہم بھی اس زبان میں بول چال کی کوشش کر رہے ہیں۔ ارباب کو اس ملک میں آئے ڈھائی سال ہوئے لیکن ایک سادہ ذہن کا حامی وہ چستی کے ساتھ اس زبان پر عبور حاصل کرتے ہوئے مقامی لوگوں کی طرح ڈچ بول اور سمجھ لیتا ہے نیز اس زبان کے بولنے اور سمجھنے میں ہماری رہنمائی بھی کرتا ہے۔ ڈچ اپنے ابتدائی اسکولوں میں ہی بچوں کو تازہ ترین صورتِ حال سے باخبر کرنے کے لئے ہر دن نیوز چینل دیکھاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب علم منتخب موضوعات پر آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

یکم جولائی ۲۰۲۴ کو جب وہ اسکول سے گھر واپس آیا تو اس نے بتایا کہ آج شہر میں "کیٹیکوٹی فیسٹیول" منایا جارہا ہے۔ بلکہ اس فیسٹیول سے منسلک چند لوگوں نے اسکول کا دورہ بھی کیا اور اس حوالے سے طالب علموں کے ساتھ بات چیت کی۔ ارباب کی بات سنتے ہی گذشتہ سال یکم جولائی کو ڈچ بادشاہ کی سیاہ فام برادری سے معافی مانگنے والی خبر میرے ذہن میں دستک دی۔ میں اس موضوع پر ایک مضمون تحریر کرنے کے متمنی تھا تا کہ اردو قارئین کو اس حوالے سے تفصیلی بتاؤں لیکن اُن دنوں چند مصروفیات کی وجہ سے مضمون تحریر کرنے سے قاصر رہا۔ خیر میں فارسی کے ان مقولہ پر ہمیشہ عمل پیرا رہتا ہوں "دیر اید درست اید"۔

نیدرلینڈز یورپ کا ایک ایسا ملک ہے جس کی ثقافت دنیا بھر میں مشہور ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا سا ملک جس کی کل اراضی ۳۳۵۰۰ مربع کیلومیٹر ہے۔ ایک اعداد و شمار کے مطابق اس ملک میں کل ۴۵۶ عجائب گھر ہیں۔ اس ملک کا دارالحکومت ایمسٹرڈیم ہے۔ یہ شہر ثقافت کی سرپرستی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ جس کی وجہ سے اس شہر کو ثقافت سے دلچسپی رکھنے والے لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ایمسٹرڈیم میں گذشتہ ۲۱ برسوں سے ہر سال یکم جولائی کو غلامی کے خاتمے کا قومی جشن منایا جاتا ہے۔ اس جشن کو شایانِ شان انداز میں منانے کے لئے مرکزی و مقامی حکومت نیز غیر سرکاری ادارے سمیت ڈچ شہری ہر ممکنہ تعاون کو یقینی بناتے ہیں۔ اس جشن کا نام "کیٹیکوٹی فیسٹیول" ہے جس کا مطلب ٹوٹی ہوئی زنجیر کے ہیں۔ جس کا مفہوم غلامی کی زنجیر توڑنے والا جشن ہوتا ہے۔

۱۶ ویں اور ۱۷ ویں صدی میں جنوبی افریقہ اور کیریبین خطوں میں نوآبادیاتی طرزِ عمل کے تحت ڈچ غلاموں کے تاجروں نے جبر و استبداد کی نظیر قائم کی تھیں اور ۰.۶ ملین سے زیادہ غلاموں کو خرید و فروخت کے طور پر استعمال کر کے اپنی سلطنت کو مالی اعانت فراہم کی تھی۔ اُس وقت بین الاقوامی دباؤ کے پیش نظر ۱۸۶۳ میں نیدرلینڈز میں باقاعدگی سے غلامی کے خاتمہ کا قانون منظور کیا گیا۔

اس واقعہ کے ۱۴۰ سال بعد نیدرلینڈز میں سرکاری طور پر قومی غلامی کی تاریخی مجسمہ کی نقاب کشائی کی گئی تا کہ غلامی کے منفی اثرات ساری دنیا پر واضح ہو جائیں۔ یہ پروگرام یکم جولائی ۲۰۰۲ میں منعقد ہوا جس میں نیدرلینڈز کی ملکہ بیٹریکس مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے موجود تھیں۔ بعد ازاں ۲۰۰۳ سے سیاہ فام برادری باقاعدگی کے ساتھ "کیٹیکوٹی فیسٹیول" کا اہتمام کرتے آرہے ہیں۔ اس فیسٹیول کے ذریعہ ان لوگوں نے نیدرلینڈز سے مانگ کی کہ ۱۶ ویں اور ۱۷ ویں صدی میں نوآبادیاتی طرزِ عمل کے ذریعہ ان کے آباؤ اجداد کو غلام بنا کر

کئے جانے والی تمام ظلم و جبر کا اعتراف کرتے ہوئے رسمی طور پر مذمت کی جائے۔ ان کے اس مانگ کو پورا کرنے کے لئے سابق وزیر اعظم مارک روٹے نے دسمبر ۲۰۲۲ میں حکومت کی جانب سے سیاہ فام برادری سے رسمی طور پر معافی مانگی تھی۔ اپنے معافی نامہ میں وزیر اعظم روٹے نے کہا تھا کہ "سچ تو یہ ہے کہ غلامی کی اذیت پہچانے والے کوئی بھی اب ہم میں زندہ نہیں تاہم ڈچ ریاست ان بے پناہ غلام بنائے گئے لوگوں اور ان کی اولادوں کے ساتھ کئے گئے تمام ناروا سلوک اور زیادتیوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے رسمی طور پر معافی کا طلبگار ہے۔" لیکن سیاہ فام برادری نے اس معافی کی نفی کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ بادشاہ خود اُس ناروا سلوک کی مذمت کرے۔

ایک قوم کی ترقی اور کامیابی میں اس کے سرپرست نیز اعلیٰ حکام کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ملک کا سربراہ تمام شہری کے مساوی حقوق کو یقینی بنائے نیز انہیں درپیش مسائل پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے خاطر خواہ حل تلاش کرے۔ ان ہی تمام نقطے کو سامنے رکھتے ہوئے بادشاہ ولیم الیگزینڈر نے فیصلہ کیا کہ وہ سیاہ فام برادری سے رسمی طور پر معافی کے خواستگار ہونگے۔ اس ضمن میں یکم جولائی ۲۰۲۳ کا وقت مقرر کیا گیا۔ بادشاہ بڑی ہی فیاضی اور وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عام جلسہ میں شرکت کے ذریعہ رسمی طور پر معافی مانگنے کا فیصلہ کیا۔ اس بات کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نایاب ہے۔ یکم جولائی ۲۰۲۳ کی صبح جب بادشاہ سیاہ فام برادری کی ایک دیرینہ مانگ کو پورا کرنے ایمسٹرڈیم پہنچتے تو یوں لگ رہا تھا کہ آسماں بھی اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کر رہا ہے۔

یہ سیاہ فام برادری کے لئے ایک تاریخی لمحہ تھا۔ وہاں موجود لوگوں کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ موسلا دھار بارش میں بادشاہ ولیم اسٹیج پر نمودار ہوئے۔ چند تعارفی کلمات کے بعد انہوں نے تاریخی تقریر کی۔ اپنی تقریر میں بادشاہ ولیم نے کہا کہ "میں یہاں آپ کے سامنے آپ کے بادشاہ اور حکومت کا حصہ بن کر کھڑا ہوں۔ آج میں ذاتی طور پر معافی مانگ رہا ہوں"۔ انہوں نے پھر سے ایک بار معافی کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ "میں ڈچوں کی جانب سے شروع کئے گئے غلامی جیسی ناروا لمحوں کو یاد کرتا ہوں نیز ان لوگوں کے انسانیت سوز جرائم کی مذمت کرتے ہوئے معافی کا طلبگار ہوں۔" یہ لمحہ دید کی قابل تھی۔ جب اس بات کو سیاہ فام برادری نے سنا تو وہ ایک دوسرے کے کاندھے میں سر رکھ کر خوشی کی آنسو بہانے لگے۔

ڈچ بادشاہ نیز ڈچ قوم نے یہ ثابت کر دیا کہ خواہ کسی طرح کی بھی جرم ہو اس کی تلافی ممکن ہے۔ ۱۶۰ سال کے بعد ڈچ بادشاہ کی رسمی طور پر معافی کا طلب سے انہیں یہ محسوس ہوا کہ یہ قوم اپنے کئے پر شرمندہ ہے اور وہ آگے کی جانب قدم بڑھانے کے لئے اپنے ہمسایہ سیاہ فام برداری کے تعاون کے خواہاں ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ڈچ اپنے بچوں سے اپنے آباؤ اجداد کی جانب سے کئے گئے ظلم و خطا کی پردہ پوشی نہیں کرتے اور ابتدائی اسکولوں میں ہی بچوں کو اس بارے میں باخبر کرتے ہیں تا کہ آنے والی نسل ان تمام چیزوں سے گریز کرے۔

دنیا میں معاشی استحکام والا ملکوں میں سے ایک ملک نیدرلینڈز ہے نیز عالمی خوشحالی کے معیار میں ڈچ عوام پہلے پانچ اقوام میں سے ایک ہے جہاں عوام خوشحال زندگی گذر بسر کر رہی ہے۔ ان ترقی کا اصل راز بادشاہ کی خموشی کے ساتھ باصلاحیت اور پختہ رہنمائی میں پنہا ہے اور یہ اس ملک کی ترقی کی مثبت پیمائش بھی۔

امید ہے ڈچ بادشاہ نے جس طرح بے نظیر مثال قائم کئے ہیں۔ دوسری اقوام جو اس طرح کے انسانیت سوز جرائم یا کارکردگی میں ملوث تھے وہ بھی اس مثال کی پیروی کرتے ہوئے اپنے کئے پر شرمندگی کا اظہار کرینگے اور مظلوم عوام سے رسمی طور پر معافی کے خواستگار ہونگے۔

ایمسٹرڈیم، دی نیدرلینڈز
ای میل:hasanhr@gmail.com

محبّت اور انسانیت کے شاعر: پدمشری انور جلالپوری

شیزا جلالپوری

یوم پیدائش-6 جولائی 1947
یوم وفات-2 جنوری 2018

انور صاحب نے اپنی شاعری کا آغاز 60 کی دہائی میں کیا-1962 میں ہند اور چین کی جنگ کے خلاف انھوں نے اپنی پہلی نظم لکھی-انھوں نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثر نگاری کے میدان میں بھی قدم رکھا-علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں ایم اے کرنے کے بعد اردو ادب میں اودھ یونیورسٹی سے ایم اے کیا اور جلال پور کے نریندر دیو انٹر کالج میں انگریزی ادب کے استاد کے طور پر تقریبا 38 برسوں تک درس و تدریس سے وابستہ رہے- انہوں نے ہمیشہ پیار محبت انسانیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا-

هم کاشی کعبہ کے راہی ہم کیا جانیں جھگڑا بابا
اپنے دل میں سب کی الفت اپنا سب سے رشتہ بابا
تم پیار کی سوغات لیے گھر سے تو نکلو
رستے میں تمہیں کوئی بھی دشمن نہ ملے گا

ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کے خالق پدمشری انور جلالپوری جو امن و آشتی اور صلح کل کے قائل تھے-وہ عالمی سطح پر ایک شاعر اور ناظم مشاعرہ کے طور پر مقبول ہیں-ان کی شاعری میں حقیقی زندگی کا عکس نظر آتا ہے، انور صاحب نے اپنے ہر شعر کے ذریعے قوم کو ایک پیغام دیا ہے- انھوں نے کائنات اور حیات کے تمام اہم موضوع کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا-انکے مزاج میں شائستگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی-محبت انکے خمیر میں گوندھی ہوئی تھی-انکی تخلیقات کی پرواز کافی بلند تھی-انکے اشعار میں ہمیں قومی یکجہتی کا نمایاں پہلو نظر آتا ہے، انکی شاعری میں انسانی دوستی اور قومی یکجہتی کے عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں-

انور صاحب کی انسانی دوستی کی مثال دیکھیے، انھوں نے اپنی غزلوں کے ایک مجموعے کا نام ہی (پیار کی سوغات) رکھدیا

،،انور صاحب کی شخصیت ہی محبت تھی، انکی گنگا جمنی مشترکہ تہذیب پر ان کے کچھ بے مثال اشعار

تم پیار کی سوغات لئے گھر سے تو نکلو
رستے میں تمھیں کوئی بھی دشمن نہ ملے گا

انور صاحب کے اخلاص کی ایک بہترین مثال

میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں سدا اخلاص کا پارس
اسی پتھر سے مٹی چھو کے میں سونا بناتا ہوں

انور جلالپوری کی شاعری حقیقت کی آئینہ دار تھی، انھیں انسانی ذہن کو پڑھنے کا ہنر بخوبی آتا تھا-

خوبصورت لب و لہجے کی فنکارانہ صلاحیت

میری فطرت ہی میں شامل ہے تضادات کے رنگ
زہر کا جام ہوں میں، شہد کی تاثیر ہوں میں

گنگا جمنی تہذیب کے نام یہ شعر دیکھیں

دوستو! عیاں دنیا کی حفاظت کے لئے
آب زم زم ہو تو گنگا جل بھی ہونا چاہئے

انور صاحب کی شاعری میں بچوں سے محبت والہانہ طور پر نظر آتی ہے-یہ اشعار دیکھیں

وہ یوں عبادت پروردگار کرتا تھا
تمام شہر کے بچوں سے پیار کرتا تھا،
پیمبروں کا سلیقہ تھا اسکی فطرت میں
وہ دشمنوں سے بھی ملتا تھا پیار کرتا تھا
شہر بھر کے سبھی بچوں سے محبت کرنا
ہم نے سیکھا ہے اسی طرح عبادت کرنا

ریاکاری اور دنیا کی بے ثباتی کے اس دور میں بھی انھوں نے اپنے اجداد کی رواجوں کو نہیں توڑا

اپنا کیسے بتائیں پرایا کہیں کسے
ہنس کر سلام کرنا یہاں کا رواج ہے

"انور صاحب اپنی قلم کے ذریعے ساری انسانیت کو بس محبت، وفا اور خلوص کا پیغام دینا چاہتے تھے، اس لئے کبھی کبھی قوم کی بے خیالی اور بے راہ روی دیکھ کر انکا قلم بے ساختہ چیخ اٹھتا تھا"

کتنے عیسیٰ ہیں مگر امن و محبت کے لئے
اب کہیں بھی کوئی مصلوب نہیں ہوتا ہے

انور صاحب کی تخلیقانہ صلاحیت کا لوہا دنیا نے تب مانا جب انھوں نے گیتا کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا اور ساتھ میں رابندر ناتھ ٹیگور کی کتاب گیتانجلی کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا،- یہ انکی گنگا جمنی تہذیب کی محبتوں کی زندہ مثال ہے-

انور جلالپوری کا مطالعہ بہت وسیع اور مشاہدہ بہت گہرا تھا-ان کے چند شعری و نثری تصانیف درج ذیل ہیں-

مجموعہ غزلیات

1-کھارے پانیوں کا سلسلہ (مجموعہ غزلیات)
2-خوشبو کی رشتہ داری (مجموعہ غزلیات)
3-ادب کے اکشر (مجموعہ غزلیات)
4-پیار کی سوغات (مجموعہ غزلیات)

منظوم تراجم:

1- اردو شاعری میں گیتا (منظوم ترجمہ اردو اور دیوناگری)
2-اردو شاعری میں گیتانجلی
3-اردو شاعری میں رباعیات خیام
4-توشہء آخرت (قرآن کے تیسویں پارے کا منظوم ترجمہ)

حمد و نعت کی شاعری

1-ضرب لاالہ (نعتیہ مجموعہ)
2-بعد از خدا (نعتیہ مجموعہ)
3-حرف ابجد (نعتیہ مجموعہ)
4-جمال محمد (منظوم سیرت رسول ﷺ)
5- راہرو سے رہنما تک (منظوم سیرت خلفائے راشدین)

نثر کی کتابیں

1-روشنائی کے سفیر (ادبی مضامین)
2-اپنی دھرتی اپنے وگ (ادبی، سیاسی، وسماجی مضامین)
3-قلم کا سفر (شعری اور ادبی مضامین)
4-سفران ادب (شعری، ادبی، ثقافتی مضامین)

"انور جلالپوری صرف ایک ناظم اور شاعر ہی نہیں تھے بلکہ بیک وقت وہ ایک مصلح، ایک مفکر، ایک ادیب، ایک خطیب، فقیہ، مبلغ، معلم، عالم، فاضل، ٹیچر بھی تھے اور ٹیوٹر بھی تھے، ایک لکچرر بھی تھے اور پروفیسر بھی تھے۔

"انور صاحب کو اردو، ہندی، انگریزی، عربی، فارسی اور سنسکرت کی زبانوں پر عبور حاصل تھا-"اکبر دی گریٹ" سیریل انکے فن کا بے مثال نمونہ ہے-"جمال محمد" "ضرب لاالہ" "حرف ابجد" "بعد از خدا" جیسے حمد یہ اور نعتیہ مجموعے انکی مذہب سے گہری وابستگی کے مظہر ہیں-"عم پارہ" کا منظوم ترجمہ انکی گہری علمی و مذہبی افتاد کا ضامن ہے- ترجمہ نگاری کے فن پر انکو بے پناہ دسترس حاصل تھی- "اردو شاعری میں گیتا" اردو شاعری میں" گیتانجلی" اور عمر خیام کی رباعیات کسی تعارف کی محتاج نہیں-خلفائے راشدین کی منظوم سیرت" راہرو سے رہنما تک" مذہب سے ان کی گہری وابستگی کی نمائندگی کرتا ہے-علاوہ ازیں" کھارے پانیوں کا سلسلہ" خوشبو کی رشتہ داری" جاگتی آنکھیں" پیار کی سوغات اور انکے متعدد شعری مجموعے میں انکی شعری بصیرت اور صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے-

بھگوت گیتا کی مقبولیت نے انور صاحب کو ایک ناظم اور شاعر کے ساتھ ایک کامیاب مترجم کی صف میں لا کھڑا کیا،-بھگوت گیتا کے منظوم ترجمے نے ہندو مسلم ایکتا کی مثال قائم کی، اور انکی مقبولیت میں بے پناہ اضافے کا سبب بنی-یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ کچھ وقت کے لئے انکی یہ کتاب انکی شاعری اور نظامت پر بھی بھاری پڑ گئی

انور صاحب مدرسہ بورڈ اتر پردیش لکھنؤ کے سابق چیرمین، خواجہ معین الدین چشتی اردو عربی فارسی یونیورسٹی لکھنؤ کے ایگزیکیٹیو کے رکن، قانون اتھارٹی ضلع امبیڈکر نگر کے سابق رکن، حج کمیٹی اتر پردیش اور اردو اکیڈمی اتر پردیش کی ایگزیکیوٹی کے سابق رکن کے علاوہ مرزا غالب انٹر کالج جلالپور امبیڈکر نگر اتر پردیش کے بانی، صدر اور منیجر کے عہدے پر فائز تھے-

جب تک شعر و ادب کی محفلیں زندہ رہیں گی، انور جلالپوری کا نام سنہری حرفوں میں لکھا جاتا رہے گا-امید کرتی ہوں کہ اردو شعر و ادب کے دلدادہ اس تحریر سے لازمی فیضیاب ہوں گے-

جلالپور امبیڈکر نگر (اتر پردیش)

ناظمؔ شکارپوری کا نظمِ شعر و سخن

ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہر عہد کی شاعری اپنی پچھلی شاعری سے مختلف اور منفرد ہوتی ہے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ یکسر روایت کو بھلا دینا آسان ہے۔ کہیں نہ کہیں شعوری یا لاشعوری طور پر شاعر کے ذہن پر اپنے اسلاف کے ہنر کی چھاپ ضرور ہوتی ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم روایت کی پیروی کے منکر ہیں اور جدید راہِ سخن کے دلدادہ ہیں یا پھر اپنے لئے خود اپنی راہ تیار کرتے ہیں اور اس پر چلتے ہیں وہ اپنے دعوے اور کارگزاری میں اس حد تک تو صحیح ہو سکتے ہیں کہ ان کا ذہن نئی فضائے ادب کی طرف آمادہ ہوتا ہے لیکن مجموعی طور پر ان کے کلام کے مطالعے کے بعد ہم قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ روایت شکن ہونے کے ساتھ ساتھ روایت فراموش یا روایت کُش بھی ہیں۔ مثلاً ہم اردو ادب کے جدید شعراء جن میں خلیل الرحمٰن اعظمی، ناصرؔ کاظمی، شکیبؔ جلالی، احمد مشتاقؔ، افتخار عارفؔ، ظفرؔ اقبال، بشیر بدرؔ وغیرہ کو دیکھ سکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہاں جدیدیت کے رنگ وافر مقدار میں ملتے ہیں اور اس راہ میں ان کا اختصاص بھی ہے لیکن کوئی سخن شناس یا اہلِ نقد و نظر کسی بھی طرح یہ نہیں کہہ سکتا کہ انھوں نے اپنی روایت سے استفادہ نہیں کیا ہے۔ کیوں کہ عصرِ حاضر کی شاعری ایک درخت کی طرح ہے اور اس کی جڑیں روایت کی مانند ہیں اگر کسی درخت کی جڑیں ہی مستحکم نہ ہوں تو اس کی شاخیں پھل پھول نہیں سکتی۔ اب یہ الگ بات ہے کہ ان شاخوں کی بلندی و پستی، لچک اور سختی یا سرسبزی و شادابی یا کسی اور صورت کو دیکھ کر اس کے بارے میں رائے قائم کی جائے۔

ادب کا مسئلہ بھی یہی مسئلہ ہے جب کسی کے بارے میں رائے قائم کی جاتی ہے تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاعر کی طبیعت کس طرف زیادہ مائل ہے؟۔ اس میں یہ تخصیص نہیں کہ وہ شاعر کس عہد کا ہے یا کس رجحان یا تحریک کے تحت اپنی نگارشات پیش کرتا ہے۔ ناقد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے کلام میں اس راز تک پہنچنے کی سعی کرے کہ شاعر کے مافی الضمیر میں کون سی فکر پیوست ہے جس کو وہ اپنی تخلیق کے ذریعے سے منکشف کرتا ہے۔ اس سلسلے سے ہم دیکھتے ہیں کہ آوازوں کا ایک ہجوم ہمارے ذوقِ سخن کی سماعت پر اثر پزیر ہے۔ بعض دفعہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ بیشتر آوازوں میں یکسانیت ہے تو کہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ منفرد آوازیں ہماری سماعت کو روشن کرتے ہوئے قلب تک کا سفر کر رہی ہیں۔ کیوں کہ بقول حسرتؔ موہانی:

شعر دراصل ہیں وہی حسرتؔ
سنتے ہی دل میں جو اتر جائیں

حقیقت میں شعر کا حسن یہی ہے کہ اس کے یہاں چیستانی کیفیت نہ ہو کر ایسی فضا ہو کہ ہر قلب و نظر جو ذرا سا بھی شعورِ سخن رکھتا ہے اس سے محظوظ ہو سکے ورنہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاعر مقید زمان و مکان ہے۔ ایسا کلام خال خال ہی دیکھنے کو ملتا ہے جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ ہر طرح کے سامعین کو متاثر کر سکے اور انفرادیت کے ساتھ ادب کے تقاضوں پر کھرا اترتے ہوئے شاعر کی بقا کی ضمانت قرار دیا جائے۔

عصرِ حاضر میں ہزاروں آوازوں کے ہجوم میں ایک منفرد آواز جو نہایت متاثر کن نظر آتی ہے وہ ناظمؔ شکارپوری کی ہے۔ موصوف کا تعلق شکارپور ضلع بلند شہر سے ہے اس سرزمین سے ماضی میں بے شمار ادباء و شعراء نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور دبستانِ دہلی کے زیرِ سایہ ادب کو پروان چڑھایا۔ عصرِ حاضر میں یہاں کی علمی فضا کی خوبصورتی برقرار رکھنے والوں میں ناظمؔ شکارپوری سرِ فہرست ہیں۔

(جاری)

مغربی بنگال میں ہجومی تشدد کے واقعات میں اضافہ

پولس بیداری مہم چلانے میں مصروف، سیاسی بیان بازی بھی تیز

بنگال حکومت نے ہجومی تشدد کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی، ہجومی تشدد کے خلاف پاس قانون پانچ سالوں سے راج بھون میں التوا کا شکار ہے، اگر یہ بل پاس ہو گیا ہوتا تو یہ واقعات رونما نہیں ہوتے

کلکتہ 5 جولائی (یو این آئی) مغربی بنگال میں 19 جون سے اب تک ہجومی تشدد کے الگ الگ 13 واقعات رونما ہو چکے ہیں جس میں چار افراد کی موت اور 10 زخمی ہو گئے ہیں۔ بنگال حکومت نے ہجومی تشدد کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا ہے کہ بنگال اسمبلی نے پانچ سال قبل ہی لنچنگ کے خلاف قانون پاس کیا تھا مگر اب تک اس قانون پر گورنر نے دستخط نہیں کئے ہیں۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا ہوتا تو یہ واقعات رونما نہیں ہوتے تمام حملے مبینہ طور پر بچوں کی چوری یا پھر موبائل چوری کے شبہ میں کئے گئے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے کچھ واقعات کے مبینہ ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں اب تک 50 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی میں اینٹی لنچنگ بل منظور کر لیا گیا۔ لیکن گزشتہ پانچ سالوں سے یہ راج بھون سے پاس نہیں ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے علی پور میں اس پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ریاست میں یہ قانون متعارف کرایا جاتا تو شاید لنچنگ کے اتنے زیادہ واقعات نہ ہوتے۔ ممتا بنرجی کی حکومت نے ان لوگوں کے خاندانوں کے لیے 2 لاکھ روپے کے معاوضے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے بیداری مہم چلانے کا بھی حکم دیا ہے۔ اس ہدایت کے بعد قانون نافذ کرنے والے ادارے سوشل میڈیا مہم شروع کر رہی ہیں اور شمالی 24 پرگنہ، جنوبی 24 پرگنہ، ہگلی، مشرقی بردوان اور مغربی میدنی پور جیسے اضلاع میں پمفلٹ تقسیم کر رہی ہیں۔ ہگلی (دیہی) کے ایس پی کامناشیش سین نے بتایا کہ "بیداری مہم ایک ہفتے سے چل رہی ہے۔ ہم نے پولیس اسٹیشنوں کے فون نمبر دیے ہیں اور عوام سے کہا ہے کہ اگر وہ کوئی مشکوک چیز دیکھیں تو فوری طور پر ہم سے رابطہ کریں۔ ہجومی حملے کے واقعات میں اضافے کے بعد ریاست میں سیاسی بیان تیز ہو گئی ہے۔ منگل کو ریاستی اسمبلی میں اسپیکر بمان بندو پادھیائے نے ان واقعات کو مغربی بنگال (پریوینشن آف لنچنگ) بل، 2019 پر دستخط کرنے میں راج بھون کی ہچکچاہٹ کو مورد الزام ٹھہرایا۔ یہ بل 2019 میں اسمبلی سے پاس ہوا تھا اور اس کا مقصد ہجومی تشدد کو روکنے کے لیے کام کرنا تھا۔ یہ بل ترنمول کانگریس حکومت اور اس وقت کے گورنر جگدیپ دھنکر کے درمیان اقتدار کی کشمکش میں پھنس گیا تھا۔ نتیجے کے طور پر، یہ ابھی تک گورنر سے منظوری کے منتظر ہے۔ اسپیکر نے کہا کہ بل پر گورنر کو دستخط کرنے چاہیے تھے۔ بندو پادھیائے نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ اگر ایسا ہوتا تو شاید ہم بنگال میں ماب لنچنگ نہ دیکھ پاتے۔

لیکن اپوزیشن پارٹیاں اسے ریاست میں امن وامان کی خرابی قرار دیتی ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر سوکانت مجمدار نے کہا کہ اگرچہ ریاست ایک کے بعد ایک ایسے واقعات دیکھ رہی ہے، لیکن پولیس دوربین سے بھی مجرموں کو پکڑ نہیں پا رہے ہیں۔ وہ کہاں ہیں؟ (اس سے بچنے کے لیے) کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں؟ کوئی نہیں جانتا۔ 75 سالہ بھگوتی منڈل نے بتایا کہ اس کے پوتے پرسین (26 سال) کو بدھانا نگر کے الیکٹرانک کمپلیکس تھانے کے تحت پولیناٹ میں مقامی پرائمری ہیلتھ سنٹر کے قریب ایک درخت سے بندھے ہوئے دیکھا، تو اس نے اسے مشکل سے پہچان پائی۔ وہ خون آلود اور زخموں کی وجہ سے گر گیا تھا اور اپنے پاؤں سے کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس کے آس پاس چار مقامی افراد کھڑے تھے۔ جو اسے مار رہے تھے۔ ضعیف خاتون نے بتایا کہ میں نے ان سے التجا کی کہ نہیں ماریں۔ مگر وہ میری بات نہیں مانے اور درخت کی شاخ سے کوڑے مارتے رہے۔ میں پڑوسیوں کو بلانے کے لیے بھاگی۔ جب میں واپس آئی تو وہ مر چکا تھا۔ پڑوسیوں اور پولیس کے مطابق، پرسین کو اذیت دینے والوں نے اسے رات بھر مارا پیٹا تھا۔ پڑوسی عاصمہ سرکار کہتی ہیں کہ لڑکے کو مارنے والے تینوں مقامی ہیں اور اسے جانتے تھے۔ جب ہم صبح پہنچے تو وہ مر چکا تھا۔ بدھان نگر پولس کمشنریٹ کے ایک سینئر پولیس افسر کے مطابق اس واقعہ کے سلسلے میں تین لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ باراسات کے آم ڈانگا پولیس اسٹیشن کے تحت پربھاکرتی گاؤں کی رہنے والی 34 سالہ نہرا بانو 19 جون کو مبینہ ہجومی حملے کی اس وقت شکار ہو گئی جب وہ اپنے ایک رشتہ دار کو قاضی پاڑہ میں ایک ریستوراں کو تلاش کر رہے تھی۔ اسی درمیان کچھ لوگوں نے ان پر الزام لگایا کہ وہ بچہ چور اور اس پر حملہ شروع کر دیا۔ خاتون نے کہا کہ میں نے انہیں بتایا کہ میں دو بچوں کی ماں ہوں۔ لیکن انہوں نے میری بات نہیں سنی...... انہوں نے مجھے مارنے کے لیے لاٹھیوں اور لوہے کی رڈ کا استعمال کیا۔ آخر کار اسے پولیس نے بچایا اور باراسات کے ریاستی جنرل ہسپتال میں داخل کرایا، جہاں اس نے پانچ دن گزارے۔ اس معاملے میں 18 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ نہرا کے 57 سالہ والد انصار علی کہتے ہیں کہ اسے اس طرح مارا جیسے وہ جانور ہو۔ وہ ابھی تک صدمے کی شکار ہے۔ تقریباً 40 کلومیٹر دور، بیرک پور کے روپا پارہ میں، 35 سالہ پلمبر نذیر حسین بمشکل چل سکتے ہیں۔ اس کی پسلیاں اور ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ سر میں بھی اندرونی چوٹ لگی ہے۔ وہ 21 جون کو گھر جا رہا تھا کہ گھر سے تقریباً 20 منٹ کے فاصلے پر چک کٹھلیا گاؤں کے قریب کچھ نوجوانوں نے اس پر حملہ کیا۔ نذیر حسین نے بتیا کہ اچانک ان سب نے بچا چور، بچہ چور بول کر ہنگامہ آرائی کرنے لگے اور مجھے مارنا شروع کر دیا۔

کیجریوال کی ضمانت کیلئے 157 وکیلوں نے سی جے آئی کو بھیجا میمورنڈم

ہائی کورٹ کے جج پر اٹھائے سوال، اروند کیجریوال کو ضمانت نہ ملنے پر تشویش کا اظہار، ضمانت پر روک لگانے والے جسٹس کو اس کیس کی سماعت سے خود کو الگ کر لینا چاہیے تھا کیونکہ ان کے سگے بھائی ای ڈی کے وکیل ہیں

نئی دہلی (ایجنسی) اروند کیجریوال کو ضمانت نہ ملنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے 157 وکلاء نے جمعرات (4 جولائی) کو چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ڈی وائی چندر چوڑ کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے۔ سی جے آئی کو دیے گئے میمورنڈم میں وکلاء نے کہا ہے کہ کیس کی سماعت کرنے والے جج ای ڈی اور سی بی آئی کے کیسوں میں ضمانت کو حتمی شکل میں نمٹا رہے نہیں کر رہے ہیں اور طویل تاریخیں دے رہے ہیں۔ میمورنڈم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیجریوال کی ضمانت پر روک لگانے والے جسٹس سدھیر کمار جین کو اس کیس کی سماعت سے خود کو الگ کر لینا چاہیے تھا کیونکہ ان کے سگے بھائی ای ڈی کے وکیل ہیں۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کے مطابق چیف جسٹس کو بھیجے گئے اس میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ اے ایس جے نیائے بندو کی جانب سے اروند کیجریوال کے لیے ضمانت کا حکم منظور کیے جانے کے فوراً بعد راؤز ایونیو کورٹ کے ڈسٹرکٹ جج کی جانب سے ایک اندرونی انتظامی حکم جاری کیا گیا۔ اس حکم میں تمام تعطیلاتی عدالتوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا گیا کہ وہ کسی بھی معاملے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں دیں گے اور صرف نوٹس جاری کریں گے۔ یہ میمورنڈم اس لیے اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اسے 20 جون کو دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو مبینہ ایکسائز پالیسی بدعنوانی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں جسٹس نیائے بندو کے ذریعے ضمانت دینے کے تناظر میں بھیجا گیا ہے۔ بعد میں ای ڈی کی اپیل پر دہلی ہائی کورٹ نے ضمانت کے حکم پر روک لگا دی تھی۔ ہائی کورٹ کے ذریعے نچلی عدالت کے ضمانت کے حکم کو فوری طور پر فہرست بند کرنے، سماعت کرنے اور اسٹے دینے کا ذکر کرتے ہوئے اس میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی عدلیہ کی تاریخ میں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا ہے اور اس نے قانونی برادری کے ذہنوں میں گہری تشویش پیدا کر دی ہے۔ واضح رہے کہ ای ڈی کے معاملے میں ضمانت ملنے، پھر ہائی کورٹ کے ذریعے اس پر اسٹے لگانے کے بعد کیجریوال کو اب سی بی آئی نے گرفتار کیا ہے، جس کے خلاف کیجریوال ہائی کورٹ سے رجوع ہوئے ہیں۔

بی آر ایس کو جھٹکا! تلنگانہ قانون ساز کونسل کے 6 ارکان کانگریس میں شامل

حیدرآباد: تلنگانہ میں اپوزیشن پارٹی بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کو اس وقت بڑا جھٹکا لگا جب اس کے قانون ساز کونسل کے 6 ارکان نے جمعرات کی رات دیر گئے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی کی موجودگی میں کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔ گزشتہ سال اسمبلی انتخابات میں بی آر ایس کی شکست کے بعد سے 6 ارکان اسمبلی سمیت متعدد لیڈر پارٹی چھوڑ چکے ہیں۔ کانگریس پارٹی کے ذرائع نے بتایا کہ بی آر ایس کے 6 ایم ایل سی (ممبران قانون ساز کونسل) جنہوں نے پارٹی میں شمولیت اختیار کی ہے ان میں دانڈے وٹھل، بھانو پرساد راؤ، ایم ایس پربھاکر، بوگرا پودیانند، یگے ملیشم اور بسوارا جو سرایا شامل ہیں۔ بی آر ایس کے 6 قانون ساز کونسل ارکان نے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی رہائش گاہ پر کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ اس دوران تلنگانہ میں پارٹی امور کی اے آئی سی سی انچارج دیپا داس منشی اور دیگر قائدین بھی موجود تھے۔ تلنگانہ قانون ساز کونسل کی ویب سائٹ کے مطابق، فی الحال بی آر ایس کے 25 ارکان ہیں اور کانگریس کے چار ارکان ہیں۔ 40 رکنی قانون ساز کونسل میں چار نامزد ارکان بھی ہیں، دو آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) سے، ایک ایک بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور پی آر ٹی یو اور ایک آزاد رکن، جبکہ دو نشستیں خالی ہیں۔ جمعرات کی رات ریونت ریڈی کے قومی دارالحکومت کے دو روزہ دورے سے واپس آنے کے فوراً بعد یہ ارکان کانگریس میں شامل ہو گئے۔ بی آر ایس کے چھ قائدین کی کانگریس میں شمولیت کے ساتھ ہی تلنگانہ قانون ساز کونسل میں کانگریس ارکان کی تعداد بڑھ کر 10 ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال تلنگانہ میں ہوئے اسمبلی انتخابات کے بعد بی آر ایس کے 6 ارکان اسمبلی کانگریس میں شامل ہو گئے تھے۔

نیٹ امتحان رد کر دوبارہ کرانے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے؟

اشوک گہلوت کا حکومت سے سوال، مرکز نیٹ امتحان کے معاملے میں محنتی طلباء کے حقوق کو مارنا چاہتی ہے؟

جے پور (ایجنسی) نیٹ امتحان میں ہوئی دھاندلی اور پیپر لیک کے خلاف ملک بھر میں طلبہ احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاج کرنے والوں کا مطالبہ ہے کہ نیٹ امتحان کو رد کرتے ہوئے نئے سرے سے دوبارہ امتحان کرائے جائیں۔ نیٹ کے تعلق سے جاری اس ملک گیر احتجاج کے درمیان اب راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت کا بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ نیٹ امتحان کو منسوخ کرنے اور دوبارہ امتحان کرانے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟ راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے 26 لاکھ امیدواروں والے ریٹ امتحان میں بے ضابطگی سامنے آنے کے بعد امتحان منسوخ کرتے ہوئے دوبارہ امتحان کروایا تھا اور 50 ہزار بچوں کو ملازمت دی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت نیٹ امتحان کے معاملے میں محنتی طلباء کے حقوق کو مارنا چاہتی ہے اور اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے لاکھوں بچوں کی امیدوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتی ہے؟ اشوک گہلوت نے الزام لگایا کہ حکومت اس معاملے پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ آخر امتحان منسوخ کرنے اور دوبارہ کرانے میں اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟ کانگریس لیڈر اشوک گہلوت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت گزشتہ 10 سال سے ہر ضروری مسئلے پر خاموشی اختیار کر کے، اس مسئلے کو عوامی یادداشت سے غائب ہونے کا انتظار کرتی ہے۔ ایسا ہی یہ اب نیٹ امتحان کے مسئلے پر بھی کر رہے ہیں۔ جب تفتیشی ایجنسیوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ پیپر لیک ہوا ہے، این ٹی اے میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو امتحان کو رد کر کے دوبارہ امتحان کرانے میں کیوں تاخیر کی جا رہی ہے؟ میڈیا نے بھی اس مسئلے کو دبا سا دیا ہے۔ راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے کہا کہ ہماری حکومت کے دوران جب 26 لاکھ امیدواروں پر مشتمل ریٹ امتحان میں بے ضابطگیاں سامنے آئیں، تو ہم نے امتحان منسوخ کر دیا، دوبارہ امتحان کرایا اور 50,000 بچوں کو ملازمت دیں۔ اپنی غلطی تسلیم کرنا اور اسے درست کرنا جمہوریت کا خاصہ ہے۔ کیا مرکزی حکومت نیٹ کے امتحان کے معاملے میں محنتی طلباء کے حقوق کو مارنا چاہتی ہے اور اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے لاکھوں بچوں کی امیدوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتی ہے؟

دہلی میں بی جے پی کی 'کام روکو مہم' عروج پر پہنچ چکی ہے: رائے

ٹیچر ٹرانسفر کا طریقہ کار ایک سازش ہے جو دہلی کے تعلیمی نظام کو خراب کرنے کے لیے رچی گئی ہے

دہلی میں پانی کے بحران، درختوں کی کٹائی اور اساتذہ کے تبادلے کا معاملہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔ عام آدمی پارٹی کی حکومت نے اس کے لیے بی جے پی کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے لیڈر اور دہلی حکومت کے وزیر گوپال رائے نے بی جے پی پر بڑا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی دہلی حکومت کے تمام اچھے کاموں میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے۔ انہوں نے اسے بی جے پی 'کام روک مہم' قرار دیا ہے۔ گوپال رائے نے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی کی 'کام روکو مہم' عروج پر پہنچ چکی ہے اور یہ بات نہ صرف دہلی بلکہ پورا ملک یہ جانتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر کے سرکاری سکولوں کی حالت ابتر ہے لیکن پوری دنیا میں دہلی کے سرکاری اسکولوں کی تعریف ہو رہی ہے۔ پہلے لوگ بڑی مجبوری میں اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں بھیجنے کے لیے تیار ہوتے تھے، مگر اب لوگوں کی سوچ تبدیل ہو گئی ہے۔ عام آدمی پارٹی نے دہلی والوں کی سوچ کو 360 ڈگری تک تبدیل کر دیا ہے۔ عآپ کے لیڈر نے کہا کہ عام آدمی پارٹی نے نہ صرف لوگوں کی سوچ بدلی ہے بلکہ سرکاری اسکولوں کو بھی پرائیویٹ اسکولوں سے بہتر بنایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جب امریکی صدر اپنی اہلیہ کے ساتھ ہندوستان آئے تو ان کی اہلیہ نے دہلی کے سرکاری اسکولوں کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ آج تک اگر کوئی قومی صدر یا نمائندہ اس سے پہلے ہندوستان آیا ہے تو اس نے کبھی یہاں کا تعلیمی نظام کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے سرکاری اسکولوں نے پورے ملک میں سرکاری اسکولوں کی حالت بدلنے کا نمونہ پیش کیا ہے۔ یہاں کے بچے ایک دو سال سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے پرائیویٹ سکولوں کے بچوں سے زیادہ نمبر حاصل کر رہے ہیں لیکن اپنی 'کام روکو مہم' کے تحت بی جے پی دہلی کے افسران پر دباؤ ڈال کر اور انہیں ذہنی طور پر پریشان کر کے دہلی کے تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دہلی حکومت کے وزیر گوپال رائے نے ٹیچر ٹرانسفر کے طریقہ کار کو ایک سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سازش دہلی کے تعلیمی نظام کو خراب کرنے کے لیے رچی گئی ہے۔ دہلی کے حکام نے راتوں رات ایک طریقہ کار بنا دیا کہ جو اساتذہ 10 سال سے زیادہ عرصے سے ایک اسکول میں پڑھا رہے ہیں انہیں دوسرے اسکول میں بھیج دیا جائے گا۔ اس سے 5000 اساتذہ متاثر ہوں گے۔ یہ تبدیلی ملک کے بڑے اداروں میں ان اساتذہ کو تربیت فراہم کرنے سے ہی حاصل ہوئی ہے۔

خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی پر مواد چرانے کا الزام

اے این آئی نے ہائی کورٹ میں دائر کیا مقدمہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) خبر رساں ایجنسی اے این آئی میڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نے ایک دیگر خبر رساں ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا (پی ٹی آئی) کے خلاف دہلی ہائی کورٹ میں کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ اس مقدمے میں اے این آئی نے پی ٹی آئی پر مواد کی چوری کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے جسٹس منی پشکرنا نے آج (5 جولائی) اس مقدمے کی سماعت کی اور سمن جاری کیا ہے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' کے مطابق اے این آئی نے الزام لگایا ہے کہ اس کے کیمرہ مین کے ذریعے شوٹ کی گئی ایک ویڈیو کو پی ٹی آئی نے غیر قانونی طریقے سے دوبارہ اپنے پلیٹ فارم پر شائع کیا ہے۔ اے این آئی کا دعویٰ ہے کہ یہ ویڈیو اس کے کیمرہ مین نے نئی دہلی سے دربھنگہ جانے والی ہوائی جہاز میں ایک مسافر کے انٹرویو کے طور پر بنائی تھی۔ اس وقت شدید گرمی میں مسافروں کو ایئر کنڈیشننگ کے بغیر طیارے میں طویل انتظار کرنا پڑا تھا۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کا کہنا ہے کہ ہماری مختصر اصلی ویڈیو کو پی ٹی آئی نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کے اکاؤنٹ پر بغیر کریڈٹ دیے، اپنا بتاتے ہوئے غیر قانونی طور پر پوسٹ کیا۔ اس کے بعد پی ٹی آئی نے اپنی ویب سائٹ پر بھی اس ویڈیو کو غیر قانونی طور پر شیئر کیا۔ پی ٹی آئی نے کہیں بھی اے این آئی کو کریڈٹ نہیں دیا جبکہ اصل ویڈیو ان کی تھی۔ اے این آئی کی جانب سے دہلی ہائی کورٹ میں پیش ہوئے سینئر وکیل چندر ایم لال نے عدالت کو بتایا کہ پی ٹی آئی نے کاپی رائٹ قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اے این آئی کی ویڈیو کو غلط طریقے سے شائع کیا ہے۔ اے این آئی کی جانب سے سماعت کے دوران ایڈوکیٹ سدھانت کمار بھی عدالت میں پیش ہوئے۔ اے این آئی نے پی ٹی آئی پر اس کا کنٹینٹ (مواد) چرانے کا الزام عائد کرتے ہوئے ہرجانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ دوسری جانب پی ٹی آئی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ راج شیکھر راؤ نے کہا ہے کہ نیوز ایجنسی اپنے حقوق اور تنازعات کے تئیں کسی تعصب کے بغیر متنازعہ ویڈیو کو 24 گھنٹے کے اندر ہٹانے کے لیے تیار ہے۔ اس دوران جسٹس پشکرنا کو بتایا گیا کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے بات کریں گے۔ اب کیس کی سماعت 9 اگست کو ہوگی۔

بہار میں جتنے بھی پل گر رہے ہیں وہ سب جے ڈی یو کی حکومت میں بنے ہیں: تیجسوی یادو

پٹنہ (ایجنسی) بہار کے سابق نائب وزیر اعلی اور اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے جے ڈی یو پر سخت حملہ کیا ہے۔ جمعہ (5 جولائی) کو پٹنہ ہوائی اڈے پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے بہار میں گر رہے پلوں کے بارے میں کہا ہے کہ جتنے بھی پل گر رہے ہیں، وہ سب جے ڈی یو کے دور حکومت میں بنے ہیں۔ اپنے 18 ماہ کے دور میں ہم نے جن پلوں کو منظوری تھی، وہ تو اب بننے شروع ہوں گے یا ٹینڈر کے عمل میں ہوں گے۔ بہار کے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے کہا کہ جب میں نے محکمہ سنبھالا تو محکمہ میں پیسہ لانے میں چھ سے آٹھ مہینے لگے۔ 18 ماہ کے دور میں ہم نے پل کی منظوری دی تھی۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ 18 ماہ کے علاوہ جے ڈی یو کے پاس 17-18 سال تک دیہی امور کا محکمہ تھا۔ پل گر رہے ہیں، نیٹ و بھرتی کے پیپر لیک ہو رہے ہیں، مجرمانہ واقعات ہو رہے ہیں، بدعنوانی ہو رہی ہے، ایسی ہے یہ ڈبل انجن والی حکومت ہے جو کرپشن میں ملوث ہے۔ اس پر کوئی کچھ نہیں بول رہا ہے۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کا کھیل حیرت انگیز ہے۔ ایک انجن کرپشن میں لگا ہوا ہے، ایک انجن جرائم میں لگا ہوا ہے۔ یہ ڈبل انجن والی حکومت ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ جن لوگوں کے پرچے لیک ہو رہے ہیں، جن لوگوں نے بے روزگاری بڑھائی، مہنگائی بڑھائی، جن لوگوں کے دور حکومت میں پل گرے، بہار کے لوگ انہیں اقتدار میں واپس نہیں لوٹنے دیں گے۔ جمعہ کو ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے لکھا کہ 15 دنوں میں 12 پلوں کا گرنا کوئی عام واقعہ نہیں ہے۔ یہ کرپشن کی انتہا ہے۔ واضح رہے کہ جمعرات (4 جولائی) کو دیہی امور کے محکمے کے وزیر اشوک چودھری نے کہا تھا کہ پہلے یہ محکمہ آر جے ڈی کے پاس تھا اور تیجسوی یادو اس کے وزیر تھے۔ جب سے جے ڈی یو کو یہ محکمہ ملا ہے اس کے بعد انتخابات ہوئے۔ اب ہمارے پاس 20 دن کا وقت ہے تو بتائیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اشوک چودھری کے اس بیان کا تیجسوی یادو جواب دے رہے تھے۔

سرشار نے ثقافتی اور سماجی سروکار کو ایک وسیع تر انسانی سیاق عطا کیا: پروفیسر قدوائی

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ بین الاقوامی سمینار کا افتتاح

تصویر میں دائیں سے: پروفیسر شافع قدوائی، ڈاکٹر ادریس احمد، پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی، پروفیسر افشار عالم

نئی دہلی۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار نے لکھنوی تہذیب کی مرقع کشی کو ایک ہمہ حسی وقوعہ بنا دیا، جہاں تہذیب اور بود و باش متحرک صورت میں نظر آتی ہے۔ 'فسانۂ آزاد' ایسا شاہکار ہے جو نثر کے تمام اسالیب کو بروئے کار لاتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ بین الاقوامی سمینار 'پنڈت رتن ناتھ سرشار: شخص، عہد اور ادبی جہات' میں کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار پروفیسر شافع قدوائی نے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ مکمل انسان بننے کی خواہش آدمی کو کس قدر مضحکہ خیز بنا دیتی ہے، خوجی کا کردار اس کی بہترین مثال ہے۔ سرشار کی تخلیقی ثروت مندی کا اعتراف تو عام طور پر کیا جاتا ہے مگر ان کی شخصیت اور ادبی خدمات کے مبسوط اور معروضی مطالعے کی کوشش بہت کم ہوئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان کے مستند سوانحی کوائف منظر عام پر نہیں آ سکے۔ ہیں۔ ان کی تخلیقات کے امتیازات پر دلجمعی کے ساتھ گفتگو نہیں ہو سکی ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کا سمینار اس ضمن میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ سمینار کا افتتاح جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر پروفیسر افشار عالم نے کیا اس موقع پر انھوں نے کہا کہ اردو نثر کی تاریخ میں رتن ناتھ سرشار کی شخصیت اور ان کا عہد دونوں بہت اہم ہیں۔ سرشار نے ایسے وقت میں قلم اٹھایا جب ناول کے تعلق سے ہمارے یہاں تصورات بالکل واضح نہیں تھے۔ انھوں نے نہ صرف یہ کہ ناول نگاری کو فروغ دیا بلکہ اس تعلق سے فنی مباحث کو بھی موقع دیا کہ ان کے تعلق سے غور کیا جائے۔ سمینار کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا کہ کسی فن پارے کا اتنے دنوں تک موضوع بحث بننا اس کی تخلیقی قوتوں کی شہادت ہے۔ سرشار کی نثر اردو ادب کی تاریخ میں اپنا ثانی نہیں رکھتی انھوں نے سماج کے ہر طبقے سے اپنے ناول میں کام لیا ہے۔ سرشار کو پڑھتے ہوئے ہمیشہ احساس ہوتا ہے کہ ابھی بہت سارے گوشے ہیں جن پر تفصیلی گفتگو نہیں ہو سکی۔ مجھے امید ہے کہ کل جو مقالات پیش کیے جائیں گے ان سے کسی حد تک نئے گوشے سامنے آئیں گے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ رتن ناتھ سرشار نے اردو فکشن کو اظہار کا سلیقہ عطا کیا۔ ان سے ہم نے استفادہ تو ضرور کیا لیکن ان پر تفصیلی گفتگو کم ہوئی۔ 'فسانۂ آزاد' پر کسی خاص گفتگو بھی ہوئی ہے لیکن ان کی دیگر تخلیقات کی طرف ہماری توجہ بہت کم گئی ہے۔ اس سمینار سے ان کی تخلیقی شخصیت کے تمام گوشے سامنے آئیں گے اور زمانی فاصلے کے سبب ہماری قرات میں جو تبدیلی آئی ہے اس کا بھی مظاہرہ ہوگا۔ سمینار کے افتتاحی اجلاس میں علمی و ادبی حلقوں کی اہم شخصیات کے علاوہ طلبا نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ سمینار کے بقیہ اجلاس کل یعنی 6 رجولائی کو صبح 10 ربجے سے شام 5 ربجے تک منعقد ہوں گے۔ سمینار کا ایک اجلاس آن لائن ہوگا جس میں بیرون ہند سے ڈاکٹر تبسم کاشمیری، جناب اصغر ندیم سید اور پروفیسر ناصر عباس نیر مقالات پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ جن مقالہ نگاروں کی آمد متوقع ہے ان کے نام اس طرح ہیں: پروفیسر یعقوب یاور، پروفیسر معین الدین جینا بڑے، ڈاکٹر خالد علوی، پروفیسر خالد اشرف، پروفیسر غضنفر، پروفیسر طارق چھتاری، ڈاکٹر صادقہ نواب سحر، پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر محمد کاظم، ڈاکٹر سفینہ بیگم اور ڈاکٹر ساجد ذکی فہمی۔ ادبی اجلاس کی صدارت کا فریضہ پروفیسر یعقوب یاور، پروفیسر خالد محمود، پروفیسر معین الدین جینا بڑے اور ڈاکٹر خالد علوی انجام دیں گے۔

بی جے پی کو یہ بات تسلیم کر لینی چاہئے کہ اس نے لوک سبھا میں 400 سیٹیں نہیں جیتی ہیں: عمر عبداللہ

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ بی جے پی کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہئے اور ایسا سلوک کرنا بند کرنا چاہئے کہ اس نے لوک سبھا انتخابات میں 400 سیٹیں جیت لی ہیں۔ اسے یہ بات تسلیم کر لینی چاہئے کہ اس کو 400 سیٹیں نہیں ملی ہیں۔ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے دو روزہ اجلاس کے اختتام کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے یہ باتیں کہیں۔ جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ سے جب پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان کے ساتھ سلوک کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ہر ایک کو اپنی بات رکھنے کا حق حاصل ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈروں کی تقاریر کے کچھ حصوں کو ہٹانا قطعاً درست نہیں ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جہاں تک پارلیمنٹ کا تعلق ہے سری نگر سے نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمنٹ آغا سید روح اللہ مہدی خود لوک سبھا اسپیکر کی حرکتوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کے انتخاب کے بعد ان کی تقریر کا ایک حصہ ہٹا دیا گیا کیونکہ اسپیکر ان سے خوش نہیں تھے۔ بی جے پی کی درخواست پر اپوزیشن لیڈر کی تقریر کا کچھ حصہ ہٹا دیا گیا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جمہوریت میں ہر ایک کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔ نیشنل کانفرنس کے نائب صدر نے کہا کہ اگر کسی رکن کی تقریر میں کوئی گالی یا نامناسب الفاظ نہیں تھے تو ان چیزوں کو ریکارڈ سے نہیں ہٹانا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو کون یاد دلائے کہ وہ 400 کی بات کرتے تھے لیکن 240 کو بھی پار نہیں کر سکے۔ بی جے پی کو اپنا رویہ بدلنا چاہیے۔ وہ اس طرح بات کرتی ہے گویا لوک سبھا میں اس کے 400 ممبر ہیں۔ اس کے پاس صرف 240 ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اپوزیشن اور اس کے ارکان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ کچھ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے بارے میں بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کے جموں و کشمیر کا ذکر نہ کرنے کے بارے میں پوچھے جانے پر عمر عبداللہ نے کہا کہ اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اسمبلی انتخابات وقت پر نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ یہ امید کیوں رکھیں کہ وزیر اعظم جموں و کشمیر پر بات کریں گے۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی وزیر اعظم یہاں آئے، یوگا کیا اور عوام کو یقین دلایا کہ جلد الیکشن ہوں گے اور لوگ اپنی حکومت کا انتخاب کریں گے۔ اس کے بعد شک کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے؟

رام پور: نیند کی جھپکی نے چھین لیں پانچ زندگیاں

ڈرائیور کو جھپکی آنے سے کار ہوگئی تھی بے قابو

رام پور:5جولائی(پی این ایس)سوار علاقے کے مکرم پور کے رہائشی حاجی اشرف علی کے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ یہ حادثہ ڈرائیور کو جھپکی آنے کی وجہ سے پیش آیا۔ ڈرائیور کو جھپکی آنے کی وجہ سے کار بے قابو ہوگئی اور حادثے کا شکار ہوگئی۔ جس میں ڈرائیور سمیت پانچ افراد کی جانیں گئیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گھنٹوں گاڑی چلانا اور باقاعدہ نیند نہ لینا ایسے حادثات کا سبب بنتا ہے۔ رام پور ضلع کے ٹانڈہ علاقے کے ایک شخص کی حال ہی میں دہلی ہوائی اڈے سے واپسی کے دوران صبح 4 بجے ہاپوڑ میں ایک حادثے میں موت ہوگئی۔ یہ حادثہ بھی ڈرائیور کے جھپکی کی وجہ سے پیش آیا۔ جمعرات کی صبح مرادآباد کے مندھا پانڈے میں ڈرائیور کے سوجانے سے پانچ لوگوں کی جان چلی گئی۔ حاجی اشرف علی کے زخمی بیٹے آصف نے بتایا کہ ڈرائیور سو رہا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ حادثے کی خبریں دن بھر سوشل میڈیا پر گردش کرتی رہیں۔ حادثے کی تمام ویڈیوز اور تصاویر بھی وائرل ہوگئیں۔ حادثے میں تین حقیقی بھائیوں اور والد کی موت پر ہر کوئی تعزیت کا اظہار کر رہا ہے۔ سوار سے دہلی کا فاصلہ تقریباً 220 کلومیٹر ہے۔ جس میں ڈرائیور احسن بدھ کی دوپہر اپنے اہل خانہ کے ساتھ رام پور سے دہلی کے لیے روانہ ہوا تھا۔ ایئرپورٹ پر انتظار کے بعد رات کو فلائٹ پہنچی جس کے بعد ڈرائیور اپنے اہل خانہ اور حاجی اشرف اور اہلیہ زیتون سمیت دیگر اہل خانہ کے ساتھ دہلی سے رام پور روانہ ہوگیا۔

صرافہ کاروباری پنکج مہندرا اغوا معاملے میں انڈر ورلڈ ڈان ببلو سریواستو اور اس کا بھتیجا بری

پریاگ راج:5جولائی(پی این ایس)2015 میں صرافہ کاروباری پنکج مہندرا کے مشہور اغوا کیس کے ملزم انڈر ورلڈ ڈان ببلو سریواستو اور اس کے بھتیجے سنکلپ سریواستو کو ضلع عدالت میں بے قصور قرار دیا گیا، جب کہ باقی آٹھ ملزمان کو مجرم قرار دیا گیا۔ یہ فیصلہ جمعہ کو الہ آباد ڈسٹرکٹ کورٹ میں خصوصی گینگسٹر کورٹ کے جسٹس ونود کمار چورسیہ کی عدالت نے سنایا۔ قابل ذکر ہے کہ 5 ستمبر 2015 کی رات صرافہ تاجر کو دکان بند کرنے کے بعد کار سے گھر جاتے ہوئے اغوا کرلیا گیا تھا۔ صرافہ تاجر پنکج مہندرا کی جواہر چوراہا کوتوالی علاقے میں زیورات کی دکان تھی۔ بدمعاشوں نے اس کی کار کو سنگم کے بندھوا میں پڑے ہنومان مندر کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ 10 کروڑ روپے فروتی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بعد میں جب پولیس نے فتح پور ضلع کے ایک فارم ہاؤس پر چھاپہ مارا تو ساہوکار پنکج مہندرا کو بندھا ہوا پایا گیا، پولیس کی کہانی کے مطابق اغوا کا یہ معاملہ انڈر ورلڈ ڈان ببلو سریواستو کے کہنے پر انجام دیا گیا۔ پولیس نے ببلو شریواستو کے بھتیجے سنکلپ شریواستو عرف گولو، گورکھپور کے رہنے والے مہیندر یادو، چید انند یادو عرف سچیا، برنتھی تھانہ تھروائی کے رہنے والے چندر موہن عرف ببلو یادو کو موقع پر گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔

بزم افقر کی ماہانہ طرحی نشست

بارہ بنکی۔ شہر کی قدیم ترین ادبی بزم بزم افقر کی ماہانہ طرحی نشست امیر حمزہ کی رہائش پر منعقد ہوئی جس کی صدارت استاد شاعر نصیر انصاری نے اور نظامت صغیر نوری نے کی جبکہ فوزان قدوائی نشست کے مہمان خصوصی رہے اس موقع پر طرحی نشستوں کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا کہ ادبی نشستوں کا انعقاد شعری رموز ونکات کے افہام وتفہیم کے لئے انتہائی ناگزیر ہے اس لئے شعرا کو ان نشستوں میں باضابطہ شریک ہونا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ جو ادبی شعری وراثت رفتگان نے آئندگان کے حوالے کی ہے وہ نہ صرف اپنے وقار کے ساتھ قائم رہے بلکہ مزید پھولے پھلے پروان چڑھے اور نئی بلندیوں کی طرف گامزن ہو

اس موقع پر مجوزہ مصرعہ طرح اب شہر میں رہنا نہیں آسان ہمارا پر طبع آزمائی کرنے والے شعرا نے اپنے طرحی کلام پیش کئے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں

پھر ہم بھی نظر آئیں گے حیوان کی صورت
اندر کا جو مرجائے گا انسان ہمارا
نصیر انصاری

کچھ بھی نہ بگاڑے گا یہ طوفان ہمارا
اللہ تعالیٰ ہے نگہبان ہمارا
امیر حمزہ اعظمی

کہنے کو تو مضبوط ہے ایمان ہمارا
پھر بھاگتا رہتا ہے کیوں ایقان ہمارا
صغیر نوری

روکے ہے ہمیں در پہ ہی دربان ہمارا
ہم کو ہی میسر نہیں ایوان ہمارا
سلیم صدیقی

لیتا بھی بھلا کیوں کوئی سنگیان ہمارا
آیا نہ کبھی خود بھی ہمیں دھیان ہمارا
فوزان قدوائی

بانٹو نہ سیاست کے لئے بھائی سے بھائی
ہندو کی طرح بھائی مسلمان ہمارا
آدرش بارہ بنکوی

مل جائے گا جو بھی ہوا نقصان ہمارا
بن جائے گا جس روز بھی سلطان ہمارا
ڈاکٹر ریحان علوی

یا رب تو مہکتا ہوا اک پھول کھلا دے
ویران سا لگتا ہے گلستان ہمارا
کلیم آذر

کہتے ہیں منافق سے سدا دور ہی رہنا
شیطان ہمارا ہے نہ شیطان تمہارا
نفیس بارہ بنکوی

تہذیب وتمدن نہیں باقی ہے یہاں پر
اب شہر میں رہنا نہیں آسان ہمارا
عدیل منصوری

ہم ہی ہیں ترے یار برے وقت کے ساتھی
چہرہ تو ذرا غور سے پہچان ہمارا
ارشاد بارہ بنکوی

وہ ساتھ میں اپنے ہمیں لے جائے گا جنت
بچہ ہے اگر حافظ قرآن ہمارا
شمیم بارہ بنکوی

حیرت ہے کہ اب رات بھی کہتی ہے دیوں سے
تم لوگ بہت کرتے ہو نقصان ہمارا
تابش بارہ بنکوی

دل جیسی بڑی چیز اسے سونپ چکے ہیں
پھر بھی وہ نہیں مانتا احسان ہمارا
سہاش یادو

نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سکریٹری ارشاد بارہ بنکوی نے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اگلی نشست سلام کے مصرعہ طرح پر ہوگی مصرعہ کی اطلاع جلد ہی دی جائے گی مدیر محترم

ایک ادبی نشست کی روداد پیش خدمت ہے
اسے تھوڑی سی جگہ دینے کی زحمت فرمائی
امیر حمزہ اعظمی

مغربی اتر پردیش میں آم کے کاشتکاروں میں خوشی کی لہر

میرٹھ:5جولائی(پی این ایس) ایک طرف مغربی اتر پردیش کو گنے کی مٹھاس کے طور پر جانا جاتا ہے وہیں دوسری جانب یہاں کاشتکاروں کے لیے آم کی فصل بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آم کی فصل سے قبل یہاں کے کسان اپنے باغات کی دیکھ بھال کے لیے مہینوں پہلے دیکھ بھال شروع کر دیتے ہیں اور فصل کو کیڑوں سے بچانے کے لیے اپنے باغات میں دوائیوں کا بھی چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ میرٹھ میں اپنے باغات کی باغبانی کرنے والے کسانوں کا کہنا ہے کہ اس مرتبہ آندھی طوفان کے کم ہونے سے آم کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہے لیکن ہیٹ اسٹروک اور تیز گرمی کی وجہ سے آم پوری طرح پھل پھول نہیں سکا۔ اس کی وجہ سے اس بار آم کا سائز کچھ چھوٹا رہ گیا لیکن یہاں کے باغوں میں آم کی فصل بڑے پیمانے پر ہوئی ہے جو کہ عام عوام تک مناسب قیمت پر ہر کوئی اس کے ذائقہ کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ پھلوں کا راجا کہے جانے والے اگر آم کی اقسام کی بات کریں تو یہاں درجنوں اقسام کے آم دیکھنے کو مل جائیں گے جن کا ذائقہ بھی ایک دوسرے آم سے الگ ہوگا۔ مغربی اتر پردیش میں اگر آم کی اقسام کی بات کریں تو ان میں دسہری، گلاب جامن رٹول، لنگڑا، سلٹ، بمبی، چونسا، دیسی، رام کیلا، فجری، گلاب خاص، گل بدیا، الفانجو، اور بنگلا جیسی متعدد اقسام کے آم یہاں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کو میرٹھ میں لوکل مارکیٹ کے علاوہ دہلی این سی آر کے علاقوں میں بھی سپلائی کیا جاتا ہے جہاں ان کی اچھی قیمت مل جاتی ہے، ماہرین کا ماننا ہے کہ اس سال آم کی فصل یہاں کے کاشتکاروں کے لیے منافع کا سودا ثابت ہو رہی ہے اور ہر عام خاص پھلوں کے راجا آم کی خوشبوں اور اس کے ذائقے کا لطف اٹھا سکتا ہے۔

ڈی ایم کی صدارت میں ضلع سطح پر امن کمیٹی کا اجلاس

بہرائچ 05 جولائی۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے جمعرات کی شام دیر گئے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ ضلع سطح کی امن کمیٹی کی میٹنگ میں موجود مذہبی رہنماؤں، معززین اور اشرافیہ کے لوگوں سے اپیل کی کہ محرم، ماہ شراون کے موقع پر امن وامان برقرار رکھنے کے مقصد سے کنوریاترا کو روایتی انداز میں کھانے کے تہواروں کو ہم آہنگی کا ماحول برقرار رکھا جائے۔ امن وامان کے حوالے سے کہیں سے بھی کوئی اطلاع موصول ہو تو ذمہ داروں کے نوٹس میں لائی جائے۔ ڈی ایم اور پولیس سپرنٹنڈنٹ برندا شکلا نے کہا کہ ضلع انتظامیہ ضلع کے امن وسکون کو لے کر پوری طرح سنجیدہ ہے۔ ماحول خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ ڈی ایم اور ایس پی نے کہا کہ انہیں نہ صرف امید ہے بلکہ پورا بھروسہ ہے کہ سب کے تعاون سے پہلے کی طرح آئندہ تہوار بھی خوشگوار ماحول میں منعقد ہوں گے۔ ڈی ایم اور ایس پی نے کہا کہ تہواروں کے دوران ہر ایک کو اس طرح سے برتاؤ کرنا چاہئے کہ کسی دوسرے کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ جلوسوں کے دوران لاؤڈ اسپیکر کی آوازیں سنائی دیں۔ ہائی کورٹ کے مقرر کردہ معیارات کے مطابق ہونا چاہیے۔ ڈی ایم نے کہا کہ انتظامیہ تہواروں کو پرامن ماحول میں منعقد کرنے کے انتظامات کرتی ہے۔ تہواروں کو پرامن اور پرامن ماحول میں کامیاب بنانے میں معاشرے کے اشرافیہ کا اصل کردار ہے۔ ڈی ایم نے برقی، میونسپل باڈیز، ضلع پنچایت راج محکمہ کو ہدایت دی کہ وہ جلوس کے راستوں کی ضروری مرمت، بجلی کے ڈھیلے تاروں کی مرمت کے ساتھ ساتھ صفائی ستھرائی، روشنی وغیرہ کے مناسب انتظامات کو بروقت یقینی بنائیں۔ تحصیل اور سرکل کے علاقوں میں جلوس کے راستوں، خاص طور پر مذہبی مقامات کے ارد گرد صفائی ستھرائی اور پولنگ وغیرہ کے کام کو بروقت مکمل کرنے کے لیے ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس ایریا افسران کو ہدایات دی گئیں۔ ایس پی برندا شکلا نے کہا کہ تہواروں کے دوران پولیسنگ کے اچھے انتظامات ہوں گے۔ حساس اور حساس مقامات پر پولیس فورس کی مناسب تعداد تعینات کی جائے گی۔ تہواروں کے دوران امن برقرار رکھنے کے لیے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ہر کسی سے تعاون طلب کیا ہے اور جلوس کو روایتی راستے پر ہی نکالنے کی اپیل کی ہے۔ میٹنگ کے دوران کلبھوشن اروڑہ، برج موہن متھنیلیا، داؤجی سونی، ظفر اللہ خان منی، مسز نشا شرما، پرشورام کشواہا، سابق بلدیہ چیرمین تیجے خان، کلبے عباس، محمد رفیق نے شرکت کی۔ معین الدین قادری، محمد عارف، دلشاد احمد، بچہ بھارتی، وکیل احمد مصباحی، چیف نمائندہ فخر پور رنویر سنگھ اور ضلع کے دیگر علاقوں سے آئے ہوئے مذہبی رہنماؤں اور اشرافیہ کے لوگوں نے بجلی، پانی اور صفائی کے حوالے سے اہم تجاویز دیں۔ ڈی ایم نے میٹنگ میں کہا میٹنگ کا انتظام اے ڈی ایم گورو رنجن سریواستو نے کیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی راما نند کشواہا اور رورل ڈاکٹر پاویترا موہن ترپاٹھی، سٹی مجسٹریٹ شالینی پربھاکر، سی او سٹی راجیو کمار سیسودیا، سی ایم او ڈاکٹر راجیش کمار، ایس ڈی ایم صدر راکیش کمار موریہ، قیصر گنج کے پنکج ڈکشٹ، دنیش کمار آف پولیس سٹی۔ پیاگ پور، ایس ڈی ایم موتی پور سنجے کمار، پولس ایریا افسران، ضلع سطح کے افسران، میونسپل باڈیز کے ایگزیکٹو افسران، مذہبی رہنما اور اشرافیہ اور دیگر متعلقہ لوگ موجود تھے۔

عقیدت سے منایا حضرت سعدی میاں کا سالانہ عرس

قل شریف میں سیکڑوں زائرین اُمڈے

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) حضرت سید شمس الدین میاں المعروف سعدی میاں رحمت اللہ علیہ کے سالانہ عرس کا اختتام خوشحالی اور سلامتی کی دعا کے ساتھ ہوگیا۔ جمعرات کو محلہ محمد زئی میں واقع درگاہ پر خادم سید احمد علی کی سرپرستی میں محفل کا آغاز حافظ حسن رضا خان نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ مہمانِ خصوصی شہر پیش امام مولانا حضور احمد منظری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے اللہ کے ولیوں کی تعلیم پر چل کر مثالی زندگی گزارنی چاہیے۔ ارشد علی قادری، حافظ اطہر برکاتی نے نعت ومنقبت پیش کی۔ قرآن پاک کی آیات مبارکہ پڑھ کر صاحب عرس کو ایصال ثواب کرتے ہوئے مولانا حضور احمد صاحب نے قوم وملت کی ترقی وخوشحالی کے لیے دعا کی۔ بعد نماز عشاء محفل میلاد میں میلاد خواں ارشد علی قادری نے نعتیہ کلام سنایا اور ذکرِ رسول کیا۔ اس سے قبل خادم سید احمد علی کے مکان سے مزار تک چادریں لا کر مزار پر پیش کی گئیں۔ زائرین میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر حاشمشاد، سید تنویر، عشرت علی، محمد عزیز، شاہنواز علی، محمد وسیم، عرفان خان، عامر خان، نبی اللہ، شبو، شاداں، سید عرفان حسین، جاوید علی، نبی احمد وغیرہ موجود تھے۔

پیر منانی میاں کی زیر نگرانی جشن مفتی اعظم منایا گیا

اسہار نپور (احمد رضا) ہمارے اللہ رب العزت کے ولیوں اور برگزیدہ بندوں کی سرزمین اتر پردیش کے شہر بریلی میں واقع اہلسنت والجماعت کے عظیم الشان مرکز کہ جہاں صدیوں سے مسلسل ایمان وعقیدہ کی حفاظت اور سربلندی کا پیغام پوری دنیا میں آج بھی مسلسل ایک صدی سے جاری ہے اور اللہ کے احکامات ورسول اکرم کی تعلیمات کو عام کرنے کا یہ سہل سلسلہ ایسے ہی تا قیامت جاری رہیگا اس سچائی کی تائید کی خود محافظ ناموسِ رسالت حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ نے اپنی حیات میں دشمنان دین کی جانب سے اٹھنے والے تمام فتنوں کا قلعہ قمع اپنی تصانیف وتالیفات کے ذریعہ اپنے قلم سے کی ہے! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادگان حضرت حجۃ الاسلام ومفتی اعظم ہند نے دین وسنیت کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ رہتی دنیا تک مشعل راہ ہیں بالخصوص تاجدار اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد مصطفی رضا خان قادری برکاتی نوری المعروف حضرت مفتی اعظم ہند نے جن کی ولادت باسعادت کو آج ۱۳۵ سال ہوگئے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت پر ہر جانب سے اہلسنت والجماعت کے ذریعہ زبردست خراج عقیدت پیش کیا جارہا ہے! حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب جامعہ نوریہ رضویہ نوری مرکز جس کے بانی وسربراہ شہزادہ اعلیٰ حضرت نواسہ وخلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ منان رضا خان منانی میاں صاحب ہیں مذکورہ ادارے میں حضرت پیر منانی میاں صاحب قبلہ کی سرپرستی میں جشن ولادت مفتی اعظم ہند کا انعقاد شاندار طریقے سے کیا گیا اس موقع پر حضور مفتی اعظم ہند کی بڑی صاحبزادی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے آخری صاحبزادے پیر طریقت حضرت منانی میاں نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ نانا جان حضور مفتی اعظم ہند تقویٰ وطہارت میں یکتائے زمانہ تھے ہزاروں افراد صرف آپ کے تقویٰ و پرہیزگاری کو دیکھ کر دامن اسلام میں داخل ہوگئے آپ نے مزید کہا کہ جب حضرت مفتی اعظم ہند کی ولادت ہوئی تو آپ کی پیدائش کی خوشخبری آپ کے والد گرامی مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کو شمس مارہرہ حضور نوری میاں صاحب قدس سرہ نے دی جو اس وقت اپنے پیر خانہ مارہرہ شریف میں تھے نوری میاں سرکار نے کہا کہ بیٹے کی پیدائش مبارک ہو وہ ولی ہے جس کے ذریعے ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پائیں گے آج زمانہ جانتا ہے کہ حضرت مفتی اعظم نے اپنے روحانی برکات وحسنات سے ہزاروں کو غلام مصطفیٰ بنا دیا حضرت پیر منانی میاں صاحب نے مزید کہا کہ نانا حضور مجھ پر بہت شفقت فرماتے کیوں کہ حضرت جیلانی میاں صاحب کے پانچوں بیٹوں میں منانی سب سے چھوٹا تھا تو آپ اندازہ لگائیں کہ نانا اپنے سب سے چھوٹے نواسے سے کتنی محبت کرتے ہونگے بلکہ خود میرے برادر اکبر حضور تاج الشریعہ مجھ سے بے حد محبت فرماتے انہوں نے مجھے پڑھایا پھر ہاتھ پکڑ کر حضور مفتی اعظم کی بارگاہ میں لے گئے اور کہا کہ نانا جان چھوٹے بھائی منانی کو اپنی خلافت واجازت عطا فرمائیں آج منانی جو کچھ ہے وہ صدقہ مفتی اعظم ہند ہے حضرت منانی میاں نے آخر میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مفتی اعظم ہند صرف عالم ومحقق فاضل ومدرس نہیں تھے بلکہ وہ ولایت کے درخشندہ ستارے تھے جن کی روحانی تربیت نے ہزاروں کو عالم فاضل محقق اور مصنف بنا دیا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حافظ وقاری عالم ومفتی سب بن سکتے ہیں پر مفتی اعظم بن کے دکھانا سب کے بس کی بات نہیں حضرت تاج ملت سے مشہور قبلہ پیر منانی میاں صاحب نے بتایا کہ یوں تو جو کچھ ہے وہ سب حضور اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام ومفتی اعظم ہند کا ہی ہے لیکن آپ کی یادگاروں میں بریلی شریف کے علاقہ باقر گنج میں جامعہ نوریہ رضویہ سب سے بڑی یادگار ہے جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں مسلک اعلیٰ کی ترویج واشاعت کیلئے علماء کرام فارغ ہوئے مزید درگاہ شریف سے متصل جائے پیدائش سرکار مفتی اعظم ہند پر قائم نوری مرکز، نوری دار الافتاء جامعہ نوریہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت پر جانے کے لئے ایک صدی کے بعد دوسرا بڑا راستہ یہ سب تاجدار اہلسنت سرکار مفتی اعظم ہند کی یادگاریں ہیں جن کا خیال رکھنا اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینا انہیں مزید ترقی دینا تمام عاشقان اعلیٰ حضرت وحجۃ الاسلام ومفتی اعظم ہند وتاج الشریعہ کی پہلی ذمہ داری ہے تاکہ مرکز کا نام اپنے کام کی بنیاد پر دنیا بھر میں روشن ہو اس موقع پر نواسہ امین شریعت خلیفہ تاج الشریعہ شہزادہ تاج ملت حضرت علامہ الشاہ محمد عمران رضا خان صاحب قادری برکاتی رضوی نوری وشہزادہ حضرت منانی میاں نواسہ امین شریعت حضرت حنان رضا خان صاحب قبلہ حنانی میاں نے بھی غلامانہ انداز میں اپنے پرنانا سرکار مفتی اعظم ہند کی ولادت کی بہاروں میں فیضان لٹایا۔

مشہور معروف شاعر، مرثیہ نگار مصنف پروفیسر ناشر نقوی الطاف حسین حالی ایوارڈ کے لیے منتخب

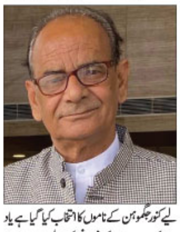

امروہہ۔ ہریانہ ساہتیہ اکیڈمی نے اپنے ۲۰۲۱ کے اردو ادب کی خدمات کے انعامات اعلان کردیا ہے جس میں امروہہ کے مشہور معروف شاعر، مرثیہ نگار مصنف پروفیسر ناشر نقوی کو الطاف حسین حالی ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا ہے جس میں توصیفی سند بشال اور تین لاکھ روپے کا انعام دیا جاتا ہے ہریانہ اردو اکیڈمی کے صدر وزیر اعلیٰ ہریانہ کی توثیق کے بعد کلدیپ چند اگنی ہوتری جاری ریلیز میں انعامات کا اعلان کر دیا گیا ہے جس میں فخر ہریانہ کے لئے ڈاکٹر سلطان انجم، الطاف حسین حالی ایوارڈ کے لیے پروفیسر ناشر نقوی، مظفر حسین برنی ایوارڈ کے لیے شمس تبریزی، خواجہ احمد عباس ایوارڈ کے لیے افسانہ نگار بشیر مالیر کوٹلوی، اردو ترجمہ نگاری کے لیے رخشندہ روحی، ڈاکٹر جاوید وششٹ ایوارڈ کے لیے پروفیسر سید علی کریم اور اردو غزل سرائی کے لیے کنور جگموہن کے ناموں کا انتخاب کیا گیا ہے یاد رہے کہ اردو زبان کے فروغ کے لیے دیے جانے والے فخر ہریانہ ایوارڈ میں پانچ لاکھ روپے اور حالی ایوارڈ کے لیے تین لاکھ روپے کی رقم کا چیک دیا جاتا ہے جبکہ سید مظفر حسین برنی، خواجہ احمد عباس ایوارڈ، اردو ترجمہ نگاری ایوارڈ، اردو غزل سرائی ایوارڈ ایک ایک لاکھ روپے کا انعام دیا جاتا ہے پروفیسر ناشر نقوی امروہوی کو یہ ایوارڈ ملنے پر اہل امروہہ میں خوشی کا ماحول ہے انجمن کاروان خلوص کے صدر سید محبوب حسین زیدی، سکریٹری ایم اسلام عالمی، یوپی اردو ادب سوسایٹی کے صدر کوثر علی عباسی، انجمن یادگار بقا کے صدر گلریز امروہوی، انڈین کلچرل سوسایٹی کے صدر میکش امروہوی نے پروفیسر ناشر نقوی کو مبارکباد دیتے ہوئے انکے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے جبکہ مسلم کمیٹی کے ترجمان منصور احمد ایڈوکیٹ، حاجی نسیم خان، سرتاج عالم منصوری، حبیب احمد ایڈووکیٹ، انجینیر دانش صدیقی، اقرار احمد انصاری، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، پنڈت بھونیش کمار بھون امروہوی، علی عابدی مراد علی خان، ناز اختر سمیت تمام شہر کی سماجی ادبی اور ثقافتی تنظیموں نے پروفیسر ناشر نقوی کو مبارکباد پیش کی ہے

اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کرائے گی اردو کے مقابلے، دیے جائیں گے انعامات

مظفر نگر:5جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر میں اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن مظفر نگر کی ماہانہ میٹنگ ماسٹر خلیل احمد کی رہائش گاہ گاؤں کوٹیسرہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلع صدر کلیم تیاگی اور نظامت سکریٹری شمیم قصار نے انجام دی۔ میٹنگ کا آغاز قاری توحید کی تلاوت کلام پاک اور حاجی سلامت راہی کی نعت پاک سے ہوا۔ اس موقع پر کلیم تیاگی نے میزبان ماسٹر خلیل احمد اور وہاں موجود گاؤں کی دیگر معزز شخصیات کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ آج ہمارے اس گاؤں میں آنے کا مقصد یہ ہے کہ اردو زبان جو آج ہمارے گھروں سے ناپید ہوچکی ہے اس کو زندہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اردو ہماری مادری زبان ہی نہیں بلکہ ہماری تہذیب وتمدن بھی ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ بعد ازاں یو ڈی او کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مشاعرے کی تجزیاتی رپورٹ پیش کی گئی اور خازن شہزاد تیاگی نے آمدنی وخرچ کا حساب پیش کیا۔ یو ڈی او کے کنوینر تحسین علی اساروی نے کہا کہ تنظیم کے زیر اہتمام ماہ اگست میں ایک اردو مقابلہ جاتی امتحان کرایا جائے گا۔ جس میں خوشخطی، معلومات عامہ، ادبی واسلامی معلومات کے سوالات ہوں گے۔ اس کے نتیجے کا اعلان ماہ اکتوبر میں کیا جائے گا اور 9 نومبر کو عالمی یوم اردو کے موقع پر کامیاب طلباء※ وطالبات کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ ضلع صدر کلیم تیاگی نے اس امتحان کا کنوینر ڈاکٹر سلیم احمد سلمانی اور ڈاکٹر فرخ حسن کو منتخب کیا اور ان کو جلد از جلد اس کمپیٹیشن پر کام کرنے کی درخواست کی۔

تمام شرکا نے دونوں حضرات کو اس مقابلے کا کنوینر بنائے جانے پر مبارکباد دی۔ نائب صدر ڈاکٹر سلیم سلمانی نے ماہ جولائی میں ایک شاندار شعری نشست کرانے کا اعلان کیا جس پر تمام شرکاء※ نے تائید کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں کلیم تیاگی، تحسین علی، ڈاکٹر سلیم سلمانی، حاجی سلامت راہی، بدر الزماں خان، ڈاکٹر فرخ حسن، ماسٹر خلیل احمد، شمیم قصار، شہزاد تیاگی، ساجد حسن تیاگی، ماسٹر ندیم ملک، عشرت حسین تیاگی اور قاری توحید عزیز وغیرہ شامل رہے۔

پک اپ الٹنے سے 20 سے زائد افراد زخمی

کوشامبی :5جولائی (پی این ایس) جمعہ کی صبح کڑ کڑدھام تھانہ علاقہ کے لہدری گاؤں کے قریب عقیدت مندوں سے بھری ایک پک اپ اچانک بے قابو ہو کر الٹ گئی۔ حادثے میں 20 سے زائد عقیدت مند زخمی ہوگئے۔ واقعے کے بعد کہرام مچ گیا۔ پولیس نے مقامی لوگوں کی مدد سے گاڑی میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا اور علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا۔ کئی لوگوں کو شدید زخمی حالت میں ضلع اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ جمعہ کی صبح پرتاپ گڑھ کے نواب گنج تھانہ علاقہ کے سیندورا پور مجرا عادل آباد گاؤں سے تین پک اپ میں سو سے زیادہ لوگ کڑا دھام درشن پوجا کے لیے آرہے تھے۔ جیسے ہی پک اپ لہدری گاؤں کے قریب پہنچی تو پک اپ ڈرائیور نے سامنے سے آرہے ٹرک سے بچنے کے لیے اچانک بریک لگادی۔ اس کے بعد غیر متوازن پک اپ سڑک کنارے الٹ گئی۔ گاڑی میں تقریباً 30 سے 35 افراد سوار تھے۔ گاڑی الٹنے پر کہرام مچ گیا۔ مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع دینے کے بعد امدادی کارروائیاں شروع کردیں۔

تاج محل میں حسیناؤں کے جلوے، 28 ممالک کی حسیناؤں نے دیکھی محبت کی نشانی

آگرہ:5جولائی (پی این ایس) مس ٹین انٹرنیشنل 2024 مقابلے میں شرکت کے لیے آنے والی 28 ممالک کی حسینائیں جمعرات کو آگرہ پہنچیں۔ انہوں نے تاج محل کا دیدار کیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک دنیا بھر کی حسیناؤں نے تاج محل کے ساتھ سیلفیاں لیں۔ فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی بھی کرائی۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنی اداؤں کے جلوے بکھیرے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ تاج محل واقعی بہت خوبصورت ہے۔ حسینائیں تاج کو دیکھتی ہی رہ گئیں۔ کہا کہ بس من کر رہا بیٹھ کر اسے دیکھتی ہی رہوں۔ حسیناؤں نے تاج محل کی تاریخ کے ساتھ ساتھ ٹورسٹ گائیڈ سے موزیک کے بارے میں معلومات لی۔ قابل ذکر ہو کہ مس ٹین انٹرنیشنل 2024 کا مقابلہ جاری ہے۔ اس سال 30 ممالک کے مدمقابل بھارت میں تاج کے لیے مقابلہ کر رہی ہیں۔ مس ٹین انٹرنیشنل 2023 باربرا پیرا 7 جولائی کو اپنے جانشین کو تاج پہنائیں گی۔ مس ٹین انٹرنیشنل 2024 مقابلے میں شرکت کے لیے آنے والی 28 ممالک کی عالمی حسینائیں جمعرات کی سہ پہر بھارت پہنچیں۔ جو تاج محل کے مشرقی دروازے سے انٹری لے کر تاج محل دیکھنے کے لیے شلپگرام سے داخل ہوئی۔ تاج محل احاطے میں حسیناؤں نے اپنی خوبصورتی کے جوہر دکھائے تو تاج محل دیکھنے کے لیے آنے والے سیاح ان کے ساتھ سیلفیاں لینے دوڑ پڑے۔ اس پر سی آئی ایس ایف اور ٹورازم پولیس نے بھیڑ کو کنٹرول کیا۔ حفاظتی حصار بنا کر حسیناؤں کو ہجوم سے باہر نکالا گیا۔ جیسے ہی انہوں نے شاہی دروازے سے تاج محل کی جھلک دیکھی، وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ واہ تاج، سو بیوٹیفل، امیزنگ، پیار کی خوبصورت علامت۔ تاج محل دیکھنے کے بعد وہ اسے گھورتی ہی رہی۔ جہاں حسیناؤں کی آنکھوں میں تاج محل دیکھنے کی آرزو تھی وہیں ان کی زبانوں پر تاج محل کی خوبصورتی کے چرچے بھی تھے۔ 28 ممالک کی حسینائیں جب تاج محل پہنچیں تو انہوں نے ٹورسٹ گائیڈ کو تاج محل کی تاریخ، مغل بادشاہ شاہجہاں اور ان کی اہلیہ ممتاز کی محبت کی کہانی کے ساتھ ساتھ عمارت کے موزیک کے بارے میں بھی جانکاری کی۔ تاج محل احاطے میں گھومتے پھرتے حسینائیں تاج کے حسن میں گم رہ گئیں۔ حسیناؤں نے رائل گیٹ کے ساتھ ساتھ ویڈیو پلیٹ فارم اور مرکزی ٹینک پر مختلف انداز میں فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی کروائی۔ سیلفی لی۔ سیاحوں میں حسیناؤں کے ساتھ سیلفیاں لینے کا مقابلہ دیکھنے کو ملا۔

یوپی شاندار تاریخ اور تنوع کا حامل ہے: جیویر سنگھ

مفاہمت نامے سے مستقبل میں سیاحوں کے لیے موثر منصوبے تیار کرنے میں مدد ملے گی ◻ محکمہ سیاحت اور میک مائی ٹرپ کے درمیان ایم او یو پر دستخط

لکھنؤ:5 جولائی۔ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ کی ہدایات پر محکمہ سیاحت اور آن لائن ٹریول کمپنی 'میک مائی ٹرپ' کے درمیان آج ٹورازم بھون میں ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔اس مفاہمت نامے کا مقصد اتر پردیش میں سیاحت کو فروغ دینا ہے، ساتھ ہی ساتھ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو اتر پردیش کے روحانی اور مذہبی سیاحتی مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور ریاستی حکومت کی طرف سے سیاحوں کے لیے بہتر ماحول پیدا کرنا ہے۔وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے اپنے پیغام میں کہا کہ اتر پردیش شاندار تاریخ اور تنوع کا حامل ہے۔اتر پردیش میں سیاحوں کے لیے جاننے کے لیے بہت کچھ ہے۔اس ایم او یو سے سیاحوں کو ان کی دلچسپی کے مطابق بہتر سہولیات میسر ہوں گی۔انہوں نے کہا ہے کہ ہماری ریاست متنوع تجربات کا خزانہ ہے۔یہ معاہدہ ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔اس سے ہمیں مسافروں کی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل کے لیے موثر منصوبہ بندی کرنے میں مدد ملے گی۔ہم میک مائی ٹرپ کے پلیٹ فارم اور مہارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مہمانوں کا استقبال کرنے کے منتظر ہیں۔جناب جیویر سنگھ نے اپنے پیغام میں کہا کہ سیاحت کو فروغ دینے اور سیاحوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے محکمہ سیاحت اور میک مائی ٹرپ کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری ہے۔ یہ کوشش ریاست میں سیاحت کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں کی ترقی کے لیے مشترکہ عزم کی نشاندہی کرتی ہے۔ مفاہمت نامہ (ایم او یو) کی شرائط کے تحت، میک مائی ٹرپ یوپی میں سیاحت کے میدان میں ایک اسٹریٹجک پارٹنر کے طور پر حکومت کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔یہ صارفین کے رجحانات، سیاحوں کی ترجیحات، مسافروں کی آبادی اور سپلائی کے حوالے سے معلومات فراہم کرے گا۔اس موقع پر موجود پرنسپل سکریٹری سیاحت اور ثقافت جناب مکیش کمار میشرم نے کہا کہ اتر پردیش میں سیاحت کے بے پناہ امکانات ہیں، جسے بڑھانے میں میک مائی ٹرپ شراکت دار ثابت ہوگا۔میک مائی ٹرپ کے ذریعے ہم سیاحوں کی دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات وغیرہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔انہوں نے کہا، مسافر سفر سے پہلے اور سفر کے دوران انٹرنیٹ پر بہت سی معلومات تلاش کرتے ہیں۔سرچ انجن بتاتا ہے کہ سیاح ماحولیاتی سیاحت، ایڈونچر ٹورازم، روحانی سیاحت وغیرہ کی طرف کس طرف مائل ہیں۔ایسی صورتحال میں میک مائی ٹرپ مددگار ثابت ہوگا۔جناب میشرم نے کہا کہ اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد سیاح آس پاس کے علاقوں میں بھی گھومتے ہیں۔ اہم مقامی مصنوعات خریدتے ہیں اور ان کی تشہیر کرتے ہیں۔ میک مائی ٹرپ ایسے سیاحوں کو مدد فراہم کرے گا۔ اس معلومات کے ذریعے کمپنی ایسے پیکیج بنا سکتی ہے، جس سے اتر پردیش میں سیاحت کو فروغ ملے گا۔وہ سیاح تعطیلات میں گھومنا پسند کرتے ہیں۔جو لوگ کچھ نیا تلاش کر رہے ہیں وہ ویلنس ٹورزم کی طرف راغب ہوں گے۔محکمہ سیاحت کی جانب سے میک مائی ٹرپ کے ساتھ دستخط شدہ ایم او یو سیاحوں کے مفاد میں سودمند ثابت ہوگا۔اس سے مستقبل میں سیاحوں کے مفاد میں پالیسیاں بنانے میں مدد ملے گی۔میک مائی ٹرپ کے شریک بانی، گروپ کے سی ای او راجیش ماگو، نے کہا، "ہم اتر پردیش ٹورازم کے ساتھ اس اسٹریٹجک شراکت داری سے خوش ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یوپی ٹورازم کے ساتھ تعاون کریں، تاکہ ریاست میں سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔

لکھنؤ کے انچارج وزیر سریش کمار کھنہ نے دارالحکومت میں صفائی کے نظام کا اچانک معائنہ کیا

لکھنو :5 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر اور لکھنؤ کے وزیر انچارج سریش کمار کھنہ نے جمعہ کی صبح 7:00 بجے راجدھانی میں صفائی کے انتظامات کو دیکھنے کے لیے اچانک معائنہ کیا۔معائنہ کے دوران وہ میونسپل کارپوریشن لکھنؤ کے چار وارڈوں میں پہنچے اور وہاں صفائی کے نظام کا جائزہ لیا۔وزیر انچارج نے کنج بہاری وارڈ، گرو گوبند سنگھ وارڈ، چندر بھان وارڈ اور گیتا پلی وارڈ کی صفائی کے انتظامات کے سلسلے میں جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔انہوں نے گیتا پلی وارڈ میں صفائی کے نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔انہوں نے میونسپل کمشنر کو ہدایت دی کہ گیتا پلی وارڈ میں صفائی کے نظام سے متعلق ملازمین کی تنخواہوں میں کٹوتی کی جائے۔اس دوران انہیں خود بھی کئی مقامات پر عوامی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑا۔ایک جگہ کالونی کے مکینوں نے وزیر کے قافلے کو روکا اور نالہ بند ہونے کی وجہ سے پانی سے بھرے سڑک میں لیٹ کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔انہوں نے متعلقہ علاقے کے سینی ٹیشن ورکرز، سپروائزرز اور زونل سینی ٹیشن انسپکٹرز کی تین دن کی تنخواہ کاٹنے کی ہدایات دیں۔گیتا پلی وارڈ میں سیوریج لائن بچھانے کے بعد سڑک کی مرمت کا کام بھی کیا جانا ہے۔اس سلسلے میں انہوں نے ہدایت کی کہ سڑک کی تعمیر کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے۔دیگر تین وارڈوں کنج بہاری وارڈ، گرو گوبند سنگھ وارڈ اور چندر بھان وارڈ میں وزراء صفائی کے نظام سے مطمئن نظر آئے۔انہوں نے میونسپل کارپوریشن کے افسران کو ہدایت کی کہ صفائی کے نظام کو ہر حال میں بہتر بنایا جائے۔بارش سے شہر میں افراتفری نہ ہو۔نالوں کی باقاعدگی سے صفائی کی جائے تاکہ نکاسی آب کا نظام متاثر نہ ہو اور شہر میں پانی جمع ہونے کی صورتحال پیدا نہ ہو۔انہوں نے کہا کہ برسات کے موسم میں ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔اس کے پیش نظر صفائی کا نظام اور نکاسی آب کا نظام درست رکھا جائے۔معائنہ کے دوران میونسپل کمشنر اندر جیت سنگھ، متعلقہ وارڈوں کے ممبران اور صفائی پرموشن کمیٹی کے چیئرمین سنیل کمار مشرا اور میونسپل کارپوریشن کے افسران اور ملازمین سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

ریاست میں ایگری ٹینک کے قیام کے ابتدائی مرحلے کا افتتاح

لکھنو:5 جولائی (پی این ایس) ریاستی وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے جمعہ کو ایگری اسٹیک کے قیام کے ابتدائی مرحلے کا آغاز کیا۔اس اقدام کا مقصد کسانوں کو سستا قرضہ، اعلیٰ معیار کے زرعی سرمایہ کاری، مقامی اور مخصوص ہدف کے مشورے اور منڈیوں تک آسان رسائی فراہم کرنا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ، یہ حکومت کے مختلف اسٹیک ہولڈروں کے ذریعہ کسان اور زراعت پر مبنی فائدہ مند اسکیموں کی منصوبہ بندی اور نفاذ کے عمل کو بھی آسان بنائے گا۔لکھنو کے کرشی بھون کے آڈیٹوریم میں منعقدہ اس تربیتی پروگرام کے دوران، جناب شاہی نے کہا کہ اس ابتدائی مرحلے میں تین بنیادی رجسٹریاں شامل ہیں جن میں جیو حوالہ شدہ ریونیو ولیج میپ (جیو ریفرنس ولیج میپ)، جی آئی ایس پر مبنی ریئل ٹائم کراپ سروے (فصل سروے) اور کسانوں کا ڈیٹا بیس (کسانوں کی رجسٹری)۔ریاست کے تمام ریونیو دیہات کے سجرہ نقشے کو جیو ریفرنس والے ریونیو گاؤں کے نقشے کے طور پر ہائی ریزولوشن سیٹلائٹ میپ کے ساتھ نقشہ بنا کر ڈیجیٹل کیا جارہا ہے۔جس کی وجہ سے ہر فیلڈ کی جیو ریفرنسنگ ممکن ہو سکے گی۔انہوں نے کہا کہ کراپ سون رجسٹری کے تحت ریاست کے تمام کھیتوں میں فصل خریف، ربیع اور زائد کی فصلوں کا کراپ سروے حکومت ہند کی تیار کردہ موبائل ایپ کے توسط سے 21 اضلاع میں کیا گیا اور باقی 54 اضلاع میں 10-10 ریونیو مواضعات میں ای کھسرا تصدیق کی گئی۔ایگری اسٹیک کے تحت کسانوں کی تفصیلات جمع کی جائیں گی۔اس کے لیے، ایک ماہ کی مہم شروع کی جارہی ہے۔اس کی کامیابی کے لیے، ہیڈ کوارٹر کی سطح پر ایک ہیلپ ڈیسک بھی شروع کی گئی ہے۔ایڈیشنل چیف سکریٹری زراعت جناب دیویش چترویدی نے بتایا کہ دسمبر 2024 سے پی ایم کسان یوجنا کے تحت کسانون کو ملنے والی قسط کے لیے کسان رجسٹری کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔اس سے کسانوں کو سہارا قیمت، مارکیٹنگ میں کامیابی حاصل کرنا آسان ہوگا۔جناب چترویدی نے بتایا کہ کسانوں کو دسمبر 2024 سے وصول ہونے والی قسطوں کے لیے فارمر رجسٹری کروا کر فصل قرض، فصل بیمہ، مختلف سرکاری اسکیموں کا فائدہ ملے گا۔انہوں نے بتایا کہ فرخ آباد ضلع میں پائلٹ پروجیکٹ کا کام مکمل ہو گیا تھا، وہاں 20 کسانوں اور وارانسی میں 60 کسانوں کے لیے جدید بنیادوں پر کسان رجسٹری تیار کرنے میں کامیابی حاصل کی گئی۔جس کی وجہ سے ضلع کو کسانوں کو 30 منٹ میں کریڈٹ کارڈ جاری کرنا،اس موقع پر، مشیر، حکومت ہند، جناب راجیو چاولہ، محترمہ منیشا ترگھاٹیا، جناب انوراگ یادو، سکریٹری زراعت، ڈائریکٹر زراعت، محکمہ زراعت کے سینئر افسران اور ایگری اسٹیک اسکیم کے تحت فارمر رجسٹری کے لیے ضلع اور تحصیل سطح کے ماسٹر ٹرینرز موجود تھے۔

بہرائچ سمیت نو اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ، کئی علاقوں میں اچھی بارش

لکھنو:5 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے کئی حصوں میں بارش جاری ہے۔گزشتہ 24 گھنٹوں میں کئی شہروں میں اچھی بارش ہوئی ہے۔محکمہ موسمیات نے بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور اور آس پاس کے علاقوں میں شدید بارش کی وارننگ دی ہے۔زونل میٹرولوجیکل سینٹر کے سینئر ماہر موسمیات اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ریاست میں کچھ مقامات پر ہلکی بارش ہو رہی ہے اور دیگر مقامات پر ہلکی بارش ہو رہی ہے۔چونکہ مان سون کی ٹرف اس وقت جنوب میں اپنی معمول کی پوزیشن کی طرف منتقل ہو گئی ہے اس لیے اگلے چار سے پانچ دنوں تک موسلادھار بارش ہو سکتی ہے۔اس سے درجہ حرارت میں کمی آئے گی لیکن امس کی وجہ سے اس کے مرطوب ہونے کے امکانات ہیں۔آگرہ (20 ملی میٹر)، علی گڑھ (21 ملی میٹر)، بلیا (88 ملی میٹر)، گورکھپور (39 ملی میٹر)، ہردوئی (100 ملی میٹر)، کانپور (2.44)، مین پوری (5.58)، مراد آباد (39)، شاہجہاں پور (45) وارانسی (76 ملی میٹر)۔جمعرات کی صبح 30.8 بجے تک ان شہروں میں اتنی بھاری بارش ریکارڈ کی گئی۔

عوام چاہتے ہیں آزاد سماج پارٹی آگے بڑھے: چندر شیکھر

لکھنؤ/شاملی:5 جولائی (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے سربراہ چندر شیکھر آزاد اس لوک سبھا انتخابات میں نگینہ سے جیت کر پارلیمنٹ پہنچے ہیں۔چندر شیکھر نے نگینہ سے ایس پی، بی ایس پی اور بی جے پی کے امیدواروں کو شکست دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔آزاد کو فروری 2021 میں ٹائمز میگزین کے ذریعہ 100 ابھرتے ہوئے رہنماؤں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔آزاد نے ایک نیوز ایجنسی کو دیے گئے ایک حالیہ انٹرویو میں مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں بھی بات کی، اس سے یوپی میں دیگر سیاسی جماعتوں کا تناؤ بڑھ سکتا ہے۔چندر شیکھر آزاد نے کہا، نگینہ کے لوگوں نے مجھے ووٹ دیا، لیکن ہماری تنظیم 26-27 ریاستوں میں ہے۔میں کروڑوں لوگوں کی امید ہوں۔میں نے پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے حلف لیا۔لیکن میں نے دوسرا حلف پارلیمنٹ کے قدموں پر اٹھایا کہ میں عظیم آدمیوں کے ادھورے خوابوں کو پورا کروں گا۔میں اپنا سب کچھ دوں گا۔میں کوئی غلطی نہیں کروں گا۔میں کسی بھی آسائش کے بارے میں نہیں سوچوں گا۔میں کسی لالچ میں نہیں پڑوں گا۔میں زمین پر لیٹ کر اس تحریک کو آگے بڑھاؤں گا۔جو بھی تبدیلیاں ہونی ہیں، میں انہیں پارلیمنٹ میں بھرپور طریقے سے اٹھاؤں گا۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ وہ میرے بعد بھی باز نہ آئیں۔میرے بعد بھی مجھ جیسے لوگوں کو پارلیمنٹ میں آنا چاہیے۔ چندر شیکھر آزاد نے ایس پی۔کانگریس کے آئین کو ہٹانے کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے آئین کو بہت اٹھایا۔اب دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کریں گے۔ وہ ذات پات کی مردم شماری، خواتین کو بااختیار بنانے پر کیا کریں گے؟ ایم پی بننے کے بعد ایس پی۔بی ایس پی کو نیند کی راتیں دینے سے متعلق سوال پر آزاد نے کہا کہ میں نے کوئی ہنگامہ نہیں کیا۔عوام چاہتے ہیں کہ آزاد پارٹی آگے بڑھے۔چندر شیکھر جیسے لوگوں کو آگے آنا چاہیے۔عوام چاہتے ہیں کہ ان کے درمیان رہنے والے لوگ آگے آئیں۔عوام نے مجھے ووٹ دیا۔پوری بی جے پی پارٹی نے میرے خلاف الیکشن لڑا۔انڈیا اتحاد کے بڑے لیڈروں نے میرے خلاف مہم چلائی۔مایاوتی اور آکاش آنند نے بی ایس پی کے لیے مہم چلائی۔چندر شیکھر آزاد نے کہا، نگینہ میں عام ذات نے مجھے ووٹ دیا۔کسانوں نے مجھے ووٹ دیا۔مجھے ہر ذات سے ووٹ ملے۔لیکن اب جن لوگوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا وہ بھی میرے اپنے لوگ ہیں۔چندر شیکھر آزاد نے کہا، بی ایس پی نے جتنا کام کیا وہ کرسکتی تھی۔سماج بہت کم تھا، بی ایس پی نے اسے جتنا اٹھایا۔کانشی رام اور مایاوتی نے جو بھی کوششیں کی ہیں، وہ کافی نہیں ہیں۔اس سوال کے جواب میں کہ بی ایس پی کا ووٹ بینک کہاں اور کیوں منتشر ہوا، چندر شیکھر نے کہا، سماج بیدار ہو چکا ہے۔وہ (مایاوتی) بہت بڑی لیڈر ہیں، میں ان پر تبصرہ نہیں کرسکتا۔میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کہاں غلطی کی ہے۔انہوں نے جو بھی کیا، بہت کام کیا۔لیکن ہماری بھی کچھ ذمہ داری ہے۔اسی لیے ہم نے باگ ڈور سنبھالی۔پہلے لوگ کہتے تھے کہ بھیڑ ہے لیکن ووٹ نہیں ہیں۔اس بار ووٹ بھی ہمارے ساتھ آئے۔

اے ایم پی نے سری نگر، کشمیر میں پہلا جاب فیئر منعقد کر کے تاریخ رقم کی

لکھنؤ:5 جولائی۔ایسوی ایشن آف مسلم پروفیشنلز (اے ایم پی) نے بزنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو (BEB)، جامعہ ہمدرد کے اشتراک سے 29 جون 2024 بروز ہفتہ، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر میں ایک میگا جاب فیئر کا انعقاد کیا، جو ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔جاب فیئر کا انعقاد جموں و کشمیر کے بے روزگار نوجوانوں کو معروف مین اسٹریم کارپوریٹس میں شامل کرنے اور ذات پات، برادری اور عقیدے کی تفریق کے بغیر ضرورت مندوں کو مواقع فراہم کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔جاب فیئر کو زبردست رسپانس ملا کیونکہ 1000 سے زائد امیدواروں نے شرکت کی۔مختلف صنعتوں سے 25 کارپوریٹس اور بھرتی کرنے والوں نے جاب میلے میں حصہ لیا جس میں بے روزگار نوجوانوں کے لیے 5000+ سے زیادہ آسامیاں دستیاب تھیں۔دن کے اختتام پر 36 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا اور 353 سے زیادہ کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔پروفیسر نیلوفر خان، وائس چانسلر۔کشمیر یونیورسٹی، اس تقریب کی مہمان خصوصی تھیں اور انہوں نے جاب فیئر کا افتتاح کیا۔وہ جاب فیئر کے مقام پر انتظامات دیکھ کر کافی خوش ہوئیں اور کشمیر میں نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے منتظمین کی کوششوں کو سراہا۔انہوں نے مزید کہا، "مرکز اور ریاستی سطح پر حکومت مستحق طلبا کو ملازمتیں دلانے میں مدد کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے، تاہم، وہ سب کو ملازمتیں فراہم کرنے میں ناکام ہیں، اور کشمیر یونیورسٹی کا یہ اقدام ضرورت مند امیدواروں کی مدد کے لیے ایک چھوٹا سا قدم ہے تاکہ وہ اپنے خاندانوں کی کفالت کرسکیں اور قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔" پروفیسر نذیر احمد ڈار، ڈائریکٹر۔سینٹر فار کیریئر پلاننگ اینڈ کاؤنسلنگ (CCPC)، کشمیر یونیورسٹی نے کہا کہ "جاب فیئر خواہشمند پیشہ ور افراد اور ممکنہ آجروں کے درمیان فاصلے کو ختم کرنے کے لیے اجتماعی عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔اس طرح کے اقدامات کے ذریعے، سی سی پی سی ملازمت کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور تقرریوں کو آسان بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے، اس طرح نوجوانوں کو تیزی سے ترقی کرتی ہوئی عالمی معیشت کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار کرتا ہے۔یہ ایک خوش آئند اقدام ہے اور ہم AMP اور جامعہ ہمدرد کو سرینگر میں اپنے کیمپس میں یہ جاب میلہ کروانے کے لیے سراہتے ہیں۔شوکت مفتی، OSD-بزنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو (BEB)، جامعہ ہمدرد، پرنسپل اسپانسر، نے بتایا کہ BEB اور ہمدرد فاؤنڈیشن معاشرے اور قوم کی ترقی کے لیے بہت سے مفید پروگرام چلا رہی ہے۔یہ میگا جاب فیئر ہندوستان بھر میں ضرورت مند نوجوانوں کے لیے جاب فیئرز کے انعقاد میں AMP کے ساتھ شراکت داری کا حصہ ہے۔پروفیسر نصیر اقبال، رجسٹرار۔کشمیر یونیورسٹی نے کہا کہ "یہ مشترکہ کوشش نوجوانوں کو مختلف روزگار کے مواقع فراہم کر کے کامیاب کیریئر کے لیے تیار کرنے کے لیے ایک فعال نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے اور خطے کی اقتصادی ترقی میں شراکت کرتی ہے۔" اے ایم پی ایمپلائمنٹ سیل کے پروجیکٹ ہیڈ شاہد حیدر نے کہا کہ "ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز کا خیال ہے کہ تعلیمی اور اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے ذریعے معاشرے میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

ایسڈ اٹیک متاثرہ کا چھلکا درد

جس شخص نے میری زندگی برباد کی، اسے بھی وہی درد محسوس ہونا چاہیے

لکھنو:5 جولائی (پی این ایس) میں بہت درد میں ہوں...میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ جس نے میری زندگی برباد کی وہ بھی وہی درد محسوس کرے... یہ درد بھرے الفاظ ایسڈ اٹیک کا شکار لڑکی کے ہیں۔اس کی آنکھوں میں بہت زخم ہیں۔اس لیے آنکھ نہیں کھل رہی ہے۔طالبہ رک رک کر گلے میں دبا ہوا اور لڑکھڑاتی زبان سے بات کر رہی ہے۔ علاج جاری ہے۔جمعرات کو اس کے اہل خانہ نے اسے بتایا کہ اس پر تیزاب ڈالنے والے ظالم شخص کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔انکاؤنٹر کے دوران اسے ٹانگ میں بھی گولی لگی تھی۔اس پر متاثرہ نے کہا......وہ پکڑا گیا، کچھ سکون ملا۔لیکن اسے بہت سخت سزا ملنی چاہیے۔میں چاہتی ہوں کہ اسے پھانسی دی جائے۔تب ہی میرے ساتھ انصاف ہوگا۔متاثرہ لڑکی کا کہنا ہے کہ ملزم اسے ہراساں کر رہا تھا۔اس کا خیال تھا کہ اگر اس نے نمبر بلاک کر دیا تو اسے سکون ملے گا۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گا جس سے میری زندگی برباد ہو جائے گی۔اس لیے کسی سے شکایت نہیں کی۔اگر اسے معلوم ہوتا کہ وہ اس طرح حملہ کر سکتا ہے تو وہ فوراً شکایت کرتی۔لواحقین کو اس بات کا بھی افسوس ہے کہ اگر بیٹی ایک بار بھی کچھ بتا دیتی تو یہ صورتحال نہ ہوتی اور ملزمان کے خلاف پہلے ہی کارروائی ہو چکی ہوتی۔ابتدائی طبی امداد کے بعد جب حالت قدرے بہتر ہوئی تو متاثرہ نے پولیس اور اس کے اہل خانہ کو واقعے کی اطلاع دی۔ والد کے مطابق جمعرات کو مجسٹریٹ ہسپتال گئے اور متاثرہ کا بیان ریکارڈ کیا۔متاثرہ لڑکی نے روتے ہوئے مجسٹریٹ کو اپنی تکلیف بیان کی۔سارا واقعہ دہرایا۔انہوں نے بتایا کہ وہ لوہیا پارک کے قریب ای رکشہ سے نیچے اتری۔پیچھے سے کسی نے پکارا۔جیسے ہی وہ رکی، ایک نوجوان آیا۔بات کرنے کی کوشش کرنے لگا۔تبھی اس کا چچازاد بھائی وہاں پہنچا اور نوجوان کو ڈانٹا اور رخصت کر دیا۔چند سیکنڈ کے بعد وہ واپس آیا اور تیزاب پھینک دیا۔

روبوٹ نے چودھری چرن سنگھ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل کی صفائی کی ذمہ داری سنبھالی

لکھنؤ۔اموسی ہوائی اڈے کے نئے ٹرمینل T-3 پر صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے مقصد سے، دو روبوٹس، جو کہ AI پر کام کر رہے ہیں، کو ڈیوٹی پر لگا دیا گیا ہے۔ چودھری چرن سنگھ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ترجمان نے کہا کہ ذہین صفائی کرنے والے روبوٹس ٹرمینل T-3 کے روانگی اور آمد کے ہالوں کی صفائی کریں گے۔یہی نہیں ضرورت کے مطابق انہیں صفائی کے لیے دیگر مقامات پر بھی تعینات کیا جاسکتا ہے۔ایئرپورٹ کے ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ یہ روبوٹ اپنا کام 360 ڈگری کوریج کے ساتھ کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے کوئی بھی گوشہ صفائی سے اچھوت نہیں رہے گا۔روبوٹ جدید سینسرز سے لیس ہے، جو آسانی سے مسائل کا پتہ لگا سکتا ہے۔ان کی مدد سے 20 فیصد سے زیادہ پانی بچایا جا سکے گا۔اس کے علاوہ ایک ہی چارج پر یہ روبوٹس 70 ہزار مربع فٹ کی صفائی کر سکیں گے اور آٹھ گھنٹے تک مسلسل کام کر سکیں گے۔یہ بلوٹوتھ یا وائی فائی والے اسمارٹ فون ٹیبلٹ کے ذریعے کنٹرول کیے جائیں گے۔

کھیل رہی معصوم بچی کو ایس یو وی نے کچلا

لکھنو:5 جولائی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے علی گنج سیکٹر ای میں پیش آئے ایک حادثے میں ایک لڑکی کھیلتے ہوئے سڑک پر آ گئی اور اسے ایک ایس یو وی نے کچل دیا۔اسے ہسپتال لے جایا گیا لیکن تب تک ان کی سانسیں رک چکی تھیں۔لکھنؤ کے علی گنج سیکٹر ای میں جمعرات کی شام اپنے گھر کے باہر سڑک کے کنارے کھیل رہے ایک معصوم بچے کو ایک ایس یو وی نے کچل دیا۔اسے فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ہردوئی کے ہرپال پور کا رہنے والا امیت ایک سیلون چلاتا ہے۔وہ دس دن پہلے اپنے خاندان کے ساتھ علی گنج سیکٹر ای میں واقع اپنے سسرال آئے تھے۔شام تقریباً چھ بجے ان کی ڈیڑھ سالہ بیٹی شیوانشی گھر کے باہر سڑک کے کنارے کھیل رہی تھی۔وہاں ایک SUV کھڑی تھی۔کھیلتے کھیلتے شیوانشی ایس یو وی کے سامنے پہنچ گئے۔اسی دوران ڈرائیور منیش آیا اور ایس یو وی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھ گیا۔لڑکی ایس یو وی کے نیچے آ گئی۔منیش نے فوراً کار روکی اور لڑکی کو اسپتال لے گئے لیکن تب تک لڑکی کی سانسیں رک چکی تھیں۔پولیس کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران منیش نے بتایا کہ ایس یو وی میں بیٹھتے وقت وہ نہیں دیکھ سکا کہ لڑکی سامنے کھیل رہی ہے۔تو اس نے SUV چلائی۔فی الحال پولیس نے ایس یو وی کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ شکایت موصول ہوئی تو کارروائی کی جائے گی۔لڑکی کی ماں مانسی اور دیگر دو بہن بھائی اس حادثے سے صدمے میں ہیں۔پورے گھر میں افراتفری مچ گئی۔ہسپتال میں بچی کو مردہ قرار دیا گیا تو لواحقین نے پوسٹ مارٹم کرائے بغیر لاش گھر لے جانے شروع کر دی۔تب تک پولیس موقع پر پہنچ گئی۔پولیس نے پوسٹ مارٹم کرانے کا کہا تو گھر والوں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔بعد میں پولیس نے اسے سمجھا کر پوسٹ مارٹم کے لیے راضی کر لیا۔پوسٹ مارٹم جمعہ کو کیا جائے گا۔

عصمت دری کا ملزم سات سال بعد دمام سے لوٹا، فلائٹ سے اترتے ہی گرفتار

لکھنو :5 جولائی (پی این ایس) سات سال کے بعد دمام سے واپس آنے والے عصمت دری کے ملزم کو سی آئی ایس ایف کے اہلکاروں نے اموسی ہوائی اڈے پر پکڑ لیا۔سال 2018 میں بی کے ٹی پولیس اسٹیشن میں ایک لڑکی نے ملازمت دلانے کے نام پر محمد اعجاز پر عصمت دری کا الزام لگایا تھا۔اعجاز کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ملزمان کے خلاف ریڈ کارنر نوٹس جاری کر دیا گیا۔سعادت گنج کے رہنے والے ڈی سی پی نارتھ ابھیجیت آر شنکر کے مطابق بی کے ٹی پولیس نے ملزم کو جیل بھیج دیا ہے۔کچھ سال قبل اعجاز نے بی کے ٹی کی رہائشی ایک لڑکی سے نوکری دلانے کے نام پر رابطہ کیا۔اعجاز نے لڑکی کو اپنا نام امیت سنگھ بتایا تھا۔دونوں دوست بن گئے۔پھر اس نے شادی کے بہانے لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنایا، متاثرہ لڑکی کا کہنا ہے کہ ملزم اعجاز 2017 میں اس سے لڑائی کے بعد دمام چلا گیا اور وہاں ڈرائیور کا کام کرتا تھا۔سال 2018 میں اس نے عصمت دری سمیت دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کرایا تھا۔پولیس نے اس کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کی اور گرفتاری نہ ہونے کی وجہ سے اٹیچمنٹ کی کارروائی بھی کی۔اس کے بعد ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا گیا۔اے سی پی بی کے ٹی سوجیت دوبے کے مطابق ملزم اعجاز کارروائی کے خوف سے سات سال تک لکھنؤ واپس نہیں آیا۔وہ بدھ کی رات دیر گئے انڈیگو کی پرواز سے اماؤسی ہوائی اڈے پر پہنچے۔امیگریشن چیک کے دوران اہلکاروں کو پتہ چلا کہ اس کے خلاف ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا گیا ہے۔سی آئی ایس ایف کے اہلکاروں نے اسے پکڑ لیا اور بی کے ٹی پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس ایئرپورٹ پہنچی اور ملزم کو تھانے لے آئی۔اعجاز کو جمعرات کو جیل بھیج دیا گیا۔

بارش سے سبزیوں کی قیمتیں آسمان پر، ٹماٹر، پیاز، آلو اور ہری سبزیوں کی قیمتیں دوگنی

لکھنو:5 جولائی (پی این ایس) بارش کا موسم شروع ہو گیا ہے اور ضروری سبزیوں جیسے ٹماٹر، پیاز اور آلو کی قیمتوں میں آگ لگ گئی ہے۔گزشتہ 15 دنوں میں کچھ سبزیوں کی قیمتیں تھوک منڈیوں سے لے کر ریٹیل مارکیٹ تک دگنی ہو گئی ہیں۔ہری سبزیاں عام آدمی کی پلیٹ سے غائب ہونے لگی ہیں۔لوگوں کا کچن بجٹ خراب ہونا شروع ہو گیا ہے۔پرچون مارکیٹ میں ٹماٹر کی قیمت 40 روپے سے بڑھ کر 100 روپے فی کلو تک پہنچ گئی۔اس کے ساتھ ہی 30 روپے فی کلو فروخت ہونے والی پیاز کی قیمت 50 روپے سے تجاوز کر گئی ہے۔دوبگا، جانکی پورم اور راجہ جی پورم سبزی منڈیوں میں سبزیوں کی قیمتوں کی جانچ سے پتہ چلا کہ کچھ سبزیوں کی قیمتیں خراب موسم اور کم آمد کی وجہ سے بڑھی ہیں۔اس کے ساتھ ہی آلو اور پیاز کی قیمتیں تھوک بازار میں کافی کم ہونے کے باوجود خوردہ بازاروں میں کافی زیادہ ہیں۔ہول سیل مارکیٹوں میں ہری اور دیگر سبزیوں کی قیمتوں میں 50 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔مارکیٹ ایجنٹس اور مارکیٹ ماہرین کا کہنا ہے کہ جون کی شدید گرمی اور اب بارشوں کے باعث ہری سبزیوں کے خراب ہونے کے باعث آمد میں کمی آئی ہے۔قیمتوں میں یہ اضافہ طلب اور رسد میں فرق کی وجہ سے ہوا ہے۔دوبگہ سبزی تاجر کمیٹی کی جنرل سکریٹری شہناز حسین کا کہنا ہے کہ اس بار آلو کی فصل کم ہوئی ہے اور آمد بھی کم ہے۔اس کی وجہ سے اس کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں، اگر گروسری مارکیٹ کی بات کریں تو ہلدی کی قیمتیں دوگنی ہو گئی ہیں۔